

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات پر نرین و دلّس مضامین
 کام دیو شاستر حصہ دوم



شائع کردہ
 چند گیت او شدھالیہ ٹوہانہ وئی سڑک دہلی

دکن ہند پریس دہلی

ہندستان کی جرّی بوٹیاں مکمل پانچ حصے

جو گھاس پھوس آپ کے پاؤں تلے روندنا جا رہا ہے اس میں جواہرات کے خزانے موجود ہیں لیکن آپ ان جواہرات سے اس وقت تک محروم رہیں گے جس وقت تک ان خزانوں کی پٹیاں حاصل نہ کر لیں۔ جرّی بوٹی نمبر کے پانچوں حصے جواہرات کے ان خزانوں کی پانچ پٹیاں ہیں انکو حاصل کرنے میں یہ نہ کیجئے کیونکہ ان سے محروم رہنا جواہرات کے خزانوں سے محروم رہنا ہے۔ جرّی بوٹی نمبر کے پانچوں حصے اب تیار ہیں جو حصہ اپنے بھی تک نہ خریدا ہو اسکے لئے راج ہی آکر بھجوا دیئے۔

جرّی بوٹی نمبر حصہ اول بالتصویر :- لاکھ لاکھ روپیہ قیمت کے رازوں کا انکشاف بیسیوں رنگین تصویریں دیوں دستی تصویریں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (پہر) محصول ڈاک ۶ علاوہ ہوگا۔

جرّی بوٹی نمبر حصہ دوم بالتصویر :- وہ ایک مشہور عالم بوٹی جسے تمباکو کی طرح حلیم میں پیاجائے تو ہر قسم کی بواسیر کو ایک ہی دوہرتہ میں فائدہ ہو جاتا ہے۔ وہ بوٹی جو پھوٹے کو ایک گھنٹہ کے اندر اندر پھوڑ دیتی ہے اور جسے جانتے کے بعد فکرت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ایک مشہور عالم درخت جس کے پتوں کو حلیم میں رکھ کر تمباکو کی طرح پیاجائے تو دمہ کا دورہ دور اور مزاج کا فوری وغیرہ وغیرہ سینکڑوں قیمتی سے قیمتی امانوں کا انکشاف صرف ڈیڑھ روپیہ محصول ڈاک تریزہ خریدار۔

جرّی بوٹی نمبر حصہ سوم سیم الفار کا دہ کشتہ جو شفا خانہ ”ضیائے عالم لاہور“ سے تیس روپیہ فی ماشہ کے حساب سے فروخت ہوتا ہے روپیہ دو روپیہ من کے حساب سے ملنے والی وہ بازاری جرّی جس نے سینکڑوں نامور دلوں کو دنیا بیا چاندی قلعی اور پارہ کا دہ طلائی رنگ کا کشتہ جسے ایک صاحب کشتہ سونے کے نمخ پر فروخت کر رہے ہیں۔ پھلکسری بیکسیر کسوندی کاگ جگکا۔ دھامہ۔ اکسن۔ رتن جوت۔ جل دھینا۔ زخم حیات وغیرہ بوٹیوں کا حلیہ۔ مقام پیدائش و موسم پیدائش۔ ان سے تیار ہونے والے لاجواب نسخہ حیات اور بے نظیر کشتہ وغیرہ۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ دینا علاوہ محصول ڈاک۔

جرّی بوٹی نمبر حصہ چہارم بالتصویر :- ایک مشہور درخت کی ماکہ کا کرشمہ جس سے بال تمام عمر نہ آئیں۔ انڈے کو مہ چھلکا گلانے والی اور بازار میں عام ملنے والی بوٹی۔ مارگزیدہ کا بہترین تریاق۔ سنبھالو مدار ہینگ شیشاش۔ انیون۔ آملہ۔ برہم وندی پر پول اور حقائقہ مضامین پیشہ تجربات۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (پہر) علاوہ محصول ڈاک۔

جرّی بوٹی نمبر حصہ پنجم۔ صرف مشہور و معروف اور عام ملنے والی بوٹیوں پر مضامین و تجربات۔ مجربات صرف وہی جو تقریباً بلا قیمت اور بلا وقت منتوں میں تیار ہو جائیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ (پہر) محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

گپتا اینڈ کمپنی، لاہور۔ ایس بی، ریلو

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات پر نگین و سحر مہیا من !

کام دیو ناسا ستر حصہ دوم بالتصویر

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کے متعلق اس کتاب میں کم تقدیر و محبہ نگین اور مفید معلومات
پیش کی گئی ہیں اس کا اندازہ آپ کو اس فہرست مقامین کے مطالعہ سے ہو سیکے گا جو کتاب
کے چند ابتدائی ورق الٹنے کے بعد آپ کے سامنے ہوگی۔ چند ورق الٹنے اور وہ فہرست مقامین شروع
کے لیکر آخر تک لفظ بلفظ پڑھ جائیے۔ پھر آپ خود محسوس کریں گے کہ کتاب اس لائق ہے کہ آپ اس کا
فقط ایک بار نہیں بلکہ بار بار مطالعہ کریں۔ — بار بار مطالعہ کریں اور اپنی شادی شدہ زندگی
کو شاداب و کامران بنائیں۔

ہر نقبہ

عالم نجات پندت کی مشن کنور دھار شریما ایدھیر سالہ آجیا و مصنف کتب عدیدہ

نسلخ کردہ

چندر گپتا و شریما لویہ ہانہ ونئی سترک دہلی

قیمت غیر علاوہ مصلحت



پیش لفظ



روم اور یونان کے عہد ہائیں کے مٹھرے دن گئے جب یہاں بڑی عورتوں اور مردوں کے بہشت زارین تہذیب اور جوانی کے بہاریں ایام اور چاندنی راتیں گزرتے تھے۔
جب دل مسرور تھے اور روحیں مطمئن!

اب تو وہ برسات آگئی ہے جس کا ظاہر شاد ہے لیکن باطن خشک۔ جسکی پیوہاروں
رُخسوں کا رنگ نہیں دھکا بلکہ از رو بھی تعلقات کی آہنی زنجیریں روز بروز رنگ آلود ہوتی
جاتی ہیں۔

حسن کی بہار بے بہار گزر رہی ہے
اور عشق دلوں کے شہر کا ماتم گزرا ہے

جوانی کی فطری آگ کو بجھانے کے لئے اس مہم موم روحانیت کی گڑ گڑاٹھاپٹیں مارتی ہوئی
آگنی ہے۔ جسکے جلال یا جمال سے میں نے کسی پیر طریقت اور یوگی اور صوفی کا چہرہ روشن
ہوتے نہیں دیکھا۔ لیکن جس نے دنیاوی زندگی کو دفن کا نمونہ بنا کر دکھایا ہے۔

"مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات میں کوئی پاکیزگی نہیں ہے!"

"شہوانیت کا مسئلہ جب سمجھ جاتا ہے بھی روحانیت کی سفلی روشن ہوتی ہے۔"

"عورت شہوانیت کی آگ کا بھڑکتا ہوا مسئلہ ہے۔ جو روحانیت کے حرم کو حبل الہ
خاک سیاہ کر دیتا ہے!"

"شہوانیت، روحانیت کی دشمن ہے۔ اس کا ذکر تک نہ بن پڑنا تو کیا خیالات کی دنیا بھی
اس کی ہستی سے ناکش بھی ہونی چاہئے۔"

کاشکیہ مقدس "ہستیاں مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی کا ذرا گہری نظر۔"

مطالعہ کریں اور نظر انصاف دیکھیں کہ ان کے غلط خیالات نے دنیا کو کس طرح عیاں ہوا
اور شہوانی حرام پر مجبور کر دیا ہے! اور ان کی غلط رہنمائی نے کس طرح دوسروں کے ساتھ
خود ماہرین بھی سیاہ کاریوں کے گڑھے میں اور ہر لمحہ لاکھ لیا ہے۔
انہما۔ اندھے کی رہنمائی کرے گا تو دونوں سنو میں گر گئے۔

دیباے امک سے پار اترنے کیلئے پہل بنانا ہونے لگا، ستیاسی، رنشی، ہریشی،
ہما، تاتیا، پادری، تلایا، پانکے، جی سے مشورہ لیے کی بجائے کسی لائق اور تجربہ کار انجینئر
کی رہنمائی قبول فرمائیے۔

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات اور شہوانیت کی ہچکچاہٹوں کو سلجھانے کے لئے
راہیوں، پیرچھاریوں اور رشی ہریشی کے اقوال سے استفادہ کرنے کی بجائے ماہرین فن
علمائے صنفیات کے مشورہ کو ضروری سمجھئے۔

وہ جنہوں نے دائرہ صیوں کی سڑ اور تقدس کے پردوں میں چھپ چھپ کر عورت کو
دیکھا ہے۔ عورت کے متعلق آپ کو صحیح علم کیسے بخش سکتے ہیں۔

وہ جن کا ایک مقصد حیات شہوانیت سے ہر صورت گریز کرنا تھا۔ لیکن جنہیں گاہے
لہے شہوانیت کا کالانگ ڈس ہی جانا پڑا ہے۔ شہوانیت کے متعلق مستحکم جذبات
کے سوا آپ کو اور کیا دے سکتے ہیں؟

شہوانیت اور عورت کے متعلق آپ کو کچھ دیانت کرنا ہوتا ہے شہوانیت اور عورت
کے علم کے قاصدوں سے دیانت کیجئے! اس علم کا مشہور عالم ڈاکٹر ٹارن ہیرس کتاب ہے۔

It is necessary to emphasize the fact that the sex impulse is physiologically dependant on the activity of the gonads, so that it may be clearly understood that it is a natural impulse, common to all healthy adults, and that its absence in an adult is an evidence of physiological defect or disorder.

"اس حقیقت پر زور دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جذبہ جنس۔ علم الافعال الاغضار کے نقطہ نگاہ سے غمہ تناسلی کی سرگرمی پر منحصر ہے۔۔۔۔۔ اس ملکہ یہ بات صاف طور پر ذہن نشین کر لینی ضروری ہے کہ یہ جذبہ ایک فطری جذبہ جو ہر تندہ رست بالغ (مرد اور عورت) کے لئے عام ہے۔۔۔۔۔ احد کہ ایک بالغ (مرد یا عورت) میں اس کی عدم موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کے اعضاء کے افعال میں کوئی نقص یا خور ہے۔"

اب اگر شہوانی جذبہ جسم انسانی ہی کے بعض اعضاء کی فعلیت کا قدرتی نتیجہ ہے تو اسے ناپاک سمجھ کر ٹھکانا اور زبان پر اس کا ذکر تک آنے کو بھی معیوب سمجھنا کیونکر عقل سلیم کی پیداوار کہا جاسکتا ہے؟

شہوانیت قدرتی چیز ہے! خود قدرت کی پیدا کردہ!

یہ ناپاک کینہہ نہیں ہے!

اور نہ بزرگ ہی راہ راست پر ہیں جو اسے ناپاک کینہہ قرار دیتے ہیں! ایک مشہور شخصیت (Montaigne) نے تین چار سو سال پیش لکھا تھا کہ

Are they not themselves beasts, those who designate as bestial the act which caused them first to see the light?

"کیا وہ خود حیوان نہیں ہیں جو ایک ایسے فعل کو حیوانی (فعل) قرار دیتے ہیں جس کی بدولت انہوں نے پہلے پہل دنیا کی روشنی دیکھی؟"۔۔۔۔۔

اگلیا فعل جس سے روحانیت کے ٹھیکیدار یہ رشتی۔ نہرشی اور ہاتھ پید ہوتے ہیں روحانیت کا دشمن کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے؟

۱۵ مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی صفحہ ۵۲

۱۶ مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی صفحہ ۴۷

مشہور ماہر منصفیات جناب ڈاکٹر سیوی لاکل میں کہتا ہے:۔

The sexual activity of man and woman does not belong to the so-called inner part of ourselves which is supposed to degrade us to the level of the brute but to the better part which determines out intellectual possibilities and the formation of our ideals.

”مرد و عورت کی جنسی سرگرمی ہماری ہستی کے اس اعلیٰ بنوالے ”اندرونی حصہ“ سے متعلق نہیں بلکہ جنس کے متعلق نہیں یہ تو ہم ہے کہ وہ ہیں حیوانیت کے درجہ تک گرا دیگا۔ بلکہ یہ سرگرمی تو ہماری ہستی کے اس بہتر حصہ سے متعلق ہے جو ہماری ذہنی ممکنات اور ہماری متناؤں کی تشکیل کا تعین کرتا ہے!“

اور اگر ”جنسی سرگرمی ہماری ہستی کے اس بہتر حصہ سے متعلق ہے جو ہماری ذہنی ممکنات اور ہماری متناؤں کی تشکیل کا تعین کرتا ہے“ تو یہ سرگرمی بلاشبہ ایک پاکیزہ سرگرمی ہے۔

کام دیو شاستر صاحب میں میں نے لکھا ہے کہ:۔
مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کا عالم
 دنیا بھر کے علوم و فنون سے زیادہ عزت و وقعت کا مستحق ہے۔ کیونکہ ان ہی تعلقات کے سہارے دنیا کا نظام تمدن قائم ہے۔ مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کو خیال دیا جائے تو یہ رنگ بوسے خاوا بے نیا یکسر بے رنگ ہو ہو کر رہ جائیگی! لیکن

۱۵ شرق و مغرب کی غیر فطری خنہواں زندگی صفحہ ۴۶

۱۷ کام دیو شاستر صاحب (جن کا نام پہلے کام دیو شاستر صاحب اول تھا) صفحہ ۳۲

کس قدر حیرت و عبرت کا مقام ہے

کہر و عداوت کے پوشیدہ تعلقات کو دنیا نے اُس حد تک نہیں سمجھا جس حد تک کہا گیا
سمجھا جانا ضروری ہے۔۔۔ "شادی" کو صحیح معنوں میں شادی بنانے کیلئے۔۔۔ مرد
عورت کے پوشیدہ تعلقات سے متعلق علم و فن کو عالم طور پر خلافت تہذیب اخلاق قرار دیا
جاتا ہے۔ حالانکہ دنیا کے نظام تہذیب اخلاق کی بنیاد ان ہی تعلقات پر ہے۔۔۔
اگر حضائیں تیبے شری کی باجی ہوں تو شرم والے لٹان پیدا ہی کہاں سے ہو لہذا
دنیا کے نظام اخلاق و تمدن کی بنیاد انسان کی منفی سرگرمی ہی ہے تو کیا
اس منفی سرگرمی کے علم کو انسان کی ناگزیر ضرورت یا اس سے نہیں ہونا چاہیے۔ کلام پر
شاعر صمد اہل میں میں نے لکھا ہے کہ:۔۔۔

جس منزل پر

تم محض چند رہنٹ میں پہنچ سکتے ہو اس کے لئے معذرت ماننے سے بہتر اس کا
لاستہ حیانت کر لینا ضروری سمجھتے ہو۔ مگر زندگی کی جس شاہراہ پر تمہیں تمام عمر چلنے پھرنے
اور جس پر تمہیں اپنے ساتھ کئی مصمم نادانوں کو بھی لے جانا ہے۔۔۔
اس شاہراہ عظیم کے نشیب و فراز کے متعلق استفسار کرنا تم کچھ اس قدر ضروری نہیں
سمجھتے۔۔۔ تمہارا خیال ہے کہ آنکھیں بند کر کے اس شاہراہ پر چلتے رہنا تمہیں اس
کے نشیب و فراز سے خود بخود واقف کر دے گا۔۔۔ مگر میں تمہیں بتا دیتا چاہتا ہوں۔
کہ تمہارا یہ خیال اور سر تاپا غلط اور گمراہ کن ہے۔۔۔

میں نے آنکھیں بند کر کے چلنے والوں کو اکثر قدم قدم پر ٹھوکریں کھائے اور ہر سنگ
نشیب و فراز سے شناسائی حاصل کئے بغیر سفر کرنے والوں کو تعزیرات میں گر کر ہلک
ہوتے دیکھا ہے!۔۔۔ بہت بُری طرح ہلکا!

ازدواجی زندگی کے ماتہ کے نشیب و فراز سے غلام و غم کو نشانہ کرنے کے لئے
 انسان کی منفی سرگرمی کے علم کی اشاعت کو میں وقت کی اہم ترین ضرورت سمجھتا ہوں۔
 اس علم کی اشاعت کے بغیر میں سمجھتا ہوں کہ حیات کو اپنے کامل فہم کا موقع
 نہیں مل سکتا۔ اس لئے ان تمام حضرات کو جو میری اس سعی جمیل کو رسوم و رواج یا
 مذہب اور الہامی "اخلاق و تہذیب کے خلاف قرار دینگے۔ میں وہی الفاظ اکیلا رکھ
 سناؤں گا جو مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی کے زہیہ سے پہلے بھی سنا چکا
 ہوں۔

اصل چیز حیات انسانی ہے۔

مذہب! اخلاق۔ رسوم۔ رواج یہ وہ خواب ہیں جو حیات اپنی نشوونما کے لئے رکھتی ہے۔
 صرف وہی خوابِ ندگی کے صحیح خواب ہیں جن سے اسکی نشوونما ہوتی ہو!
 وہ مذہبی حکم ہرگز ارشادِ ربانی نہیں ہے جس سے حیات افسردہ ہوتی ہو!
 وہ اخلاق کوئی اخلاق نہیں ہے جس سے حیات اُدبہ زوال ہو!
 وہ رسوم و رواج نہ اخلاق ہیں نہ مذہب حیات پر مغرب کاری لگاتے ہو!
 لیکن آپ کہ معقولیت کی بجائے رسم و رواج کے پرستار ہیں!
 آپ عقل و دانش کی بجائے دُشیا قدیمہ کو انسانی زندگی کا رہنما قرار دیتے ہیں!
 آپ کہ ہر حکم کو حکمِ ربانی سمجھتے ہیں جو سنسکرت یا عربی حروف میں مرقوم ہو!
 آپ کہ مذہبی صحائف میں آپ کے نظامِ اخلاق میں آپ کے رسوم و رواج میں، ہر اہل
 احکام ایسے موجود ہیں جو حیات انسانی کو جنت کی پہاڑوں کی بجائے دوزخ کے
 شعلوں کے سپرد کرتے ہیں۔

ہزاروں اصول ایسے موجود ہیں جو حیات کو عرق بہیں پس سجدے کی بجائے
تحت الثریٰ کی طرف لے جاتے ہیں۔

ہزاروں رسوم و رواج ایسے موجود ہیں جو حیات کو روشنی کی بجائے اندھیرے میں
لے جا کر ٹانگ لٹیاں مارنے کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن اسکے باوجود آپ کے یہ احکام ————— احکام الہی ہیں !

اور آپ کے یہ اصول ————— مقدس آسمانی اصول ہیں !

اور آپ کے یہ رسوم و رواج ————— عین نیک ہیں اور اس لئے ناگزیر !

اور وہی نصف جنکے صفحات پر یہ لغے یات مرقوم ہیں آپ کے نزدیک الہامی ہیں !

لیکن عرض یہ ہے کہ اگر الہام کی تعریف یہی ہے کہ وہ حیات انسانی کو جنت کی عشرتوں
سے دوچار کرنے کی بجائے دوزخ کے بھڑکنے ہوئے سفیلوں کے سپرد کر دے تو ایسے
الہام کو دور ہی سے سلام ہے !

ط ط
ایڈیٹر

علم طب کی نامہ کتاب
مجربات گیتا

یہ تمام عمر کے تجربات کا ذخیرہ محض جلد دان دین کی یہودی اور رات
کیلئے شائع کیا ہے جسے کچھ سو حکیموں اور سفیاء نے سیدھی سیدھی
اوکھی طرح کی حکمت معلوم کی یہ مجربات اکٹھے کئے گئے ہیں۔ اس میں سب کو
ایسی ایسی منیظیر اور بامعنی چیزیں بنانے میں سائنس لوگ اور اند میں راجات

ناتجربہ ہو گئی۔ اس کتاب میں ایک بھی ایسا نسخہ نہیں لکھا جو کم از کم اس دفعہ آئنا کہ نہیں دیکھا۔ وہ اس
ایسی درج میں جو ہر جگہ فروغ لھائیے۔ سر سے ہر کتاب تمام بیماریوں کے عجیب و غریب نسخہ جات۔ خضاب کے
تیل بال عمر بھر سے انہونے کی سرسرخ لالہ زردی لانا ہی اور حیرت انگیز وہ جس سے ہر شخص کامل مریض بخت
اور کسی اشتہاری دفا فروش کے چندے میں نہ آئے۔ ہر ایک نے بات کا کٹھن کرنا جو ہر ٹیکہ۔ عورتوں
بچوں کی بیماریوں کے علاج درج ہیں قیمت صرف ایک روپیہ اعسر محمول ڈاک ۶

ملنے کا پتہ :- گیتا اینڈ کمپنی ٹورانہ ۱۱ ایں بی بی ریلوے

فہرست مضامین

پیش لفظ

ایڈیٹر کے قلم سے

صفحہ ۲

ازدواجی تعلقات کی آپسی زنجیریں، وزبروز رنگ آلودہٹی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ مہم

روحانیت ان تعلقات کو ناپاکیزہ اور ناقابل التفات قرار دیتی ہے! صفحہ ۲

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کی گتھیوں کو کٹھانے کیلئے سوا میوں، ہاتھاڑوں، اہول

اور برہمچاریہ کے اتوال سے استفادہ کرنا دیکھو تم گمراہی کو دعوت دینا ہو۔ کیوں صفحہ ۳

شہوانیت فطری جانی کی فطری پیداوار ہے۔ اسلئے اگر فطری جوانی ناپاکیزہ نہیں ہے

تو فطری شہوانیت بھی ناپاکیزہ نہیں ہے صفحہ ۴

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کی سرگرمی جوانیت کے کوئی تعلق نہیں رکھتی صفحہ ۵

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کا علم دنیا بھر کے علوم و فنون سے زیادہ غریب و

وقت کا مستحق ہے۔ کیوں؟ صفحہ ۶

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کی سرگرمی کے علم کی اشاعت وقت کی ایک اہم

ضرورت ہے اسلئے کہ اسکے بغیر حیات کو اپنے کامل ظہور کا موقع نہیں مل سکتا صفحہ ۷

عرفت ہی نوائی زندگی کے صحیح خواب ہیں۔ جن سے اسکی نشوونما ہوتی ہو، وہ رسوم

وہ رواج نہ مذہب میں نہ اخلاق جو حیات پر مزبکری لگاتے ہوں صفحہ ۸

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کا علم چونکہ حیات کو اپنے کامل ظہور کا موقع دیتا ہے۔

اس لئے یہ خلاف ہندو مت اخلاق نہیں ہے صفحہ ۸

قدتانی باتوں کو دروغ مصلحت آمیز کے پردہ میں چھپا کر رکھنا صداقت کشکار

زندگی کی نسبت کہیں زیادہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۲۱

چلوں یا تو کوئی زندہ نہیں ہٹایا اگر زندہ رہتا ہے تو وہ جوان تو ہرگز نہیں ہوتا صفحہ ۲۲

عورت ایک بربط ہے جس کے نعروں کے راز و مفاسی مرد پر ظاہر ہو سکتے ہیں جس کی انھیں اس کے تار و پیرا ہر انداز میں ٹھیکنا جانتی ہوں۔ صفحہ ۲۲

ازدواجی تعلقات سے عیش و نشاط حاصل کرنا بھی اپنی جگہ بہر ایک مستقل فن ہے۔ کیا اس فن کو حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ صفحہ ۲۳

شائستگی اور تہذیب کے دو عویداران ہی یا مال راہبوں کے راہرو ہیں جن پر ان کے پیش رو مسافر بار ہالٹ چکے ہوں۔ صفحہ ۲۴

مروانہ اور زمانہ پوشیدہ اخلاص میں شائستگی پیدا کرنا علم کی اشاعت پر تہذیب و شائستگی کے دو عویداروں کی پیشانیاں کس لئے آب آب ہوئے جاتی ہیں؟ صفحہ ۲۵

آپ کی البرز تہذیب نے ازدواجی زندگی کا جو معیار اخلاق مقرر کیا ہے۔ وہ انسان کی فطرت کے مقتضیات کے موافق نہیں ہے۔ اس لئے وہ انسان کو لازمی طور پر

پمیدیا کا رہنے پر مجبور کرتا ہے۔ صفحہ ۲۶

فطرت کے تقاضوں کو کچل دینے پر اصرار کرنے والی تہذیب کو فطرت خود کو کچل دیتی ہے۔ صفحہ ۲۶

فطرت کے تقاضوں کی سرکشی کو جاہلانہ طریقہ سے سزا کا مستوجب گردانے کی بجائے ان کی سرکشی کی اصل وجوہات تلاش کیجئے۔ صفحہ ۲۷

شادی اپنی کامیابی کیلئے کم از کم چار شرائط پیش کرتی ہے (۱) ہونیوالے میاں بیوی کے جاہلیاتی خواب کی بہترین تعمیر (۲) میاں بیوی کی ذہنی مساوات۔ (۳) تہذیب و

نرمیت کی یکجہنگی۔ (۴) شہوانی محبت کی سرگرمی۔ لیکن شادی بیاہ کے معاملات میں آپ کی تہذیب ان چاروں شرائط کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شادی کی

خود ہی سرسبز تباہ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ صفحہ ۲۷

ہونیوالے میاں بیوی کے جاہلیاتی خواب کی بہترین تعمیر۔ زمر مفصل نوٹ ۱۸

ذہنی مساوات ذر مفصل نوٹ صفحہ ۲۹

تہذیب تربیت کی بجائے ذر مفصل نوٹ صفحہ ۳۰

شہوانی محبت کی سرگرمی ذر مفصل نوٹ صفحہ ۳۲

کیا فون کے سو قطروں سے ایک قطرہ مٹی کا تیار ہوتا ہے؟ صفحہ ۳۵

کیا دواؤں سے عضو غیر معمولی طور پر فرسہ اور دمانہ ہو سکتا ہے؟ صفحہ ۳۶

عورت کے مرکز شہوت کے متعلق کچھ اور بھی! ایڈیٹر کے قلم سے صفحہ ۳۷

عورت کے مرکز شہوت کا قد قیامت صفحہ ۳۸

مرکز شہوت کے قد قیامت کا عورت کے شہوانی جذبات کیساتھ کس قدر تعلق ہے؟ صفحہ ۳۹

جھیل بنیسا اور جزائر کیرولن کے باشندوں میں عورت کے مرکز شہوت کو بڑھانے کا رواج

ہمدال طبیب یہی نادر دوا یا کتاب ہے جسے محقق ہی دوا نہیں دھوم بجا رہی ہے
ایک نظر دیکھی اسکی تو یہ خوشنشا ہو گیا جہاں الیکٹرا پہنچی وہاں

سیون خواہش لائیں۔ بڑے بڑے نامی اجناس اور مارٹن اسٹروٹ اس پر تہمت تحریر فرمادیتے ہیں۔ بھوج

ہے کہ صرف ایک سال میں دہتر ہلکیں بک چکی ہیں اس میں ایک کوکشا سر علم انصار۔ ایک ننگ کوک بھری جڑیاوت کا

سینا دیشراہی تمام کتابوں کا جوہر عورتوں کی تیسوں اور انکی شناخت حصہ کل کے کل امراض کی پوری تشریح اور تشریح

علاج آج تک کی قدیم جدید معلومات کا خزانہ مردوں کی تمام موزی بیماریاں مثلاً آتشکس نالکے یا کستی نامردی

وغیرہ کے جرجبے ڈاکٹری۔ دیکر بنیاسی یونانی اور عثمانی جو آج تک سینہ سینہ مٹنے سینہ مٹنے دیکر بھی کوئی

نہ بتانا معلوم اسکے میں ہیں بیمار یوں کا ایک ہی نسخہ بال سیاہ کرنے کیلئے کیمیائی جھنڈا آخری حصہ علاج بے دوا

امراض کا علاج بذریعہ سوزنہ پیرہن جو چاند دسویں غلط دوا دھکا پانی سے پاش سے۔ پرہیز سے۔ مگر کی معمولی جڑی

سے جھل کے معمولی گاس پاشے وغیرہ وغیرہ انوکھے نسخے بھی نسخہ مؤثر تعلیم زندگی پورہ اور کامیاب بنانے کے

دھنگ لکے آج خیر کو پورے کیر جابو گے بھر کسی کتاب خرید سکی مزدت نہیں باوجود ان غریبوں کے بھی صرف

محصول ۶۷ لے کا پتہ: گیتا اینڈ کمپنی ٹوبانہ ضلع حصار

اس رواج کی وجہ سے صفحہ ۲۰

کیا عورتیں بھی عین کرتی ہیں؟ اس عین کے متعلق ایک کچھ ہوتے ہیں۔ صفحہ ۲۱

مصنوعی طریقہ سے نغز کو بڑھانے کے جسمانی نقصانات پر ایک نظر! صفحہ ۲۲

کیا عورت کے مرکز شہوت کی بڑھوتری بالآخر پن بھی پیدا کر سکتی ہے؟ صفحہ ۲۳

ایک عورت کا واقعہ جس کے بغیر کا پریش کر دیا گیا تو اسے قتل مقرر کیا۔ صفحہ ۲۵

کیا مرکز شہوت کے بڑھ جانے عورتوں میں مردانہ ادائیں پیدا ہو جاتی ہیں؟ صفحہ ۲۵

بعض قوموں کی عورتوں میں خصوصیت عینوں میں بغیر کچھ کچھ ایچہ بلکہ اس سے بھی

زیادہ طوالت تک بڑھ جاتے ہیں۔ صفحہ ۲۶

مردانہ عفت و تقیہ طویل اور نرم بطور کی فوٹو بلاک کی تصویر صفحہ ۲۶

عورتوں کی عورتوں کے ساتھ موصفت، کیا اس کی وجہ ان کے مرکز شہوت کی

بڑھوتری بھی ہے۔ صفحہ ۲۶

روس کی مشہور بلکہ کمیونرائٹ ڈیڑھ درجن مردوں سے تعلقات رکھنے کے علاوہ

حسین ڈیڑھ عورتوں کے عشق میں غرق ہو جاتی رہی۔ صفحہ ۲۷

روسی قونصل مقبضہ چکاگو کے چیف سکریٹری کا واقعہ، مردانہ کھیلوں میں ایک عورت

مٹی جس نے شہوتی آلہ ناسل بھی نگوار کھا تھا جس کے ذریعہ وہ ان لکھنوں سے مباشرت

کرتی تھی۔ جن سے اس نے شادی کر لی تھی۔ صفحہ ۲۷

روم کے ایک صوبہ کے گورنر کی بیوی کی زن پرستی — وہ کیونکر راہ پرستی پر

آئی۔ صفحہ ۲۸

فرانس کی ایک دانشور عورت جو فرانسیسی دو شیراؤں سے بیات سے مباشرت

ہوتی تھی۔ صفحہ ۲۹

”زن پرست“ عورتوں کے بغیر کے متعلق دو لفظ صفحہ ۵۰

"زن پرست" عورتوں کی اصلاح کیلئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے صفحہ ۵۰

بعض ملکوں میں مردوں کی طرح عورتوں کا بھی ختنہ کیا جاتا ہے۔ کن ملکوں میں کیوں صفحہ ۵۱

بچہ پر حاملہ کے خیالات کا آخر حکیم محمد امین صبا ام تری کے قلم صفحہ ۵۲

بچہ اگر حمل میں والدہ کے خیالات سے متاثر ہوتا ہے تو اس کے لئے کوئی دین؟ صفحہ ۵۳

والدہ کے خیالات کے حمل میں بچہ متاثر ہوتا ہے تو اس کی وجہ؟ صفحہ ۵۳

حجاب میں ٹیکٹ بد شریف درویش، خوبصورت و بد صورت بچہ پیدا کر نیکاراز صفحہ ۵۳

دو جہانوں کے ماں بندر کی شکل کا بچہ پیدا ہوا۔ اس کی وجہ؟ صفحہ ۵۴

شہنشاہِ بنگالہ کے باؤں میں اس کی والدہ نے پیکر شس سے پیشتر حمل ہی میں پھول کا

تکڑا کر پید کر دیا تھا؟ صفحہ ۵۴

شیخہ زین العابدین کے ہاتھ میں ایک عورت کے ہاں ایسا بچہ پیدا ہوا جس کی آواز

طوطے کی سی تھی۔ اس کی وجہ؟ صفحہ ۵۵

فلک انیس میں ایک عورت کے ہاں ایک واقعہ اور ایک پاؤں زالی بچی کیوں پیدا ہوئی؟ صفحہ ۵۵

وہ بچہ جو پاگل تھا اور پاگل پن کی حالت میں ریچھ کی سی حرکات کرتا تھا اس کی وجہ؟ صفحہ ۵۵

وہ بچہ جس کے باپ پر چڑھے کی تصویر تھی اور جس کے جسم پر چڑھے کے سے بھروسہ

ہاں تھے۔ ایسا بچہ پیدا ہونے کی آخر وجہ کیا تھی؟ صفحہ ۵۶

وہ بچہ جو مردہ پیدا ہوا اور جس کا سر نکلا ہوا تھا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ صفحہ ۵۶

وہ قرآنسی گدی تھمب کے ہاں بھٹیوں جیسا سیاہ نام بچہ پیدا ہوا۔ کیوں؟ صفحہ ۵۷

شاہِ اردم کا ایک حبشی وزیر گوری اولاد کا نو آہمند تھا۔ طبیعوں نے اس کے لئے

کیا نسخہ تجویز کیا؟ صفحہ ۵۷

برٹین لونا پارٹ کی شخصیت حمل کے اندر کیسے جنگجو بنائی گئی؟ صفحہ ۵۸

روسی ڈاکٹر بوڈیا لاسکی کا ماں باپ کی دراشت پر ایک مضمون صفحہ ۶۰

وہ کچھ جس کے دائیں رخسار پر سیاہ داغ تھا۔ چھوٹے چھوٹے بالوں سے چھپا ہوا یہ
 داغ شکم ماد کے اندر ہی کیونکر پیدا ہو گیا۔

صفحہ ۶۰

وہ لڑکی جس کی آنکھیں پیٹھ پر ہی کے وقت بلی کی آنکھوں کے مشابہ تھیں صفحہ ۶۱
 انسانی آنکھیں اس طرح بلی کی آنکھوں سے مشابہ کیسے ہو گئیں؟

صفحہ ۶۱

شباب تازہ جوانی پختی زندگی فی الہام : یوں میں جینو کو ساری عمر جیا
 ایڈیٹر کے قلم سے

صفحہ ۶۲

بڑھاپا جسکے نام سے دنیا غافل ہے وہ اہل کیا چیز ہے؟

صفحہ ۶۲

جوانی سے محبت کیوں؟ گنتی ہوئی جوانی کی تلاش کس لئے؟

صفحہ ۶۳

جوانی کی شام کو قریب دیکھ کر یہ خواہش ہر دل میں فطری طور پر پیدا ہوتی ہے کہ
 وہ کچھ دنوں اور جوان بنا رہے۔

صفحہ ۶۴

مجنوں کا ڈائری کا مصنف انسان کی عاشق شباب فطری تئناؤ نکات پر جڑا ہے صفحہ ۶۵

جوانی کی عشقوں کا دور ختم ہو جانے پر ہم کسی نہ جبین کی آغوش میں پھولوں کی چادر میں
 منہ چھپا کر موت کو آواز نہیں دینگے۔

صفحہ ۶۶

کیا گنتی ہوئی جوانی کی تلاش ناممکن ہے؟ ہاں لیکن ناممکن کے حصول کی کوشش بھی
 مستحق تحسین ہے

صفحہ ۶۷

کیا جوانی قدرت کا ایک تازہ ہے؟ لیکن قدرت کے کتنے ہی ایسے راز جن کے متعلق یہ کہا جاتا
 تھا کہ ان کی کنہ حقیقت انسان کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ علوم و فنون کے ارتقا کی بدولت

صفحہ ۶۸

آج بے نقاب ہو چکے ہیں

جوانی کی دلچسپی ممکن ہے! اعلم تو ہے ابھی پر وہ تقدیر میں میری نگاہوں میں ہے
 اس کی سحر بے حجاب

صفحہ ۷۱

فرانس کی مشہور حسینان بنیاں جو ۹۰ برس کی عمر میں بھی نہ صرف جسمانی طور پر اٹھارہ سال کی

شوخ و شنگ حسینہ مٹی بلکہ نفسانی نقطہ نگاہ سے بھی ویسی ہی جوان مٹی۔ جیسی کہ

اٹھارہ سال کی عمر میں۔ یہ آخر کیسے ؟ صفحہ ۷۲

شاب آؤ تجربات کئے ثابت کر دیا ہے کہ بڑھاپا بالکل اُس نہیں ہے۔ یہ ٹالا جاسکتا ہے صفحہ ۷۴
ذخیرہ حیات کبھی ختم نہیں ہوتا۔ پوسٹ مارٹم بتاتا ہے کہ ابھی تک کوئی ایسی موت واقع
نہیں ہوئی جسے طبعی اور فطری موت کہا جاسکے۔ ایسی موت جو ذخیرہ حیات کے ختم
ہو جانے سے واقع ہو جس طرح روغن کے ختم ہو جانے سے چراغ ٹھل جاتا ہے۔ صفحہ ۷۴
جسم انسانی کے اندر کی وہ حیرت انگیز گھٹیاں۔ جن سے زندگی اور جوانی، صحت اور
شادابی کا رس ٹپکتا ہے۔ صفحہ ۷۷

وہ گھٹیاں جن کے نہ ہونے سے کوئی مرد، مرد نہیں ہو سکتا اور کوئی عورت، عورت
نہیں رہ سکتی ! صفحہ ۷۸

غدرہ و قبیہ کے شباب کرشمے — ایڈیٹر کے قلم سے صفحہ ۸۰

گلے کی وہ گھٹی جو تناسلی، صناعی اور ذہنی تخلیق کی ذمہ دار ہے صفحہ ۸۱

صحت کیلئے بہترین ورزش اور اس کے بہترین ہونے کے وجوہات صفحہ ۸۲

کھانے سے صحت جسمانی اور دماغی بہتر ہو جاتی ہے — کیسے ؟ صفحہ ۸۴

تھائی رائیڈ گلیٹڈ کے افعال پر مزید روشنی صفحہ ۸۳

گلے کی گھٹی (تھائی رائیڈ گلیٹڈ) کی تصویر دیکھنی صفحہ ۸۳

”گلے کی گھٹی کی ورزش سے میرا دماغ زیادہ روشن ہو گیا مجھے روزانہ کاروبار کی تکلیفیں

آسان محسوس ہوئیں اور میں اپنے روزگار میں پہلے سے زیادہ شوق کے ساتھ لگ گیا“

وہ ورزش کیا تھی صفحہ ۸۸

وہ ورزش جس سے سفید بالوں کا سیاہ ہو جانا نہ صرف ممکن بلکہ یقینی ہے — اس کا کیا

پٹ کی وجہ؟ بال کیوں سفید ہوتے ہیں۔ بالوں کو کالا رنگ پہنچانے والے کس گھٹی سے

صفحہ ۸۹

پیدا ہوتا ہے۔ اور پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ایوڈائیڈس کا استعمال انسان کو از سر نو جوان کر دیتا ہے۔

محمد اشرف الحق صاحب کا اپنا ذاتی تجربہ۔ ایوڈائیڈس (ایوڈائیڈس) ایوڈائیڈس وغیرہ

جو مشہور دوائیں ہیں ان کی دہلی جوانی کو پس لاتے ہیں تو کیوں اور کیسے؟

وہ ایک بیحد سستی اور عام نشے والی دوا جو دودھ میں ڈال کر پینے سے صحت بھلی دوائی کو

بہتر کر دیتی ہے۔ نیز دیکھئے آخر کتنی ہے۔ اس کی تشریح

نئی جوانی بخشنے والا مانج، بیحد سستا، سہل الحصول، یقینی طور پر فائدہ مند، ہر کسی کے چاہنے والا کہ

پہنچا بہترین جسمانی اور دماغی ٹائٹ ہے۔ یہ مانج جسم کے کئی اعضاء پر کئی طریقہ سے اثر انداز ہوتا ہے کہ

فائدہ پہنچاتا ہے۔

مشہور ہیمو پیتھکے دوا، مخفی دارغ و اعصاب ایوڈائیڈس اور نیزہ چودہ روپیہ پوٹاشی ہے

اس پودے سے تیار ہوتی ہے۔ یہ پودا ہندوستان میں عام ملتا ہے۔ ایوڈائیڈس کی طبعی

بوتلوں کی بجائے اس کا استعمال کیجئے۔ غذا کی غذا۔ دوا کی دوا۔ ایوڈائیڈس کا اثر دارغ اور عصب

پر اتنا اچھا کیوں ہوتا ہے؟

غذائے نسلی کے کایا پلٹ مچرنے۔ ایڈیٹر کے قلم سے۔

جسم انسانی میں ہر گھٹی جس کی تباہی سے بڑھایا آتا ہے۔

غذائے نسلی کے متعلق حیرت انگیز حقائق۔ مرد کی مردانگی اور عورت کی نسوانیت اس سے

تاثیر ہے۔ مرد کا یہ غدہ جوانی سے پیشتر نکال دیا جائے تو اسکے نہ دار میں آتی ہے نہ کچھ نہیں

لیکن عورت کا یہ غدہ نکال دیا جائے تو اس کے دار میں بھی آ جاتی ہے اور کچھ نہیں بھی۔ پورے

آدمی کے خبیثہ نکال کر اس کی جگہ عمل جراحی کی مدد سے جوان مرد کے خبیثہ نکال دئے جائیں تو وہ

نئے سرے سے جوان ہو جاتا ہے۔ وغیرہ

جوانی کا دوا چاہئے۔ یہاں یقیناً ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب کے تجربات

نئی ہوئی جوانی اور گئے ہوئے شباب کی داپھی کے لئے جانوروں کے خبیثوں کا انتقال
اور اسکے شباب دور کر دے۔

ازکار رفتہ نامردوں کو مرد کامل بنانے والا نسخہ جو بڑھوں کو جوان بھی کرتا ہے اسکا اثر
کیوں یاد رکھیے ہوتا ہے

مردانہ کردی کو دور کرنے اور گئی ہوئی جوانی کو واپس لانے کیلئے بکرے کے خبیثوں کے
استعمال کا خاص طریقہ

سنگھیا گئی ہوئی جوانی کو واپس لاتا ہے اسکا اثر کہ نہ کرتا ہے وہ کچھ جہاں عورتیں مرد
سنگھیا استعمال کرتے ہیں۔ ان کی سخت اور جوانی ان کی تون جسانی اور طاقت مردی
قابل رشک ہوتی ہے۔

پارہ ایک کھانا ایسی راسن ہے۔ بڑھوں کو جوان بنانے کیلئے مشہور ترین چیز لیکن یہ
نہر ٹی چیز ہے اسکا اثر کہ دور کر دیا جاسکتا ہے اور اسے کیونکر راسن بنایا جاسکتا ہے۔
اس سے تیار ہونے والا وہ آسان نسخہ جو کھانا پلٹے کر دیتا ہے جسکے استعمال سے مرد
آتشک ہو کر ہوتا ہے بلکہ تون مردی بچہ بڑھ جاتی ہے اور بڑھا پا بھی وہ ہوتا ہے
نسخہ تیار کرنے پر اسکی تمام اور فوائد کی مکمل تشریح اسکا اثر کہ کرتا ہے۔

توت مردی بڑھانے والا نسخہ جوئی جوانی کو واپس لانا ایک اور منظر نسخہ
سماں غار کے استعمال کا ایک اور یہاں طریقہ جنہنگھہ میں صحت چند آنہ کی لاگت سے
منظر کا یا پلٹ نسخہ تیار ہو جاتا ہے۔

توت مردی کو بڑھانے اور گئی ہوئی جوانی کو واپس لانے کیلئے سماں غار استعمال کرنا
ایک آسان طریقہ۔

ہندستانی دوا خانہ کی ایک عجیب سی دوا کا نسخہ اس کے عینہ و ٹوٹر ہوئی ہے
ایک عجیب نسخہ توت مردی پیدا کرتا ہے کیا کچھ اور عینہ بالو کر سیاہ کر دے۔

سیرت اہل کی شہادت پیدایہ ہو چکے ہیں اس باب کی کیا باتیں

فقد تابا على ما هو في السموات من انوار

کونین میں شہزادہ کو اسباب کے پیدا ہونے میں دلچسپی لے کر ناگزیر ہو گیا

سر عاتق اہل کربلا کے گہرے غم و غمات اہل بیت

Handwritten signature: *John H. ...*

حضرت ازالہ کی عجائبات کو مرقعہ کی طرح منظر کشی فرمادے

عزت انزال کا پانی علاج۔ اس علاج کے خاص پیشہ و منہل

پنجشنبه ۱۳۰۲/۱۲/۱۳

بسم الله الرحمن الرحيم

عليه الصلاة والسلام

نفس منسوب به خداوند است

میرزا حسن علی خان

ویرای مجرای استخوانی در فک فوقانی و تحتانی

دواى مى علاج

بسم الله الرحمن الرحيم

نقد اور برسرِ وقت انوار کا علم کے لئے وقت ضروری ہے۔

ح

حسن ہے اک از فطرت جو نہیں عریاں ہند
علم کا پیر غدا مکنہ میں ہیں یہاں ہند
مکن کے لاکھوں ملتے ہو گئے فطرت قلم
گو حقیقت نے چھٹا لکھی نہیں جہاں ہند
حسن کی کردار میں بھی دل خوشاں ہند
حسن کی کردار میں بھی دل خوشاں ہند
حسن نے ہر وہ کو دی ہے بقا سے جاوہل
حسن نے ہر وہ کو دی ہے بقا سے جاوہل

فطرت مطلق بہ غالب ہو قضا مکن نہیں

حسن ہی فطرت ہے۔ فطرت کف مکن نہیں

باغ فانی ہے مگر فاضل تو فانی نہیں
بھول فانی میں مگر بھولانے کی تو فانی نہیں
آرزو دہتی ہے باقی آرزو مندوں کے بعد
دل نہ لگائیں یہ دل کی آرزو فانی نہیں
چند فطرت کے قیاس سے نہیں کچھ آبرو
خشاہت ہے یہی شان آبرو فانی نہیں
جس کو کا سلسلہ ہے کاہل و کاروں
بے فانی ہیں وہی بے توجہ فانی نہیں
توجہ سے ہے تو عبارت لوح ہے میں بقا
توجہ سے ہے تو عبارت لوح ہے میں بقا

موت اس کے پاس ہو کر بھی گندہ سکتی نہیں

یعنی فطرت راز بن سکتی ہے مر سکتی نہیں

حسن جس سپر میں اپنی جلوہ بازی کرے
اس سے کہہ دو اس بات کی گمانی کرے
حسن کو فانی سمجھ کر ہونہ اس سے بے نیاز
اور تیرے نجات کے ہستی فانی کرے
حسن کے پر تو ہے بگر ایک بھیج نور بار
ہو سکے تو سارے عالم میں روشانی کرے
لے ہیں جن قدر حسن کرنی چاہئے
ہے وہی یوسف ہو سی پاکشامانی کرے
گر بصر یا اپنا نشیں حسن کو یاد آ گیا
پیکر فانی سے جب غم پریشانی کرے

آند و رخسار سے سلسل گرم راہ حسن ہے

حسن لافانی ہے خالی میر گاہ حسن ہے

علامہ سید ابی انور رازی

I am all in favour of absolute frankness, because I think that to hide natural matters under a cloak of deceit may be more harmful than to reveal the truth.

Poser W. Mahling.

میں تمام مکمل۔ کامیابیوں کے حق میں ہوں۔ کیونکہ یہ سمجھنا کہ قدرتی باتوں کو دھوکے سے چھپانے کے بعد میں چھپا کر کتنا مصلحت مند ہے۔ اور کتنا ہیست زبانی نقصان پہنچاتا ہے۔

اپنی طرف سے ایف۔ جی۔

یہ وہ دن تھے

جبکہ جاننے والے ایف۔ جی۔ اس وقت کے مہم سے بیگانہ تھے۔ اسی جبکہ ظلمت فریبے کا رعب اور آفت تھی۔ ————— سادہ کاری تھی۔

دنیا زندہ تھی اور عین عبادت زندگی سے تھا۔

اب نہیں کہنا کہ عالم پادری ان دنوں کیلئے اچھے پریشاں بہت گردنیاں تھیں۔ ان دنوں کا آواز غور سے ہوتا تھا۔

آج نہیں کہ دنیا کے حیات نصف وراثت کیلئے تقریباً تین سو سال کی شاواہتیاں ہیں کہ دنیا کی کرشمہ باریاں!

اسی چہ نہیں کہ انسان زندگی کے لئے شوق اور زندگی کے لئے شوق ہیں۔ انسان کو زندگی میں وہ زندگی کیلئے شوق ہیں۔

آج کل ان کی زندگی میں یہ دنیا کی زندگی ہے۔ وہ دنیا کی زندگی ہے۔ —————

کہنے کی نہیں جو بات کہتا ہوں!

ایڈیٹر سے قلم ہے

گفتہ و بیان، کیا تجوی سازد، کفر کر بھی سازد، گستاخ کہ چہ نکات

نظر تانوائی کا ایک خود مریض نہیں تھا کہ تو کہ کہتا ہے :-

Woman is a lyre which only yields up its secrets to the man who can play upon it skilfully
"عورت ایک بلیط ہے جس کے نعروں کے لازمہ تمام اس مرد پر ہوتا ہے جس کی انگلیاں اس کے تاروں پر امارانہ انداز میں کھینچ جاتی ہوں!
بلکالہ کے یہ لفظ ایک ناقابل تردید حقیقت کے حامل ہیں۔

عورت ایک بلیط ہے۔ قدرت کا پچھیرہ یہی ساز میں کی عورت پر ہی رہا ہے
کہ نواز چہاں میں اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ عذیب کے نغمہ اس کے
نغمہ کی صورت ایک گونج ہے۔

اور فرشتوں کے گیت اس کے گیتوں کی بعض ایک صدا ہے اور گشت!
پھر یہ شاہد کسی قدر مذہبیت انگیز شاہد ہے کہ عورت کے ہونے ہوئے بھی عورت
مالوں کی بھڑک کی زندگی، دیر بردار کے گیت و رنگ ہوتی جا رہی ہے۔
بہ کیف و رنگ

موسیقی سے خالی ————— شہریت سے غریب!!!

یہ لفظ کے تاروں میں ہونے والی شہریت پر اگر مایوسی ایک آٹھ ہے اور فضا اس آٹھ
سے ہونے والی شہریت ہے!

بہی وجہ سے کہ حیاتِ نعمت و ذمہ کے طوفان سے ناکشا ہے اور خوابِ کیف و
سنگ کے میخان سے نوا واقف!

دنیا انسانی ہاتھوں کے تیار کردہ میدان سے ملنے سازوں کے ناز سے اگاہ ہونے کیلئے
اپنے دنوں کا اہم حرام اور اپنی شبوں کا سکون برباد کر دیتی ہے۔ لیکن قنوت کے
پچھلے تہذیبی راز — عورت — کے نعروں کے راز سے واقف ہونے کیلئے
اسے اپنے "ادفات گرامی" کا ایک قلیل تہذیبی حصہ بھی مرتب کرنا منظور نہیں ہے!
میری قلیل ذوقِ انتہام مدوح دنیا کے اس یکسر غلط طرزِ عمل کے خلاف جہاد
پر چم بلند کرتی ہے اور ہنوز نسیمی صفت بے تارک کی ہنوا پر کرنا ایسی ہی اور تہذیب کے
دعیدوں سے ایک سوال پڑھتی ہے۔

If the three chief methods which serve to express thought require preliminary study on the part of those whom nature has destined to be poets, musicians, or painters would it not appear that a man must become initiated in the secrets of pleasure in order to be happy

"اگر انہدغالی کے تینوں بڑے طریقے (خاصی، موسیقی اور نقاشی) ان خوش نصیب
حضرات سے بھی ابتدائی علمی و مطالعہ کا تقاضا کرتے ہیں جن کے سہریلے کمال کو قنوت قدر
شاعر و مہتمم نامہ نقاش بننا اگاہ یا بہتہ کیا یہ بات ضروری نہیں بلکہ علم و تہذیب و معاش
کے سرے کوٹنے سے پہلے ہر انسان پیش و سر کے ورنہ نہ لال طریقہ پر گہری حاصل کر چکا

نہایت ہی تہذیب کے دعویٰ نامہ علم و کمال میں بہت ہیں۔ وہ اپنے کھڑے مات

پر شکر کریں کہ لڑکے اور لڑکیاں اپنے صوبہ کی سب سے بڑی چھوٹی ہیں۔ سدا میں شکر کی طرز پر
 جو چھوٹی کی ضرورت نہیں کہتے جو انہیں ان کے بکھرے ہست کے ضرورت کا یہ کہہ سکتا ہے
 کہ ان کے اس سے ایک ہزار درجہ بہتر ہے۔ خطرات جو نصف راستہ دکھانا چاہتا ہے!
 میرا سوالیہ صدائے محراب نکرو، جاتا ہے اس کا جواب کہ کجا مجھے اس کا غور سے
 سننے والا ہی کوئی نظر نہیں آتا!

شائستگی اور تہذیب کے دو عیار دراصل اپنی انفرادیت کو بیٹھے ہیں۔ وہ جو ہم کے جذبات
 کے غلام ہیں، ان کے ساتھ یہ ان کے گرد و پیش کی دنیا کا غلام ہے۔ وہ خود بھی اسی راستہ
 پر تھکا ہوا ہے چلنا چاہتا ہے!

راستہ کے تھکے غلام سے یہ خبر ——— منزل مقصود کے تھکے سے بے گناہ!

ان کے حلقوں پر صدیوں کی روایات کا بار ہے!

ان کی نظر اپنی نہیں۔ ان کی پسند اپنی نہیں!

ان میں اختلاف کی جوہر نہیں ——— ان میں اختلاف کا احساس تک نہیں!

وہ اپنی بالائی نظر اور ہر گھبراہٹ پر ان کے پیشرو سا خوار ہو گئے ہیں!

روایات قدیم اور جدید کے جذبات کا غلام ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔ چنانچہ پہلے یہ

بزرگ بھی یا کہیں ——— یا کار میں اور کار میں!

ان کا اطمینان اور بے غلامی ——— ان کا ظاہر اور چھپا ہوا!

وہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں اور ——— وہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں اور!

تہذیب شائستگی کے لیے جو کئی بیٹیاں گنوا دی ہیں، جسم و حیا کی بیٹیاں ہیں۔

لیکن ہیں شاندار اور روانہ پوشیدہ عقد کی ساخت کا بیان پرستی ہیں ان کے افعال کا مال

سننے میں۔ ان کی تبادیل کہتے ہیں ——— اور میرے غم و حیا کی بیٹیاں عصمت

دھت کی دیوایاں بعض وہ دھرم شاستری پڑھتی تھیں۔ جس کے مقابلہ میں بنیاد
 کے کوک شاستر شرم شاستر کے جاسکتے ہیں۔ — اداس سب کچھ کے باوجود
 شائستگی اور تہذیب کے ان دو عیباروں کی پیشانی پر شرم حیا کی پسینہ کا ایک قطرہ بھی
 کبھی نہ پڑھتا تھا۔ لیکن جب کبھی مردانہ اور زائد شدہ اعضا کے افعال کی شائستگی
 کے علم کو سام کر دینے کا ذکر آتا ہے تو شائستگی اور تہذیب کے ان ٹھیکیداروں کی پیشانیاں
 شرم حیا کے پسینوں سے کب آب ہو جاتی ہیں۔

نظر کے تقاضوں کی شائستگی کا علم شائستگی و تہذیب کے دو عیباروں کی دو شیوہ تہذیب
 کے نزدیک نسل و شرمناک ہے اداس کا ذکر تک موجب شرم دھیا! —
 اور پھر لطف یہ کہ خود ان بزرگوں کی "دو شیوہ تہذیب" کی پاکیزگی اور صحت کا یہ حال ہو کہ نہ
 باخلاق کے رنگین پردوں کی آڑ میں وہ تمام کھیل یہ خود بھی کھیلتی ہیں اور نہایت ذوق و شوق
 سے کھیلتی ہوئی روز و رات میں اپنے اور دوسروں کی نہایت شرم سے مخالفت کرتی ہیں
 شب کی نائیکوں میں ایسی کوئی نیکی نہیں ہوتی جس میں سے شرم حیا کے علمبرداروں
 کی دو شیوہ تہذیب کا دامن داغ نہ ہوتا۔ لیکن صبح کی پہلی کرن کے چھوٹتے ہی یہ عیار
 اپنے دامن پر اپنے ہنس لطیف کی تمام ریہوں کو اس جاکہ دتی سے صرف کار کرتی ہے کہ
 فون کے بجن چھپنے پر رنگین پھولوں میں تبدیل ہو کر رہ جاتے ہیں۔

پردہ پردہ میں یہ جہنم کے کائناتوں کی جہنم ہے اور لطف یہ کہ اپنے دامن پر اس خواہش تک نہیں
 دیکھ پاتی لیکن نظر عام پر پھولوں کے دھنوں سے لپکتے ہیں۔ اسی اس کا دامن تازہ رہتا ہے۔

ہر لیا محیا یا اخلاق جو انسان کی فطرت کے بالاتر ہر مذہبی طریقہ پر اسے ریاکارانہ پیر مجبور کر گیا!
 انسان اگر سلطان نہیں۔ تو اس کے فرشتہ ہونے کا ثبوت بھی کوئی نہیں ہے!

گوشت خون کا لپک پیکر گوشت خون کے تقاضوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا !

اگر بے نیاز ہو جی گوشت کھانے کی طرح تو لازمی طور پر اسے یہ کاربنا پڑے گا۔

آپ کی الیزیبہ تہذیب نے ازدواجی زندگی کا جو حیدر اخلاقی تقریباً ہے وہ انسان کی فطرت کے

مقتضیات کے موافق نہیں ہے۔ اس لئے وہ انسان کو لازمی طور پر بیاکار بنے پر مجبور کرتا ہے۔

فطرت کے تقاضے آخر فطرت کے تقاضے ہیں !

ان میں تو صرف وہی قانون خدائی ہی پیدا کر سکتا ہے جو ان فطرت کے روز و سوار سے آگاہ ہو !

بقانون فطری تقاضوں کے سرگرمی سے چرخ باوجود ہوا وہ انکو سرگرم پر مجبور کرے گا۔
سوا اور کچھ نہیں کر سکتا۔

فطرت اپنے تقاضوں کا کچلا جھٹکا ہرگز برداشت نہیں کرتی !

شائستگی و تہذیب کے دعویدار دنیا اس کے تقاضوں کا احترام نہیں کرتی جو فطرت مجبوراً
شدت اور سرگرمی پر اتر آتی ہے۔

اور آپ کی یہ سرگرمی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ یہاں تک کہ آپ تہذیب کے سر فلک محلوں

تک میں زلزلہ پیدا کر دیتی ہے ! ————— زلزلہ پیدا کر دیتی ہے اور شاندار سے شاندار

تہذیبوں کے سر فلک محلوں کو زمین بوس کر کے رکھ دیتی ہے۔

حقیقت پر جو جہل کے مشاہدہ ہیں — گزشتہ زمانہ کی تاریخ بھی آپ کی تصدیق کرتی ہے

لیکن آپ کو اس کے تسلیم کرنے میں ہنوز تامل ہے !

آپ کی نگاہیں کور !

آپ کے دماغ ماؤٹ !

آپ کی روحیں خوابیدہ !

فطرت کے تقاضوں کی شدت اور سرگرمی کے افق مستحکم مظاہرہ آپ کی تہذیب شائستگی

کی دعویدار دنیا آئے دن بکھیتی ہے — کھکار میں راج محلوں کی زینت بنی ہیں بھولوں

کہ سچوں پر سیرانی شہر دیوار ہو گیا تاکہ اس میں عصمت و عفت کی دیواریں صحت و جلال کی حوریوں
 شستہ تنافلی ہیں اور بازار حسن کی کرو و صورتیں کسب پرکشش — لیکن عبرت ہے کہ اگرچہ
 آپ کی یہ تمہید دنیا فطری تقاضوں کی کسر کی اہل وجوہات تلاش کر کے انہیں رفع
 کرنے کی سعی نہیں کرتی!

یہ تمہید دنیا فطرت کے فطری تقاضوں کو مناسی افلاک قرار دیکر جاہلانہ غلامانہ حیثیت
 پر رایت ہے کہ کس کس کی مستوجب جزا ہو نہ کہ انہی ہے لیکن معلومانہ طریقہ سے کبھی بھی دیکر کبھی یہ درست
 کہ ان کی ضرورت نہیں سمجھتی کہ وہ جہات کو کیا ہیں جنہوں نے ان تقاضوں کو کس کس پر مجبور کیا
 فطرت کے تقاضوں کو قابل احترام نہیں سمجھا جاتا۔ — ان کی نوعیت اہمیت اور ضرورت
 کے متعلق تحقیقات ضروری خیال نہیں کی جاتی!

یہی وجہ ہے کہ جوانی کی چاندنی راتیں روز بروز کیف و رنگ ہوتی جاتی ہیں! —
 عشرت کے لمحے پرواز کرتے جا رہے ہیں۔ — رابطہ کے تار غموں سے بریگانہ ہوئے جاتے ہیں۔
 حسن کے نقوش پھٹتے پڑ رہے ہیں۔ — عشق کا سوز و گداز رخصت ہو رہا ہے۔
 اور حیات کی شرمینہ مجروح ہوئی جاتی ہے!

صرف ایک مثال پر اکتفا کیجئے! —

شاہی — جیسے آپ کی دوشیزہ ہندیہ بڑے فخر سے فائدہ باری کہتی ہے۔ لیکن
 جسے خانہ بربادی ثابت کرنے میں نوازی ہندیہ نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا —
 اپنی فیروز بندی کے لئے کم از کم سہ جول چار شرائط پیش کرتی ہے۔
 (۱) ہونے والے سیان بیوی کے جالیاتی خواب کی بہترین تعبیر۔

(۲) زہرا مسادات۔

(۳) تہذیب و تربیت کا کمالی

(۴) شہوانی محبت کا رنگ۔

لیکن آپکی بیگم کی تہذیب جس پر آپ کو بہت کچھ غور و تامل ہے ان چاروں شرائط کے
ساتھ یوں کھیل سکتی ہے گویا اندوای زندگی کی نشا ط سے ان کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔
شادی اس تہذیب کے نزدیک دل کا تعلق نہیں بلکہ رسوم و عمار کا تعلق ہے !
اور دو جوانوں کا طاپ ، بچے جننے کا ایک ذریعہ اور بس !

ہو نوا کے میاں بیوی کے جمالیاتی خواب کی بہترین تعبیر
جمال سے جہاں زندگی کا تصور اگلے کیف رنگ تصور ہے تمام کار و با حیات کا انتہائی مقصد
حق کی ری اور پھر اس کی ری سے حاصل ہونے والی نشا ط ہے کیونکہ صرف ہی حیات افزا ہے !
وہ قانون جہاں انتہائی مقصد حیات افزائی ہو اسے کسی صورت گوارا نہیں کر سکتا کہ ہونے
والے میاں بیوی کے جمالیاتی خواب کو یہود و رسوم و رائج کی پابندی کے ہنگامہ رستاخیز میں
پریشان کر دیا جائے۔

پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپکی فیہ ذریعہ تہذیب جسے حیات افزائی کا بھی بہت کچھ دعویٰ ہے
کس نمونے سے اسے خلاف شرم و حیا قرار دیتی ہے اگر شادی سے پیشتر ہونے والے میاں
بیوی ایک دوسرے کے جمال و صورت کے متعلق بچہ خور اپنا اطمینان کرتا چاہتے ہیں !
اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ لڑکے اور لڑکی کے جمالیاتی خواب کو برباد کر دینے والے اس یہودہ
دلعزیز کو آپ کے قانون دشمن و پیش کی رو سے عین نیکی " قرار دے جا رہے ہیں !
کیا میں یہ موافقت کرنے کی جرات کر سکتا ہوں کہ جہاں مرد و عورت کے جمالیاتی تصور کا خاتمہ
بہترین تعبیر لیکر آ رہا ہو وہاں اسے پریشان کرنے کیلئے آپ اپنے ذات و گوت اور نسل و
رنگ کے ڈھکوسلے لیکر خواہ مخواہ کیوں گھسے پڑتے ہیں۔

جہاں میاں رہی بیوی رہی۔ وہاں خاموشی کے پیٹ میں خواہ مخواہ مڑ کیوں
اٹھتے ہیں !

مخلصانہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ مرد و عورت کی از دہ ای زندگی کو ہمیشہ ہی کیلئے فردوسی

عشرتوں سے محروم نہیں کر دینا چاہتے تو مرد و عورت کے جمالیاتی خواب کو پریشان نہ کیجئے۔
اپنے حیات و ساقیوں کو بدلہ دیجئے۔۔۔ ان کی جگہ حیات افزا تو امین لائیے۔
بزدلی کو بالائے طاق دکھ دیجئے راہ راست اختیار کرنے میں اپنے گرد و پیش کی دنیا کو
ساتھ لینا مزہ دی نہ سمجھئے۔

بکھڑے رہنے کو اسلئے اختیار نہ کیجئے کہ آپ کے گرد و پیش کی دنیا ان پر گامزن ہے!
اپنی انفرادیت کو رجحوم کے جذبات کی خاطر قربان نہ کیجئے!
دنیا جہد مر جاتی ہے جانے دیجئے آپ اور صرت آپ ہر اسے اختیار کیجئے جو راست ہے!
افراد اگر راہ راست پر آجائیں تو سوسائٹی غلط راہ پر نہیں جاسکتی!

ذہنی مساوات

کندہم جنس باہم میں پرواز ایک مشہور منقولہ ہے اور صداقت سے لبریز!
ایک خلا سفر کے جذبات کو سمجھنے کے لئے ایک دوسرے فلاسفر کی ضرورت ہے!
ایک ایسی بیوی جن کی حیثیت دار و نوہ مطبخ سے زیادہ ہو ایک عالم دوست شوہر کے
خیالات و محسوسات کی قدر شناس نہیں ہو سکتی!
پہاڑی کوئے اور غنڈلیب شہزاد کو ایک ہی بھڑے میں بند کیجئے گا تو غنڈلیب خوشنوا
کے غموں کی شہریت کو بھی برباد کر دیجئے گا!

براہ نوازش حیات اور حیات کی نفسیات کا اپنے توہمات کی بنا پر پس تہزار نہ کیجئے۔
شباب کے شباب کے فطری ہمتفیات کو اپنے غیر فطری رسوم و رواج کا پابند نہ بنائیے۔
نسل رنگ اور ذات و گوت کے ٹھکوسلے پیدا کر کے مرد و عورت کی ذہنی مساوات کے
دائرہ کو تنگ سے تنگ کرنے کی کوشش نہ کیجئے۔

جہاں مرد و عورت کے جمالیاتی تصور کا خواب بہترین تعمیر لیکر آ رہا ہو جہاں ذہنی مساوات
حاصل افزا ثابت ہو رہی ہے۔ وہاں اسکی ضرورت ہے آخر کیا ہے کہ آپ نسل و رنگ اور ذات

گوت کے ہنگامے برپا کریں !

نسل جنگ اور ذات گوت کے میلان کا نشانہ اگر ہونے والے میاں بیوی کی عشرتوں میں چار چاند لگانا ہے تو جہاں میں نشانہ ان کے میلان کے بغیر بھی بد ریت قائم رہتا ہے وہاں آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ ان کو خواہ مخواہ درمیان میں لا کر ایک بنے بنائے کھیل کو بچاؤ لینی حتی المقدور رکشش کریں۔

اور اگر نسل و رنگ اور ذات و گوت وغیرہ لغو تھے میلان کا نشانہ ہونے والے میاں بیوی کی عشرتوں کو تباہ و برباد کرنا ہے تو پھر عجب کڑا ہی ختم ! — ایسی صورت میں آپ کی بہتری کیلئے آپ کی آئندہ سنو کی بہتری کیلئے ہیں آپ کو یہ عکسہ مشورہ دوں گا کہ اولین فرصت میں اپنے ان تمام الہامی صحائف کو دوبارہ لکھنا کی "تقدس" لہروں کے سپرد کر دیجئے۔ جن میں نسل و رنگ ذات گوت کے میلان کو دھرم قرار دے جانے پر اصرار کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ دھرم کوئی دھرم نہیں ہے۔ جو حیات انسانی کی جائزہ سرتوں کو بھی غارت کر دینے پر تیار ہوا ہو !

تہذیب تربیت کی یگانگی

تہذیب تربیت کا اختلاف کا ہے یا ہے رشتہ امتداد کو مضبوط کرنا یا باعث بھی ہونا ہے لیکن اکثر صورتوں میں اسکے نتائج ہونے والے میاں بیوی کی عشرت و مسرت کیلئے پیغام برپا کیا ثابت ہوتے ہیں ! —

اس کلیہ کی روشنی میں دیکھتا ہوں تو مجھے آپ کے اس رواج میں بھی کہیں کوئی ذرہ معصوبت کا نظر نہیں آتا جو شادی سے پیشتر لڑکے اور لڑکی کو ایک بڑے سرے کی تہذیب تربیت کے معنی میں اپنا اطمینان کو نئے سے منع کرنے کی صورت میں آپ مار رکھتے ہیں ! — اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تہذیب تہذیب تربیت کی یگانگی محض ایک اتفاقی چیز بن کر رہ جاتی ہے۔

اور جس سے کاحیات انسانی کی عشرت و مسرت سے اس قدر گہرا قطع ہو کہ اس کے بغیر حیات کی تمام شادمانیاں گویا پا بج ہو کر رہ جاتی ہوں اسے محض اتفاق پر چھوڑ دینا ہے

یاد رکھئے کہ وہ سنا خالص نہیں ہے جو کوئی پروردگار نہیں اترا۔ یوں دیکھنے کو خواہ

اس میں کتنی ہی جھجک رک کیوں نہ ہو!

شہزادانی محبت کی سرگرمی!

شہزاد عالم فلسفی خوشنہار کے قول کی مثال بق شہزادانی محبت انسانی زندگی کا عظیم ترین محرک
نقابہ نرودید حقائق کی روشنی میں ثابت کیا جاسکتا ہے کہ شہزاد کا یہ قول قسط

سے لبریز ہے!

بلاشبہ ازدواجی زندگی کی مسرتوں کی ذمہ داری بہت حد تک مرد و عورت کے جمالیاتی
نقص کے خواب کی بہترین تعبیر و ذہنی مساوات اور تہذیب تربیت کی پختگی پر ہے لیکن
شہزادانیت تو انسانی زندگی کا ایک عظیم ترین موضوع ہے کہ ازدواجی زندگی کی مسرتوں کا تمام
دار و مدار گویا اسی پر ہے!

یہ وہ آفتاب ہے جس سے باقی تمام کائنات حیات گرمی شباب حاصل کرتے ہیں!

جہاں شہزادانی محبت اطمینان بخش عزت و سرگرمی سے اپنا کھیل کھیل رہی ہو وہاں مرد
و عورت کے جمالیاتی نقص کے خواب کی پریشانی بہت زیادہ تربیت کا اختلافات اور ذہنی مساوات
نقص کی غیر اہم نقائص بھی مسرتوں کا رنگ پھیکا کرنے سے ایک حد تک مٹا دیتے ہیں۔

لیکن جہاں شہزادانی محبت کا کھیل ناقص ہو وہاں زندگی کا تقریباً ہر ایک محرک۔

سرنگ کے حلاشی دلوں میں تحریک مسرت پیدا کرنے سے قطعاً معذور رہتا ہے!

شہزادانی محبت کی سرگرمی کا نقص ازدواجی زندگی کی مسرتوں کے رنگ کی ہر صورت پھیکا کر دیتا

کیا باعث ثابت ہوتا ہے — خواہ یہ نقص مرد میں ہو یا عورت میں!

ان مصنفوں کی تحریریں جو یہ کہتے ہیں کہ شہزادانی محبت کی سرگرمی کے بغیر مرد اپنی حکمت عملی

سے عورت کو اپنا دلہ لادھتا رکھ سکتا ہے نہ صرف ضرر کہ شہادت ہی کجالت ہیں بلکہ

فنون کے صحیح امکانات کی روشنی میں بھی ان کی خارج ثبات کی حاسنتی ہے!

شاعرانہ تجلیات جس دنیا کی زندگی کو پیش کرتے ہیں وہ صرف تخیلات ہی کی دنیا ہے !

حقائق کی دنیا کی زندگی سمجھ اور ہے !

ہزاروں مردوں اور عورتوں کی شہوانی زندگی کا آپ قتل نظر سے مطالعہ کر بیٹے نو بچاؤ
فیصد ہی خائلی عناقشات کا سبب ہیں تشفی نایافتہ شہوانیت ہی کو پائیں گے۔

درحقیقت جذبہ شہوانی کی تشفی دنیا میں تخیل کا موثر ترین عمل ہے !

تشیفی نایافتہ شہوانیت عورت کی زندگی کی شہرت کو کس طرح ملیا میٹ کر دیتی ہے اسے
دیکھنے کیلئے نوجوان پوراؤں اور مرد خاندان کی نوجوان بیویوں کی زندگی کا ذریعہ نظر
سے مطالعہ کیجئے۔ براہ راست آپ کیا نہ کر سکیں تو کم از کم اس ایک خط کا مطالعہ تو ضرور
کر لیجئے جو برہمچر پیرا ہونی کی کوشش کر نوالے الیکٹرانڈ نے اپنی بیوی کے متعلق لکھا تھا
گاندھی کے نام لکھا تھا۔ اس خط کا ترجمہ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم۔ اے (جامعہ ملیہ)
کے الفاظ میں یوں ہے:-

”میں ایسے ہیں کی ٹکڑیاں ادا ہوں۔ میری بیوی کی قریب قریب تمام ہی عمر ہے میرے
بانی بچے مجھے جن میں سے دھوئیں نستی سے مگے مجھے باقی بچوں کی ذمہ داری کا پورا احساس
ہے لیکن میرے لئے اس ذمہ داری کو پورا کرنا ناممکن نہیں تو دھواں مڑو ہے آپ مضبوط نفس کا
مشورہ دیتے ہیں میں تین برس سے اس پر عمل کر رہا ہوں۔ مگر یہ میری بیوی کی مرضی کی بجائے
وہ اس چیز پر پتھر ہے جسے ہم غریبان نطفہ زندگی کہتے ہیں آپ جس بیماری پر پہنچ گئے ہیں
وہاں ٹھیکہ اسے گناہ کہہ سکتے ہیں لیکن میری بیوی اسے اس نظر سے نہیں دیکھتی۔ وہ ادھر بچوں
کے ہونیسے بھی نہیں رتی۔ اسے ذمہ داری کا وہ احساس نہیں جو مجھے اپنے نزدیک ہے۔ میرے
مالدارین یا وہ راسی کی حمایت کرتے ہیں اور روز جھگڑا ہوتا ہے۔ میری بیوی اپنی خواہش کے
لوگے جانے سے اس قدر مزاج اور پڑھتی ہوئی ہے کہ وہ اسی بات میں ٹھیک لگتی ہے مجھے
میرے والد پریش ہے کہ یہ شکل کینہ کر حل کیجائے۔ میرے جتنے بچے اب ہیں میرے لئے وہی اہمیت

زیادہ ہیں۔ مجھ میں انکی پرورش کا عقد نہیں۔ بیوی کسی طرح راضی ہوتی معلوم نہیں ہوتی
اگر انکی خواہش پوری ہوتی تو عجب نہیں وہ بدنام ہو جائیاد یوانی ہو جائیاد خود کشی کر لے۔“

خدا کا مصلحت صاف اور واضح ہے۔ اسلئے سر درست اسکے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتا
کسی دوسرے مضمون میں اس کے متعلق بہت وضاحت کے گفتگو کر دینا اور علوم و فنون
کے صحیح انکشافات اور تجربات و مشاہدات کی روشنی میں دکھاؤں گا کہ ہمارا گاندھی اور
انکے معنوی پیشوا کاؤنٹ ٹائٹل نے میں برہمچریہ کی تعلیم دی ہے وہ کس قدر بچہ چیز ہے۔
اور اسکے عملی نتائج از دو اجی زندگی کی رومانیت کیلئے کس قدر تباہ کار ہیں!
اب عورت کے شہوانی نقص کے متعلق بھی اکا بات سن لیجئے۔

عورت کی شہوانی استعداد جنبا قس ہوتی ہے تو وہ مرد کی سرگرم محبت کے جواب میں
منوع سرگرمی دکھانے سے قاصر رہتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ازدواجی تعلقات کی فردوسی
روانیت برباد ہو جاتی ہے۔ مرد کی زندگی کا شریعت مجروح ہو جاتی ہے اور یہاں اوقات اس کا
خواب اور مست کے منح ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنی سرگرم محبت کا جواب منوع سرگرمی
انہیں پلٹاؤتیا اوقات جیسا اپنی مسرتوں کی بربادی اسلئے گوارا نہیں ہوتی تو وہ اپنے ہاں کے
کاشٹوں کے بچھونے کھچھوڑ کر کہیں اور بھولوں کی سیج تلاش کرنے پر آمراوتا ہے!

ادریوں شہوانی سرگرمی کے تعارض کی قریب نگاہ پر بھینٹ پڑتی رہتی ہیں۔ ہزاروں
اور لاکھوں مردوں اور عورتوں کی زندگی کی سرتیں اور بستر تیں!

اور اس سب کچھ کے باوجود یہ دوشیزہ تہذیب جس کے ایسے زلف آپ ہیں۔ آپکو ہمیشہ
یہی تباہی چلی جاتی ہے کہ شادی بیاہ کے معاملات میں نسل در نسل اور نسل و گوت کی تمام
لغویات کے میلان کے متعلق تو کامل تحقیق و تفتیش سے کام لیجئے لیکن زندگی کے اس عظیم ترین
محرمک۔ شہوانی سرگرمی۔ کے متعلق قطعی کوئی استغفار نہ کیجئے کیونکہ یہ خلاف تہذیب
جی ہاں یہ خلاف تہذیب ہے! لیکن جناب کی اس انوکھی تہذیب کی تعریف! کرشن کرشن

کیا خون کے قوطروں سے ایک قطرہ مٹی کا بنتا ہے؟

خون کے قوطرہ دینے ایک قطرہ مٹی کا بنتا ہے۔ بہت شہرہ ہے مگر سفید جھوٹا!

اسطو کے شاہکار میں لکھا ہے کہ بعض کا خیال ہے کہ ایک قطرہ مٹی کا بنتا ہے سفید ہی نہیں بلکہ زیادہ جھوٹا!

ایک مرتبہ کے انزاس میں تقریباً اتنی مٹی کا پیر ہندو، عام اندازہ ہے کہ مختلف طاؤز اور لہجے کے لوگوں میں اور پھر ڈرام سے لیکر ایک لائن تک ایک دوسرے کا اندازہ بہت زیادہ ہے تو ڈرامہ ڈرام شرا کیجے جس کے قہقہے بنتے ہیں اب اس صائبے ایک یا آدھی جو ایک یا تین میں ۱۰۰ قہقہہ مباشرت کرے اور وہ مٹی کا ایک کٹیلہ (پون ہند) ۱۰۰ x ۱۰۰ قطرے خون کے اپنے جسم سے خارج کر دیا جو قہقہہ بارہ پونڈ کے برابر ہے لیکن ایک دمی کے جسم میں خون کی کل مقدار کس قدر ہوتی ہے؟ بارہ پونڈ سے لیکر ۲۰ پونڈ تک!

اب میں آپ کو سینکڑوں دہترادوں مردالیے دکھا سکتا ہوں جو دن میں سترہ روزانہ مباشرت کر سکتے ہیں اور ہر مرد اور عورت اس کی تیار رہ سکتے ہیں لیکن آج کل کے قہقہہ ایک ہی مرد کا دیکھتے خواہ وہ کتنی ہی کیوں نہ ہو جس کے جسم سے روزانہ بارہ پونڈ خون نکالا جائے اور وہ (خاص خاص حالتوں میں بھی) ایک دن سے زیادہ زندہ رہ سکے! — اور ایک یہ خون سے ایک قطرہ مٹی کا بننے والے حساب سے تو ایک ہی مرتبہ کے جماع میں قصہ تمام سمجھئے۔

اس طریقہ سے مٹی کی قدر قیمت کم کر کے میں آپ کو کثرت مباشرت کیلئے کھلی چھٹی نہیں دینا چاہتا لیکن اس بات کی بھی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا کہ آپ کو کثرت مباشرت سے باز رکھنے کیلئے ایسے ڈھکوسلوں کو خالق بنا کر پیش کر دو جو حقائق بنکر اگر کوئی ایک فائدہ پہنچا سکتے ہیں تو پچاسوں فقہانائے دہرار بھی بن سکتے ہیں! — سچائی صرف سچائی اور سو فیصدی سچائی میں مرد اس کا قائل ہوں!

سچائی کے اظہار پر بھی اگر کوئی شخص گمراہ ہو سکتا ہے تو پھر یہ بھی یاد رکھئے کہ جھوٹ سے بھی ایسے شیرازہ راست پر نہیں رکھا جاسکتا تھا!

کیا دواؤں سے عضو مخصوص کو غیر معمولی طریقہ دراز کیا جاسکتا ہے

خیر اللہ! میں ایک حکیم صاحب نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ایک ایسا طلا کسی آئینہ شافیت میں پیش کرے گی جس کے استعمال سے عضو مخصوص دراز نہ ہو پھر پڑھا جاسکے۔

سعدیہ جھوٹ!

جن اجزاء سے تیار ہونے والے طلاؤں کے بل بننے پر ایسے دواؤں کے حوالے ہیں، انہیں بھی میں نے راقعہ میں لیکن پھر بھی اسے تسلیم نہیں کر سکتا کہ کسی طلا سے عضو میں غیر معمولی قریبی اور دراز می متعل طور پر پیدا ہو سکتی ہو۔ اسے میں تسلیم کر سکتا ہوں کہ من موز سے بیشتر بعض ندرتی اور یردنی دواؤں کے استعمال سے عضو میں کمی ندرتی اور درازی پیدا کیجا سکتی ہے۔ صرف کعبہ قدر، وہ بھی حدیث کے استعمال سے اور سب میں نہیں بلکہ کسی ہی حالت میں۔ لیکن اس قسم کا برائے نام فائدہ ہوا بھی تو وہ کیا ہوا؟

میں اسے بھی تسلیم کر سکتا ہوں کہ غیر نظری شہوانی استعمال سے یا معنف باہ کی وجہ سے جب عضو کی طرف خون نہ لگے گا تو ہونگی وجہ عضو میں غری اور کوتاہی آتی ہو تو اسے جتنا اندر دلی اور یردنی علاج سے ایک عرصہ میں بڑھ کر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اسے میری صورت میں تسلیم نہیں کر سکتا کہ بعض دوا میں ایسی بھی ہو سکتی ہیں جن کے استعمال سے عضو میں وہ قریبی اور درازی پیدا ہو جائے جس کیلئے جن حضرات اپنے حجر کا تمام آئینہ تک نیلام کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

کام دیو بلز حلال میں بنا چکا ہوں کہ بعض دھم ہے کہ عورت کو خوش کرنے کیلئے زیادہ طویل اور قریبی کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے کہ عورت کا مرکز شہوت کم ہوں اور دور نہیں ہوتا۔ لیکن میں ہم کا کیا علاج کہ اگر شہوت ایک سال کے عرصہ میں تقریباً سو سو آدمیوں نے مجھے بڑے اصرار سے لکھا کہ میں انہیں کوئی ایسی دوا بھیجو جس سے ان کے عضو میں غیر معمولی قریبی اور درازی پیدا ہو جائے۔ میں نے انہیں ہر چند کہا کہ نہ اس کی ضرورت ہے اور نہ اس قسم کی کوئی دوا آپ کو مل سکیگی۔ ان میں سے چند ایک نے میری دوا سے کدورت تسلیم کیا لیکن باقی کی تسلی ہوئی تو انہوں نے بعض دوسرے دواؤں کو لکھا۔ جن میں سے بعض قیمتی طلاؤں اور گلابی اور پونچھ گلابی لیکن اس صرف زر کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخرا میں ہوش آگئی۔ لیکن کب؟ جب حیب سے دس میں روپے تکل چکے۔ ان میں سے بعض نے مجھے لکھا کہ متہ پر چیت کھا کر آخرا میں ہوش آگئی۔ میرے ایک دے دست کہنے لگے کہ جب چیت کھاے بغیر انہیں ہوش آنا ہی نہیں تھا تو پھر ہوتا کہ وہ آپ ہی نے ماری ہوئی۔ آپ کی حیب بھی گرم ہو جاتی اور انہیں بھی دوسرے دراز نہ دیکھنا پڑتا۔

کاشکہ یہ بھڑات جنھوں نے طبیوں کی رائے کی کچھ نہ کریں اور شہاربانوں کی باتوں میں اگر اپنے کاٹھے پیمین کی بجائی کو برباد نہ کریں۔

ایڈیٹر

عورت کے مرکز شہوت کے متعلق کچھ اور بھی !

عورت کے مرکز شہوت کے متعلق بعض ضروری امور کا تذکرہ کام دیو مینر حصہ اول کے دوسرے ایڈیشن کے ایک مضمون میں دیا جا چکا ہے جو گیارہ بارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ اب عنوان بالا کے ماتحت چند دیگر امور پر روشنی ڈالی جاتی ہے جو جوانی کی تاریکیوں میں اکثر لگتا ہوں کو راہ راست دکھائے گی۔

The clitoris is a sensitive electric bell-button which being pressed or irritated rings up the whole nervous system of the woman.

Dr. Robinson of America.

بظہر بجلی کی گھسی کا وہ بٹن ہے جسے دبائے یا متحرک کرنے سے عورت کے نظام
عصبی کے تمام تار جھنجھٹا اٹھتے ہیں۔ ————— امریکی ڈاکٹر رامسن

مرکز شہوت کا قدر و قامت

عام حالات میں عورت کے مرکز شہوت کا قدر و قامت چنے و دھنے سے زیادہ نہیں ہوتا لیکن ہنر و دہن اس میں سے چند ایک عورتیں ایسی بھی نکل آتی ہیں جن میں بظہر کا قدر و قامت نصف انچہ تک ہوتا ہے۔ زیادہ گرم ملکوں کی عورتوں میں بظہر عموماً زیادہ بڑا ہوا ہوتا ہے لیکن سرد ملکوں میں بھی بعض دفعہ ایسی عورتیں پائی جاتی ہیں جن کا بظہر قدر و قامت میں گرم ملکوں کی عورتوں سے کسی طرح کم نہیں ہوتا!

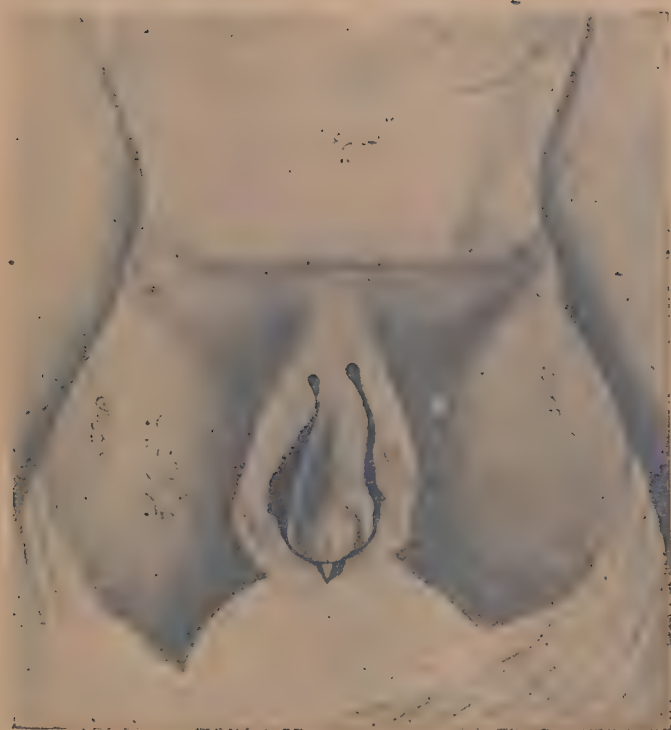
مرکز شہوت کا قدر و قامت اور شہوانی جذبات

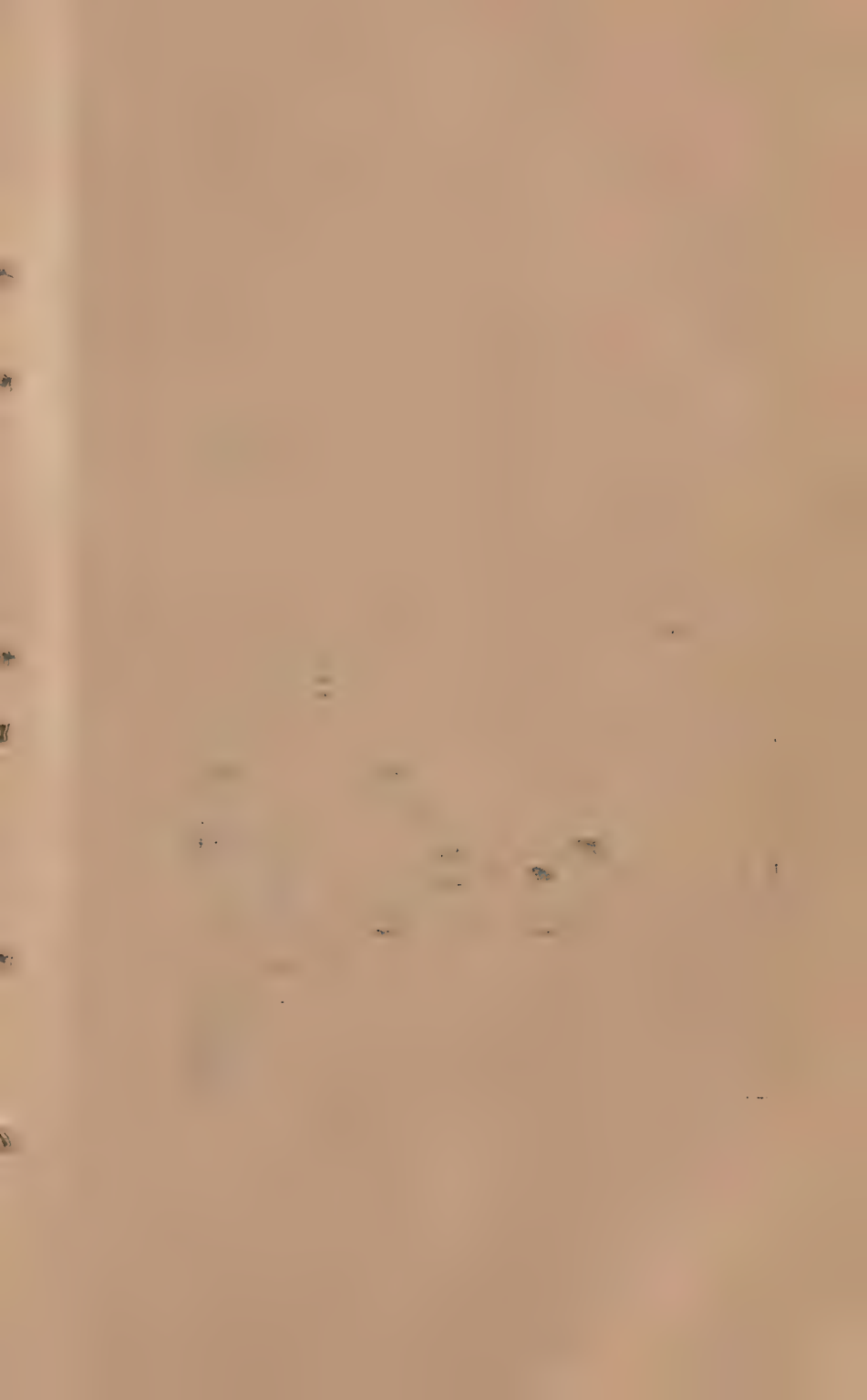
تجربات اور شہادتیں یہ بات قطعی طور پر ثابت کر دیتی ہے کہ مرکز شہوت کے قدر و قامت کے ساتھ عورت کی شہوانی جذبات کا بہت گہرا اور ناقابل انکار تعلق ہے۔

جن عورتوں میں بظہر کا قدر و قامت بہت بڑا ہوا ہوتا ہے۔ ان کے شہوانی جذبات بھی اسی تناسب سے تیز و تند ہوتے ہیں۔ ————— نصف انچ سے ایک انچہ کے قریب تک کی بظہر کی لمبائی اس کے غیر معمولی طور پر نشہ نمایاں فتنہ بیئے پر دلالت کرتی ہے۔ لیکن بعض علاقوں میں بعض عورتیں ایسی بھی دیکھی گئی ہیں جن کا بظہر حیرت انگیز حد تک بڑھ گیا ہوتا ہے۔

بلاک کی تصویر میں ملاحظہ فرمائیے۔ ————— مردانہ عضو جذباتی بظہر!

جن عورتوں میں بظہر غیر معمولی حد تک بڑھ جاتا ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انکی زندگی کا مرکزی خیال شہوت پرستی ہو جاتا ہے اور وہ ایسے قوی پیکر اور شعلہ کار مردوں ہی کی آغوش میں غوش رہ سکتی ہیں جو نہایت شدید طریقہ سے جماع کر سکتے ہوں!





شب رند کی ہوس کا ریونکے باوجود بھی ایسی عورتوں کے شہوانی جذبات فرو ہونے میں نہیں آتے! — اور وہ نت نئی شہوانی عورتوں کی تلاش میں رہتی ہیں! شامانہ ماحول میں رہتے ہوئے اگر ایسی عورتوں کے شہوانی جذبات کی تکمیل بوجہ احسن نہ ہو سکے تو وہ اس شانِ شوکت اور دولت و مارت کی زندگی پر لات مار کر ایسے مجلس بھکاریوں کے ساتھ بھاگ جانے سے گریز نہیں کرتیں جو ان کے غیر معمولی طور پر بھڑکے ہوئے جذبات کی تسکین کا سامان بہم پہنچا سکتے ہوں!

ایسی عورتوں میں عشق کا جذبہ بھی اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اس قوی پیکرِ شعلہ کا سر دھکے لٹے جھکی گرجی شوقِ انہیں غایتِ حد تک کی جسمانی لذتوں سے سرفراز کر سکتی ہو۔ وہ اپنی جان تک دیدینے سے دریغ نہیں کرتیں! — ساری دنیا ایک طرف اور ان کا وہ مرد ایک طرف! وہ دنیا کو ٹھکرا دینگی مگر اس مرد کا دامن نہ چھوڑے گی! اگر ایک مرد ایسی عورتوں کی روز افزوں شہوت پرستی کا کامل طور پر حریف ہونے کے توانائی نگاہیں دوسرے مردوں کو دعوتِ شوق دینے سے نہیں چوکتیں!

مرکزِ شہوت کا اپریشن کرائے بغیر ایسی عورتوں میں کوئی سرغندی پیدا کرنا قریب قریب ناممکن ہے!

لیکن خیال رہے کہ ایک ہمیں کار اور شہوت پرست عورت کو دیکھ کر یہ فیصلہ کر دینا ہر صورت میں صحیح نہیں ہو سکتا کہ اس کا مرکزِ شہوت لازمی طور پر عالمِ عورتوں کے مرکزِ شہوت سے ٹرا ہے!

اور نہ ہی کسی عورت کے مرکزِ شہوت کے معمولی قدر کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اسکے شہوانی جذبات میں تیزی اور تندہی نہیں ہے:

مرکزِ شہوت کا غیر معمولی طور پر بڑھا ہوا ہونا عورت کے شہوانی جذبات کی شدت پر ضرور دلالت کرتا ہے لیکن عورت کے شہوانی جذبات کا تیز و تند ہونا اس کے مرکز

شہوت کے بغیر معمولی طور پر پڑا ہونے کا لازمی طور پر نشا ہر نہیں ہے!
اور نہ اس کے برعکس عورت کے مرکز شہوت کا بغیر معمولی طور پر چھوٹا ہونا لازمی طور
پر اس کے "ٹھنڈی" ہونے کا ثبوت ہے!

مرکز شہوت کو بڑھانے کا راج

جھیل نیا سا اور جزائر کیرولن کے باشندے بجا طور پر خیال کرتے ہیں کہ عورت
کے مرکز شہوت کی طوالت عورت کے شہوانی جذبات کو تیز و تند بنانے میں ایک
بہت ہی اہم حصہ لیتی ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ایسی عورت معاشرت کے وقت
کچھ ایسی کیفیت انگیز حرکات کرتی ہے کہ مرد بھی ان کا ہانا اور بخودانہ حرکات سے
متاثر ہو کر بخود ہی کی حد تک لطف اندوز ہونے لگتا ہے۔ ان کی اس فردوس زار عشرت
میں پہنچنے کی تمنائے ان میں بہت سے عجیبے غریب طریق راج کر دے ہیں۔ جن سے
عورت کے مرکز شہوت کے قدر و قیمت میں بہت کچھ بڑھوتی پیدا کی جاسکتی ہے۔
لیکن ہندو دنیا عام طور پر ان پوشیدہ طریقوں سے ابھی تک نا آشنا ہے اور اسے
ہندو دنیا کی خوش قسمتی سمجھنا چاہئے کیونکہ سچی ہندیہ ہمیں سکھاتی ہے کہ زندگی
کا مفقود وحید ہوس کاری نہیں ہے اور عورت کے مرکز شہوت کو بڑھانے کے یہ طریقے
چونکہ انسان کی ہوس کا رانہ خواہشات کی پیداوار ہیں۔ اس لئے اچھا ہے کہ ہندو
دنیا ان سے نا آشنا ہی رہے!

بظہر کو بڑھانے کیلئے ایک تباہ کار طریقہ کا ہندو دنیا کو کچھ علم ہے جسے کئی مشہور
مغوی ماہرین صنفیات نے اپنی کتابوں میں کسی نہ کسی رنگ میں پیش کیا ہے۔ کیا ذیل
کی سطور میں اس کی تباہ کاریوں کے انشراح کرنے کیلئے اس کی طرف اک اشارہ کر دینا صنفی
علم و ادب میں ایک مفید ہدایت کا اضافہ نہ سمجھا جائیگا!

عورتوں کی خلق

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ جو عورتیں اکثر خلق کرتی ہیں وہ اپنے بطن کو چونک کر اکثر کھینچتی بھی رہتی ہیں۔ اس لئے ان کا بطن غیر معمولی طور پر نشوونما پانے لگتا ہے لیکن بطن کو غیر معمولی طور پر بڑھانے کیلئے کسی عورت کو خلق نہیں کرنی چاہئے کیونکہ خلق عورت کے حسن و جمال کے شگفتہ مژداتاب پھولوں کو تباہی دہرادی کی بادِ سموم کی نذر کردیتی ہے۔ اس سے عورت کے سبب ایسے گدرائے ہوئے خساروں کا رنگ سروسوں کے پھولوں پر زرد ہو جاتا ہے۔ مرنوی کی وجہ سے خساروں کی ٹڈیاں نکل آتی ہیں۔ آنکھیں اند کو دھنس جاتی ہیں۔ انکے گردن پر حلقے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ پر ہواٹیاں اڑنے لگتی ہیں اور جوانی خاک میں مل جاتی ہے۔

خلق عورتوں کیلئے کس قدر تباہ کار ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے مشہور ڈاکٹر ولیم جے ہابلسن ایم۔ ڈی کی ایک مریضہ کے حالات کے اس پر روشنی پڑی جن کا اردو ترجمہ میں ”سلک مرداریہ“ کے صفحہ ۴۴۳ سے یہاں بطور اقتباس پیش کئے دیتا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں :-

استشہا بالبد

مریضہ عمر ۱۷ سال ایک مغز راج کی لڑکی تھی۔ بہت لڑکی ایسی دلہر باغی اور اسکے واقعات ایسے عجیب و غریب تھے کہ انکو صرف طبی نکتہ نگاہ سے دیکھنا ہی کافی نہیں ہے۔ مجھے ۱۰ مئی کو اسکے باپنے لڑکی کے علاج کیلئے اسطے بلایا جب میں انکے باپ کو پہچانوں میں ان کی دولت مند و خوشحالی اور فراخ البالی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ مکان کے اندر جا کر مجھے فوراً ہی مریضہ کے پاس پہنچا گیا جو بستر پر بے ہوش لگتی تھی پوری تھی اور اسکے چہرہ پر ایسی غم

ما عظمہ کیواسطے کیا تو میں نے اسکے یا بچے کہہ دیا کہ جہنم کی جہان ہے اور میرا یہ خیال غلط نہیں تھا کیونکہ وہ ۶۷ مئی کو انتقال کر گئی !

کیا یہ ایک ہی واقعہ والیدین کو اپنی جان سے زیادہ عزیز بچوں کی مناسب نگرانی اور صحیح تربیت کے لئے کافی نہیں ہے ؟

اگر تم اپنے بچوں کی صورت شاندار زندگی اور سچی خوشی کی قدر کرتے ہو تو ان کی اچھی طرح نگرانی کرو گے دینی جذبات کا کچھ طور پر خیال رکھو۔ یہ جذبات ان کو قدرت کی طرف سے نہایت عمدہ اور اچھے کاموں کیواسطے تفویض ہوتے ہیں مگر انہیں ہے کہ مذکورہ بالا واقعہ کی طرح اکثر یہ نہایت بُری طرح استعمال کئے جاتے ہیں۔ (سلک مراد ارید)

پس جتنی خواہ اکتسابِ ثبات کیلئے ہو یا مرکزِ شہوت کو مزید نشوونما دینے کیلئے ہر صورت میں نہایت دقتوں اور تباہ کن نتائج و عواقب کا پیشِ حتمہ ثابت ہوتی ہے۔
علاوہ ازیں مرکزِ شہوت کو مزید نشوونما پہنچانے کا خیال بھی ایک شہوت پرست نام کی کیفیت قدم پر ہونے کے مترادف ہے !

مرکزِ شہوتِ بظہار کی طوالت اندر ہی جو ایک پاکیزہ کارِ اوصیتِ خاتون کو عشاءِ فردا یا زامی عورتوں کی صف میں لاکھڑا کرے۔ جاری ہندوئی کے نقطہ نگاہ سے کی طرح محسوس نہیں ہونے کی جائے گی۔ پھر یہ مرکزِ دل اور خیال کے باشندوں کی طرح عورت کے بطن کو معمول سے زیادہ نشوونما دینے کا خیال ہی ہمارے لئے ایک انتہائی نقصانی گراہی سے کم نہیں ہو سکتا۔

جس عورت میں قدرتی جس قدر طاقت کا مرکزِ شہوت پیدا کر دیا ہے۔ مردانہ عفتوں کی حرکتوں سے اسی میں لذت و عشرت کا ارتقا حاصل پیدا کیا جاسکتا ہے کہ عورت کو ایک لمحہ کیلئے تو دنیا و مافیہا سے غافل کرے۔ عورت صرف اس قدر ہے کہ فردِ ذرا ہو شمعند ہو اور مباشرت کے صحیح اور مؤثر طریقے سے واقف ! پس فریاد ہوس کا یوں کی خاطر بطور کو بڑھانے کیلئے کسی بھی طریقہ پر عمل پیرا ہونا ایک قسم کا صغفی گناہ ہے !

علامہ ازبجانی لذات کی تو کبھی سیری ہی نہیں ہوتی۔ اسلئے سوہوم لذتوں کے بحر
ناپید اکنار میں ہے چلے جانا ہماری زندگی کا مقصد نہیں ہونا چاہئے !

مصنوعی طریقہ سے بظ کو بربانی کے جسمانی نقصانات

جب کسی طریقہ سے بظ کو بار بار چھیڑا جاتا ہے تو اسکی حس بہت بڑھ جاتی ہے۔ جسے
کاذب کہتے ہیں جس طرح مردانہ عضو کی حس کاذب میں مبتلا نوجوان مردوں کو سرعت انزال
کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ بہی طرح اس قسم کی حس کاذب میں مبتلا عورت کو بھی سرعت
انزال کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ مباشرت کا ذرا سا خیال آتے ہی ادنیٰ نشاط میں رش
شرع ہو جاتی ہے۔ یہی حس کاذب کچھ اور ترقی کر جاتی ہے تو پھر عورت مباشرت کے بالکل ہی
نافا بل ہو جاتی ہے بار بار رنرسل ہونے رہنے سے اسکی جسمانی اور دماغی قوتیں بھی روز بروز
کمزور ہونے لگتی ہیں۔ آخر غشی کے دور سے بڑھنے لگتے ہیں وغیرہ

مرکز شہوت کی بڑھوتری اور بانجھ پن

مشاہدات شاہد ہیں کہ عورت کے بظ اور مرکز شہوت کا غیر معمولی طور پر بڑھ جانا اسے ایک
حد تک بانجھ کر دیتا ہے بعض حالتوں میں اگرچہ یہ بھی سچ ہے کہ بظ کی بڑھوتری سے عورت
میں حمل کی صلاحیت ٹوکم سے کم ہو جاتی ہے۔ لیکن بالکل ہی مفقود نہیں ہو جاتی لیکن بعض
مثالیں ایسی بھی دیکھی جا چکی ہیں جہاں بانجھ پن کی وجہ بظ کا غیر معمولی طور پر بڑھ جانا ہی تھا
مگر ہندوستان میں بانجھ پن کے سلسلہ میں اس بات کو بہت زیادہ اہمیت
نہیں دی جاتی چاہئے۔ کیونکہ ہندوستانی عورتوں کے جسم میں بظ کے غیر معمولی طور پر بڑھ
جانے کی صلاحیت بہت کم پائی جاتی ہے۔

بظر کاٹنے سے حل ٹھہر گیا

ایک مغربی ڈاکٹر منتظرانہ ہے کہ ایک عورت کا بظر غیر معمولی طور پر بڑا ہوا تھا اور اسے حل نہیں
 ٹھہر تھا۔ بیسویں علاج کئے گئے مگر سب بیسود۔ آخر ایک ڈاکٹر نے اس رت کے پوشیدہ اعضاء کا معائنہ
 کیا اور بظر کی غیر معمولی طرح تھوری کو دیکھ کر اس کے دل میں سیات کھٹک گئی کہ ہونہر باخچہ میں کا سبب
 بظر کی بڑھوتری ہے۔ چنانچہ اس نے کئی دیگر مشہور اولائن ڈاکٹر کی رائے سے انکی موجودگی میں اس
 عورت کا اپرین کر دیا۔ اختہ۔ بظر کاٹ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حل ٹھہر گیا!

اگر عورت کو حل نہ ٹھہر تاہم تو دیگر اسباب کی تحقیق کیا تاکہ تحقیق کر لینا بھی نہایت ضروری ہے
 کہ اس کا بظر غیر معمولی طور پر بڑا ہوا نہیں ہے!

معائنہ پر اگر بظر غیر معمولی طور پر بڑا ہوا یا جانے تو حل نہ ٹھہرنے کے دیگر اسباب کو رفع کرنے
 سے پہلے عورت کا اختہ ضرور کر دیا جائے۔ (بظر کٹا دیا جائے)

بظر بڑھ جانے سے عورتیں مردانہ وار ہو جاتی ہیں

میں خود تو بظراً اعتدال سے بڑھ جاتا ہے انکی انوائٹ ائل ہو جاتی ہے اس مردانہ پن
 آجاتا ہے۔ جہاں تک کہ مردانگی طرف انکو کوئی رغبت نہیں ہوتی یا کم سے کم جاتی ہے اور عورتوں سے
 محبت کا شوق روز بروز ٹھہر جاتا ہے۔ یہ صورت بسیار اذناضراک نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے
 اسلئے ایسے عورتیں ضروری ہے کہ جلد از جلد عورت کا اختہ کر دیا جائے۔ کیونکہ تجربہ سے یہ پایا گیا ہے کہ
 اختہ کر دینے سے عورت کا مردانہ پن ختم ہو جاتا ہے اور انوائٹ واپس آ جاتی ہے۔

مردانہ عضو جتنا طویل اور فریب بظر

بعض قوموں کی عورتوں میں (خصوصیت سے حبشیوں میں) بظر چھ انچ بلکہ اس سے بھی

زیادہ طوالت تک بڑھ جاتے ہیں۔

پریگٹ کے عجائب گھر میں ایک عورت کے پوشیدہ اعضاء صحیح و سالم حالت میں دکھائے ہوئے ہیں ان میں کے بظرافت و دانت ایک نوجوان مرد کے عفت و تناسل سے کسی طرح کم نہیں ہے۔
 اکی بلاک کی نقویہ شریک کرنا ہے ملاحظہ فرمائیے!

مصر، بغداد اور عرب کی عورتوں میں بھی بظرافت و دانت کی خصوصیت کم دیش پائی جاتی ہے۔
 جینیو میں رواج ہے کہ کنواری لڑکی کے بڑھے ہوئے بظرافت و دانت انہماکی کے لیے اکیانہ چھتوں کی مدد سے پیرست کر دیتے ہیں جب لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو پہلی غلوٹ کے وقت اس کا شوہر خود ان چھتوں کو کھولتا ہے۔ بظرافت اس طریقہ پر اندام نہانی کے نبوں سے پیرست کر دینا کنواریں کی حفا^طت سمجھا جاتا ہے بعض دوسری جگہ آگے بیان ہوا شادی سے پہلے بظرافت کا شہیہ دیا جاتا ہے!

عورتوں کی عورتوں کیساتھ مواصلت

حط بعض مرد لڑکوں کیساتھ نہ کال کر نیسے باز نہیں آتے اس بطور بعض عورتیں بھی لڑکوں کیساتھ لطف اندوز ہو نیسے نہیں چکتیں۔ جن عورتوں کے بظرافت و دانت طرز پر بڑھے ہوئے ہوتے ہیں انہیں یہ شوق خصوصیت سے پھیلتا ہے۔ ملاحظہ ہو طلبہ بالانصار صفر ۱۳۱۰
 ”پیشنی سے جن عورتوں کا بظرافت و دانت طرز پر لیا جاتا ہے وہ مردوں کی طرح عورتوں کیساتھ جماع کر کے اور زن دوست کہلاتی ہیں۔ مردوں کی صحبت سے انہیں نفرت ہو کر آتی ہے اور ان سے جماع کرنا وہ ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتیں۔“

مصر کا ایک مشہور فکرم کے محتاج ثابت کیا جا چکا ہے کہ اس میں مردانہ صفات پائی جاتی تھیں وہ اپنے حسی جمال کو مردانہ لباس میں جلوہ افروز کرتی تھیں اور بہرہ بردار عورتیں جو چھین لگا کر مردوں کی طرح عورتوں کیساتھ مباشرت کرتی تھیں!

اس بطور کہا جاتا ہے کہ کم سے کم ڈیڑھ جن مردوں سے نہایت واپار و عشق کرتے تھے

باد و دروں کی شہر و معروف مگر لیتراش عرعر میں وہابی عورتوں کے عشق میں یوں ہی
 شہر میں وہابی عورتوں کی شہر و معروف مگر لیتراش عرعر میں وہابی عورتوں کے عشق میں یوں ہی
 انکشاف کیا۔ جب شہر و معروف مگر لیتراش عرعر میں وہابی عورتوں کے عشق میں یوں ہی
 یہ سکر کی جہان نام کس ڈی میں تھا۔ دراصل ایک عورت تو ایسے اپنے شباب کے ابتدائی
 ایام ہی میں اپنی جنسیت کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ اور عواذ الیاس میں یہ تن کو کہہ دینی ضروری ہے۔
 رازت اختیار کر لی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس مست شباب و فتنہ نے ایک اور مست شباب اختیار
 شادی کر لی اور وہ حال تک غفلت کی رنگین ساحلوں میں اس کے حسن بہار میں کی جا رہی تھی
 ہی مگر اس انوکھے شوہر کا رواج چونکہ عروج و زوال و ترقی و تہوہ تھا اس لیے ہم صاحب زندگی
 کے جھگڑوں سے رنگ آ کر طلاق کی دعا مست دیدی جو منظور ہو گئی اور مایاں بیوی میں بھی
 آ رہی گئی۔ چند سال بعد جب اس شوہر کے کہہ دینی سفارت خانہ میں جنسیت چھین سکر کی منتقل
 ہو کر آئی "تو یہاں اس نے ایک لبریکن دوسرو کو اپنے عقد میں لے لیا اور اس کے گلتا جن جن
 کی خوشہ چینی شروع کر دی۔ مہاں "بیوی اس میں بہت جلد خیر و شر ہو گئے زندگی بھلا اطمینان
 سے گزرنے لگی۔ ہر روز روز عید تھا اور ہر شب اشب برات لیکن فلک کس کج قرار نہ جو کر دے
 بلکہ تو مایاں کو بوجھل نے آ رہا۔ تجھیر و تکفین کی رات بجز تانگہ اٹھان ہوا کہ روٹی تان
 کا چھین سکر کی مرد نہیں تھا ایک عورت کے اس کے پوشیدہ اعضا میں مضبوطی مردانہ عضو
 ناسل اس خوبی اور صفائی سے تھا ہوا تھا کہ اگر اس کے جسم کے دیگر اعضاء اس کی
 سنوہیت کی غمازی نہ کرتے تو پوشیدہ اعضاء کو دیکھ کر کوئی شخص اس کے عورت ہونے پر شبہ نہ کرتا
 اسی قسم کے بیسیوں شہر و معروف مگر لیتراش عرعر میں وہابی عورتوں کے عشق میں یوں ہی
 ستا ہوں جو سے بالکسی شک و شبہ کے حقیقت روز روشن کا عمل آئے اور ہو جاتی ہے۔
 کہ ایسی بہت سی مست شباب عورتیں گہ چلی ہیں جن کو مردوں سے مباشرت کرنے میں کوئی

لطافت میسر نہیں آتا تھا۔ اور جو اپنی ہی جنس کے گلت ان جن کی زنگین کلیوں کی خوشبو میں
میں اپنی جوانی اور زنگینی کا حقیقی عیش و عشرت پاتی تھیں۔

جیسا کہ تذکرہ بالا واقعہ سے صاف ظاہر ہے نکلیں صاحبہ کو مردوں کی بجائے عورتوں
سے عشق تھا اور ان سے اپنے جوانی جذبات کی تسکین وہ ایک مصنوعی مردانہ عضو تناسل کے
ذریعے کرتی تھی جو کسی نہایت ہی ہوشیار سرخو تے اسکے پوشیدہ حصہ میں لگا دیا تھا۔

اب ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں جس سے مجھے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ اپنی سمجھنے کی
دلدادہ عورتیں غیر معمولی طور پر بڑھے ہوئے بغیر سے بھی مردانہ عضو تناسل کا کام لے سکتی ہیں

ایک گورنر کی بیوی کی زن دوستی

روم کے ایک صوبہ کے گورنر کی بیوی خاوند کی دلدار ہیں اور پرتالیوں کے باوجود اسکی
ظرف دل سے متوجہ نہ ہوتی تھی۔ گورنر کو اس پر بہت رنج تھا تھا۔ وہ ہر چند بیوی سے عشق
محبت کا اظہار کرتا۔ اس کے جذبات و حیات کا حد درجہ احترام کرتا۔ اسکی ہر خواہش کو
احکام مساوی کی مٹی تخت دیتا تھا اس کے باوجود بھی سنگدل بیوی کا دل کی طرح نہ پہنچتا
تھا۔ ایک دن گورنر کسی ضرورت کے دھار سے قبل از وقت اٹھ آیا۔ گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ بیوی
اپنے مردانہ عضو تناسل کے بغیر کو اتھائی جوش و خروش میں لائے ہوئے اپنی ایک نئی سے سرگرم
اختلاط ہے۔ یہ شرمناک نظارہ دیکھ کر گورنر سے ضبط نہ ہو سکا۔ اس نے آگے بڑھ کر کسی نیز
اذار سے بیوی کا بغیر کاٹ کر پھینک دیا۔ بیوی کچھ دن تک صاحب زراش رہی۔ جب
تندرست ہوئی تو معلوم ہوا کہ اسکے مردانہ جذبات جو بغیر ہی کی پیدوار تھے۔ بغیر کیساتھ
ہی خاکے خون میں ٹرپ کر سر دھو چکے ہیں اس کے بعد بھڑے ہی عرصہ میں اس کا مینہ
سنوانی جذبات کا گہوارہ بن گیا اور اب اپنے شوہر کی دلدار ہیں اور پرستاریوں کا خوب
گرمیوشیوں سے استقبال کرتے لگی۔

فرانس کی ایک دلنشین عورت کی زندگی

یورپ میں فرانس کا شہر ہے اپنی عظیم شان و عمارت کی شان و شوکت اور جن انسانی کے
 ویشال بلبل کی بدولت عربوں اور اسیان کے لوگوں کو بہت سی جگہ پر شہر میں خوشی کے رنگیں ہنگاموں
 کی وجہ سے پورے دنیا پر اپنی نظر میں رکھتا۔ چند ہی سال پہلے وہ لوگوں میں ایک دلنشین
 سینہ اپنی طرز پر ہی کی وجہ سے عالمگیر یا کم از کم یہیں غیر شہرت کی زندگی میں رہتی
 تھی اس کا قاعدہ تھا کہ اپنی فائز میں وہ جیسی وہ فیروزہ کے حق سے آزاد تھی۔ شریک
 قدر چلتے اور وہ ہوشیاریوں سے مردوں کی طرح مباشرت کرتی تھیں اور وہ بالکل ہوشیار
 لڑکیوں کی پیریں ایسے شہر میں کیا کی ہے۔ پھر وہ دلنشین کیلئے اور وہ زمین پر شاید ہیں
 بھی اس نعمت کی کمی نہیں تاہم اگر کسی دن کوئی اور چیز میں اس کی توجہ شادی شدہ ہی تو
 ہی سے اپنی آتش شوق فرو کر لیتی۔ عورتوں سے ہر رنگین مخلوق کے حالات و معاملات کے
 لئے تو معلوم ہوا کہ ہر کا بظاہر اپنی ہی طوائف اور فریبی تھا ہے جتنا کہ ایک پوچھا ہوا مرد کا
 عضو ناسل۔ اور جو شہر شوق کے وقت میں اس مرد کا عنوان یہی ہوتا تھا وہ شوق و شہریار
 تنہی پیدا ہوتی ہے جس کی بدولت وہ میں گھری لڑکیوں سے بالکل مردوں کی طرح مباشرت
 کرتی ہے۔ ایک ناس کی حرکات جماعی کا سلسلہ مردوں کی نسبت سے زیادہ زیادہ زیادہ ہے
 تب آپس و اگر اس کی آتش شوق نہ ہوتی ہے!

زن پرست عورت کی اصلاح

غیر فطری جماعی طریقوں کی جو مثالیں گذشتہ سطور میں پیش کی گئی ہیں وہ عورت کے پوشیدہ
 اعضاء کی ساخت سے غیر فطری ہیں اور ان کے نتائج میں بھاری بھاری نقصان نظر آتا ہے
 ان عورتوں کو ان کے فطری طریقہ جماعی کے مطابق اصلاح کی ضرورت ہے۔

کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ بنے۔ کیونکہ جو ایسے ایک طبی حقیقت کے طور پر جانتے ہیں کہ عورت کے پوشیدہ اعضاء کی مناسبت کا تبدیل ہونا سے عورت کی ذہنیت ہی ہوں گا۔ ہر عورت کی زندگی کی دلدل ہو جاتی ہے۔

روم کے ایک صوبہ کے گورنر کی بیوی کی مثال سے یہ حقیقت بھی بہ نقاب ہو جاتی ہے کہ عورت کے پوشیدہ اعضاء کی غیر معمولی تبدیلی کا اگر سبب کیے دیا جائے تو عورت کی ذہنیت میں جبروتانگ انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے سینے میں مردانہ دل کی بجائے لڑائی جذبات سے لبریز دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ شاید اس حقیقت کے پیش نظر بعض ملکوں میں مردوں کو صراحہ عورتوں کا ختنہ کر دیا گیا رہا ہے جس سے عورت کے ذہن چست و ذہینت کی یقیناً اصلاح ہو جاتی ہے۔

عورت کے پوشیدہ اعضاء کا ختنہ

بعض ملکوں میں جہاں عورتوں کے بغیر عام طور پر بڑے ہوئے ہیں (مثلاً افریقہ کے بعض علاقوں میں) عورتوں کا ختنہ کی رسم جاری ہے۔ ایسے ختنہ کی عورتوں کے بغیر خصوصیت سے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں شادی سے پیشتر اکثر کاٹ دیا جاتا ہے۔ عجب اب۔ بغداد اور مصر میں بھی عورتوں کے بغیر کاٹنے کا رواج جاری ہے یہ گویا امام شافعی کے احکام فقہیہ کے مطابق عورتوں کا ختنہ ہے۔ بغیر کی غیر معمولی طوالت اور فرم ہی کے عظیم الشان نقصانات کو دیکھتے ہوئے کہنا چاہئے کہ جن ملکوں میں عورتوں کے بغیر ختنہ جاتے ہیں۔ ان میں عورتوں کے ختنہ کا رواج ایک قابل تعریف رواج ہے۔ جو عورت کو شہرت پرستی، باکجین اور لذت و ہستی سے بچاتا ہے۔

عورت کی تسخیر کے لئے زیادہ کاٹنا جلانا اور کئی نہیں کہ اب عورت کی عزت کے پوشیدہ نریں اسرار سے ذہنیت کو لکھ کر جو کچھ ترمیم کی جا رہی ہے اس کا یہ نہیں بلکہ ایک تبدیلی اور تعیناتی کا کام ہے۔

بچہ

حاملہ کے خیالات کا اثر

شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ حمل کے آخری دنوں میں عورت جن باتوں میں گھسپی
یعنی جتنی بچہ بھی اکثر ان میں گھسپی لیتا تھا۔ ان دنوں عورت اپنی خوش فرائی کیلئے شہر
مغنی کو بچہ بھی خوش فرائی اور شگفتہ جیسے پیدا ہوا۔

(عروسی نو)

ہمارے خیالات اور ذہنی تصورات کا اثر ہمارے جسم پر بھی ہوتا ہے۔ اگر ماں کے خیالات
یا کیزہ ہو گئے تو اس کے جسم پر بھی ان خیالات کا اثر ہو گا۔ پھر مادہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
پیدائش کے بعد ماں دیکھنے کی ذہنی حالت میں اگر تھکن ہوتی ہے مثال کے طور پر اگر ماں کے
نظام عصبی کو کوئی صدمہ پہنچے یا چاکسٹو جائے تو بچہ پر بھی اثر ہو گا۔ دودھ پلانے سے یا تو
بچہ کی طبیعت گھڑ جائیگی یا بد ہو جائیگی۔ ثابت ہوا کہ ذہن کا اثر جسم کو تاثر کرنا ہے جسم کے
ذہنیہ فعل پر بھی اثر ہوتا ہے اور دودھ میں ذہنیہ اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ اب خیال کرنا
چاہئے کہ جب پیدائش کے بعد بچہ پیاں کی ذہنی حالت کا ایسا اثر ہوتا ہے تو عیب بچہ
ماں کے پیٹ میں ہوتا ہو گا تو اس کی اثر پذیری کی کیا حالت ہو گی؟

(عروسی نو)

بچہ پر عالمہ کے خیالات کا اثر

(انکم بنامہ جیمز کاکس صاحب رتیری کیمبری گیٹ لاہور)

انسان کے خیالات جس عضو کی طرف برابر متوجہ رہیں اس میں دوران خون زیادہ ہو کر اس کا تقدیر پڑھ جائے۔ چنانچہ ماں کو جب بچہ سے محبت ہوتی ہے تو محبت کے اثر سے اسکے پستانوں کی طرف خون زیادہ مقدار میں رجوع کرتا ہے۔ مرد پر جب شہوت غالب ہوتی ہے تو خون اسکے خصیتیں کی طرف زیادہ دڑتا ہے۔ جب کوئی لذیذ غذا نظر آئے یا اس کی بو پہنچے تو خون غدد لعاسیہ کی طرف رجوع ہو کر منہ کو زیادہ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کو بے خیال آئیٹکا۔ طبیعت کا اثر اسی طرف متوجہ ہو گا۔ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ نازک ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ مردوں کی نسبت عورتوں پر خیالات کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اور پھر عالمہ عورت جس کے خون کا رجوع قند یا شکر کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے دل پر تو جس بھی خیال کا گہرا اثر ہو گا جن میں اس سے ضرر متاثر ہو گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ عادی عورت اپنے خیالات کی طاقت سے جیسے بچے اس کا جی چاہے پیدا کر سکتی ہے۔

ہر شخص خواہ وہ کسی مذہب کی ملت سے تعلق رکھتا ہو کسی قوم کا ہو۔ خواہ صورت ہو یا بد صورت۔ نابینا ہو یا بینا۔ امیر ہو یا غریب۔ ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ خدایا! مجھے نیک اور خوبصورت اولاد عطا کر !

خوبصورتی کیا ہے؟ ہر ایک حصہ بدن کا مناسب اور موزوں ہونا جس سے حسین اور خوبصورت بچے پیدا کریں۔ راز یہ ہے کچھ پیچیدہ نہیں۔ عالمہ کے خیالات ہی کا اثر بچہ کی صحت و خوبصورتی۔ نیکے یہ ہونے کا ذمہ دار ہے لہذا اگر تمہارا

نیک شخص اور اولیٰ خواہش ہو تو ہم کی ماں کو دورانِ جنس میں خصوصاً جبکہ حیض
 والے ایام گزریں تو ماں کے تھیں ماحول - ذاتی رجحان کو ایسا ہونا چاہئے جیسا کہ
 والدین بچہ کے اندر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اگر یہ خواہش ہے کہ آئندہ پیدا ہوئے
 والے بچہ زیادہ عقل مند اور ہوشیار ہو تو حاملہ کو چاہئے کہ وہ ایسی کتابیں جن میں عقل و دانش
 اخلاق و آداب کے مضامین صریح ہوں غور سے مطالعہ کرتی رہے اگر خود پڑھنا نہ
 جانتی ہو تو دوسروں سے پڑھ کر سیکھ کرے۔ بیس طرح اگر حاملہ کی خواہش ہے کہ
 آئندہ بچہ جو پیدا ہو وہ بہادر اور دلیر ہو تو ایسے قصے کہانیاں پڑھے یا سنے
 جس میں بہادروں کے تذکرے ہوں اور اپنے دل میں ان کی بہادری، ہمت،
 استقلال، شہت، ذہانت و غیرہ وغیرہ حالات پر سوچ بچار کرے۔ ان خیالات
 کے بعد جو بچہ پیدا ہو گا وہ کم و بیش ضرور ان اوصاف سے مستف ہو گا۔
 بیس طرح حاملہ عورت جو مشغلہ رکھتی ہو اور جس قسم کے خیالات و تفکرات و
 سجاویر اپنے دل و دماغ میں رکھتی ہو ان خیالات کا اثر بچہ پر برابر پڑتا ہے مثلاً حاملہ
 سیکھ اور تقریر کی عادت ڈالے تو بچہ ایک زبردست لیکچرار کے اوصاف لئے ہوئے
 پیدا ہو گا۔ یعنی وہ جوانی میں کتب و تعلیم پڑھ کر تقریر کرنے والا زبردست لیکچرار ثابت ہو گا۔
 بیس طرح اگر حاملہ تصاویر یا نقش و نگار اور پل پوٹے بنا یا کرے یا بنظر عین دیکھا کرے
 تو اس کا بچہ ضرور ایک نامی گرامی مصور و نقاش ہو گا۔

غرض بیس طرح صحت پانے یا ماحول میں جن علوم و فنون کا مشغلہ رکھے یا دماغ میں
 خیالات و تفکرات رکھے ایسی اوصاف و خیالات کو لئے ہوئے بچہ پیدا ہوتا ہے۔
 آخر ایک چنانچہ کے شکم سے جو مختلف اوقات میں مختلف طبیعتوں کے بچے پیدا ہوتے
 دیکھنے میں آتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی اصل کے دوران میں والدہ کے خیالات کا
 اثر۔ اس موقع پر اتنا عرض کر دینا اور بھی ضروری ہے کہ حاملہ کو چاہئے کہ بد صورت لوگوں

سے جنکے دیکھنے سے طبیعت کو نفرت پیدا ہو رہی تھی۔ ہرگز بات چیت یا ملنے جلنے کا تعلق نہ رکھتے بلکہ حسین جو بیل عورتوں کی صحبت میں رہے اور اپنے مکانات میں خوبصورت نقادیں آویزاں کرتے تاکہ ان کے آپس سے اولاد خوبصورت پیدا ہو۔

ان خیالات کو ناظرین کے گوش گزار کرانے کیلئے ہم چند واقعات قلمبند کرتے ہیں جن سے مضمون کے عنوان کی پوری پوری تصدیق ہو جائیگی۔

یہ ہمارا اپنا چندیدہ واقعہ ہے کہ امرتسر ہمارے مکان کے عقب میں شہنشاہی خانہ ہسپتال میں ایک ایسی مسلمان مریضہ لائی گئی جسکو بچہ پیدا ہوتا تھا یہ مریضہ جالندھر سے لائی گئی تھی۔ لیڈی ڈاکٹروں نے ہر چند کوشش کی کہ بچہ پیدا ہو جائے مگر ناکامی ہوئی آخر اس کا آپریشن کیا گیا۔ بچہ کو دیکھ کر جی رانی کی کوئی حد نہ رہی کہ وہ انسانی بچہ نہ تھا۔ بلکہ بندر کی شکل کا تھا۔ جس کے زمرے میں موجود تھی۔ چنانچہ عورت تو اسکے خوف ہی سے مر گئی اسکے بعد وہ بندر بنا بچہ بھی مر گیا تحقیق پر معلوم ہوا کہ اس عورت کو سٹے بازی کا بہت شوق تھا۔ ہر چند قسمت آزمائی کی تھی مگر سٹے نہ نکلتا تھا۔ آخر جستجو کے بعد ایک فقیر لا اس نے ایک عمل بتایا کہ ہنومان کے بستر کے سامنے بیٹھ کر اس عمل کو پڑھا کر۔ نہتیں خواب میں ہنومان جی ہمارا ج سٹے کا حرف بتا دیا کریگے۔ وہ عورت تھی حاملہ اور مسلمان۔ اس کے لئے ہنومان کا بت ایک اجنبی چیز تھی۔ چنانچہ وہ ہر روز ہنومان کے بستر کے سامنے کچھ پڑھا کرتی اور رات کو وہی خیال دلیں لیکر سوتی کہ شاید آج ہنومان جی ہمارا ج کوئی حرف بتا جائیں۔ خیر حرف تو غنے سے رہا اس کی بجائے ہنومان جی ہمارا ج اس کے دلیں ایسا گھر کر گئے کہ عورت کے محل سے جو بچہ پیدا ہوا وہ ہنومان کی شکل و صورت کا تھا۔

آپنے تاریخ میں پڑھا ہوگا کہ شہنشاہ اکبر کی والدہ جن دنوں حاملہ تھی ایک روز بیٹھی ہوئی اپنے پاؤں کو سوئی سے ٹکڑو دہری تھی اتنے میں ہمالیوں حرم سرا میں آیا

اور سکر اگر بیگم سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو۔ بیگم نے جواب دیا کہ پاؤں میں گو دکا
 نشان بناتی ہوں، اور میری دلی خواہش ہے کہ میرے بچے کے پاؤں میں بھی یہ نشان
 ہو۔ چنانچہ جب اکبر پیدا ہوا تو دیکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ یہی نشان اکبر بادشاہ
 کے پاؤں میں موجود تھا۔

خیلضہ لدون الرشید کے زمانہ میں شہر بصرہ کی ایک حاملہ عورت ایک دفعہ ایک ٹکڑے
 سے ڈر گئی۔ چنانچہ اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کے تمام اوصاف و اطوار ملک
 اس کی آواز بھی ملے سے مشابہت رکھتی تھی۔

ملک فرانس کے ایک شہر میں ایک دفعہ ایک شخص ایک لڑکی عوام الناس کو کھلانے
 کے لئے لایا جو بیکے بیکے اس کے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں رکھتی تھی۔ ایک عورت کو جو
 تقریباً دو ماہ سے حاملہ تھی اس عجیب الخلقیت لڑکی کے دیکھنے سے شوق پیدا ہوا۔ اس
 نے جا کر لڑکی کو دیکھا اور عرصہ تک حیران رہ کر رہی۔ جب گھر گئی تو اس لڑکی کی صورت
 اس کے دل پر ایسا گہرا اثر کر گئی کہ کسی وقت بھی اس کے دل سے فراموش نہ ہوتی تھی
 بلکہ بعض دفعہ تو خواب میں بھی وہی شکل دکھائی دیتی تھی۔ ان خیالات سے اس کے
 دل میں یہ فکر پیدا ہو گیا کہ کہیں مجھ بھی ایسا ہی عجیب الخلقیت بچہ پیدا نہ ہو جائے۔
 آخر وہی بات ہوئی جس کا کھٹکنا تھا۔ وہاں کے بعد ایک ایسی ہی لڑکی پیدا ہوئی جس کا
 ایک ہاتھ اور ایک پاؤں تھا۔

کہتے ہیں کہ اریک کے شہر یسٹن میں ایک عورت کو تین ماہ کا گل تھلا ایک دن وہ
 ایک بچہ کا بچہ دیکھ کر نہایت خوفزدہ ہو گئی اور اس کا نہایت دردناک انجام یہ ہوا کہ ایام
 حمل کے بعد جو بچہ پیدا ہوا وہ پاگل تھا۔ چودہ سال کی عمر تک زندہ رہا۔ وہ اکثر اپنے
 جنون میں بچھڑکی سی حرکتیں کیا کرتا تھا۔ حالانکہ اس عورت کے گیارہ بچے اور بھی تھے
 جو بالکل تندرست اور صحیح القہم تھے۔

ڈاکٹر ٹولی کو اپنی موجودہ صورتی طریق علاج اپنی کتاب میں سامنے آتے ہیں۔
 میں لکھتے ہیں: ایک عورت جو قدرتا چھوٹی ہے۔ مگر تنہا تھی اور اس سے از حد خوف
 کھاتی تھی۔ دورانِ حمل میں ایک مرتبہ اس کے شکمے پاؤں پر ایک چوڑا دوڑ گیا۔
 اتفاق سے یہ دس دن تھے جن میں قبلِ حمل جینے لگا تھا۔ چوڑا دوڑنے کا خوف
 اس کے دل سے دور نہ ہو سکا بلکہ خوابیں بھی اس کو اسی کا خیال رہتا تھا۔ چند ماہ
 بعد اس کے بچہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے پاؤں پر ایک کھٹک چھو رہے کی شکل ہوئی
 تھی اور اس پر ایک خاص قسم کے بھورے بال جیسے چھو رہے کے سے موجود تھے۔
 لیکن یہ مقام ہمیشہ بدلنے کے بالکل چھوڑا تھا۔

ایک عورت چھٹی بار حاملہ تھی۔ خود اس عورت کے بیز اس کے شوہر اور بچوں
 کے بال بیاہ تھے۔ موجودہ ایامِ حمل میں ایک لڑکی جس نے اس کو بہت چھوٹی اور محبت
 تھی روزانہ اس کے ساتھ رہتی تھی۔ اتفاقاً اس لڑکی کے بال بہت تھے۔ سرخ چمکیلا
 ہلنے والے اور ٹھونڈے والے تھے اس قسم کے بال بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہ
 عورت اس لڑکی کو بڑی شفقت سے غریب کہتی تھی۔ اور اس کی دلی آرزو تھی کہ اس کے
 بچہ کے بھی بال ایسے ہوں پانچ مہینے کے بعد اس کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کی
 شکل و صورت تو اپنے والدین سے ملتی تھی مگر بال بال بال لڑکی مذکورہ کی شکل
 کے تھے۔

ایک ٹیڈی جبکہ حقیر سے عرصہ کا حمل تھا میرے اپنے کتے کے گاڑی میں جا رہی تھی
 گا کسی گڈنے والی شے کا گردہ ہو کر گاڑی سے دھنسا لیا کورا اندر کھینچی کی وجہ سے
 ایسا کہ گاڑی کا پیہ اسکے سر پر سے گزر گیا اس وقت سے اس ٹیڈی کو ایسا مزہ
 پہنچا کہ وہ کتے کے کچلے ہوئے سر کے نظارہ کو فراوانی دے کر سکی چھانک کے بعد اس کے
 بچہ پیدا ہوا تو وہ مردہ تھا اور اس بچہ کا سر علیٰ ہونے کی شکل کھنکا۔

ایک عورت کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کا دہن اس کے ایک کان سے دوسرے کان تک کھلا ہوا تھا۔ پیدا ہونے کے فوراً بعد وہ بچہ مر گیا۔ اس عجیب ساخت اور نیاوٹ کا سبب تھا کہ ایام حمل میں اس عورت نے ایک نقال کے مصنوعی چہرہ کو دیکھا جس کا دہن ایک کان سے دوسرے کان تک کھلا ہوا تھا۔ اس عجیب غریب پتھر کو دیکھ کر وہ عورت بہت خوف زدہ ہو گئی اور ایسی دہشت اس پر طاری ہوئی کہ وہ کئی رات تک نہ سو سکی۔ اور یہ بات خاص ان دنوں پیش آئی۔ جن دنوں اس کو حیف آیا کرتے تھے۔

فرانس کے ایک مغز خاندان کی عورت کا ذکر کرتے ہیں کہ اس کے ہاں ایک سیاہ فام لڑکا پیدا ہوا جو شکل و صورت میں بالکل حبشی غلاموں سے مشابہ تھا۔ خاندان کے دل میں اپنی بیوی کی طرف سے بدظنی پیدا ہو گئی۔ باہم تکرار و محبت ہو کر عدالت تک نوبت پہنچی۔ عدالت نے اصل واقعہ کی تحقیق کیلئے ڈاکٹروں کا کمیشن مقرر کیا۔ چنانچہ اس تحقیقات سے یہ ثابت ہوا کہ وہ عورت محض بے مقور تھی۔ اس عورت کی نشاندہ گاہ کے سامنے ایک حبشی کی تصویر تھی اور چونکہ وہ عین سامنے تھی اس سبب سے اس عورت کی نظر ہمیشہ اس پر پڑا کرتی تھی۔ اس لئے بچہ جو پیدا ہوا اس تصویر سے مشابہ نکلا۔

شاہ روم کا ایک حبشی ذریعہ اس بات کا خواہاں ہوا کہ اس کے ہاں ایک حسین و جمیل لڑکا پیدا ہو۔ اس غرض کے لئے اس نے ایک حکیم صاحب سے جو اس زمانہ کا طبیب کامل تھا مشورہ کیا۔ حکیم صاحب نے ہدایت فرمائی کہ تین خوبصورت تصویریں بنائی جائیں اور بسترہ عروسی کے تین طرف لگائی جائیں اور بوقت مقاربت نیز ایام حمل میں وہ ان کی طرف دیکھے اور ان کی خوبصورتی سے خطا غلطی سے ذرا نہ مڑ کر دیکھنے اس نصیحت پر عمل کیا۔ چنانچہ اس وجہ سے اس کو یہ منظور ذریعہ کے ہاں ایک نہایت حسین و

جسٹیل بچہ پیدا ہوا۔

ایک عورت کو خنک کے دونوں میں اپنے خاوند کیساتھ شریک حال ہونے کا اتفاق ہوا۔ میدان کارزار وہیں کا تھا۔ قتال و جدال وہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتی۔

ادمان دہشتناک مناظر کا نقشہ چلتے پھرتے سوتے جاگتے اس کے پیش نظر رہتے لگا اتفاقاً ان دنوں وہ حاملہ تھی۔ چنانچہ اس کے ہاں جو لڑکا پیدا ہوا وہ بچپن ہی سے فنون سپاہگری کا عاشق زار نکلا اور بڑا ہو کر ایسا شجاع۔ دلیر و خوشخوار بادشاہ ہوا جس نے یورپ کی آزادی کو سخت خطرہ میں ڈال دیا۔ جانتے ہیں اس کا نام کیا تھا وہی پوٹین بونا پارٹ تھا جس کا تذکرہ ہم ہر روز تواریخ میں پڑھتے ہیں۔

یورپ کی ایک غریب ترین عورت جس کی گہراں چھینٹ دار کپڑے کے تار و پود درست کرتے اور کپڑے پرتاروں کو مزین کرنے پر تھی۔ وہ رات دن دنوں کے شمار کرنے ادمان کی ترتیب دینے میں مشغول رہا کرتی تھی۔ اسی اٹنا میں اسکے حمل ہوا۔ مدت مقررہ کے بعد اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو یورپ میں علم حساب میں شہرہ آفاق اور نامی گرامی مصنف گذرا ہے۔

ہندوستان خصوصاً پنجاب میں شادی کے موقع پر دلہن کو ایک قسم کا زیور پہنایا جاتا تھا جس کو آرسی کہنا م سے پکارا جاتا تھا۔ آج کل بھی بعض گاؤں میں اسکا رواج ہے۔ یہ آرسی دائیں ہاتھ کے انگلی میں پہنی جاتی ہے۔ اس میں ایک آئینہ لگا ہوتا ہے جس میں دلہن اپنا چہرہ دیکھ سکتی ہے۔ آج کل اسکا استعمال شہروں میں تقریباً منقود ہو چکا ہے۔ مگر بزرگوں نے اسی نظریہ کے پیش نظر اسکو مداح دیا تھا۔ تاکہ شب عروسی اور اس کے بعد عورت اپنے چہرہ کو دیکھا کرے تاکہ جو بچہ پیدا ہو وہ اپنی ماں کی شکل و شبہا بہت پیورہے اور اس طرح نسلی شکل و شبہا بہت قائم رہے۔

اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہم لکھ سکتے ہیں۔ ان واقعات سے ناظرین بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ بچوں کی مختلف خصلتوں اور مراحل کا انحصار اکثر ان حالتوں اور کیفیتوں پر ہوا کرتا ہے۔ جو ان کی ماؤں کو ان کے زمانہ حمل کے ایام میں رہی ہوں عورت اگر عقلمند ہو اور تدابیر مذکورہ سے سبق حاصل کرے۔ تو اپنے منشاء کی مطابق نہ صرف خوبصورت اور حسین بچے پیدا کر سکتی ہے۔ بلکہ لائق بہادر اور دیگر صفات حسنہ سے موصوف بچے پیدا کرنا بھی اس کے اختیار میں ہو سکتا ہے۔

ملاحظہ

جہاں تک بچہ کی شکل و صورت کا تعلق ہے میں اسے تسلیم کرتا ہوں کہ مادہ کے خیالات اسے بچہ متاثر کرتے ہیں۔ لیکن بچہ کی منویت میرے خیال میں مادہ کے خیالات سے متاثر نہیں ہوتی۔ فیروز ایک الگ بحث ہے۔ سردست بچہ کی شکل و صورت کے مادہ کے خیالات سے متاثر ہونے کی تائید میں دتین مثالیں اور بھی لیجئے۔ جو حضرات اختراعی شیرانی نے کسی پرچہ میں پیش کی تھیں۔ اور جو درج ذیل ہیں:-

ایڈیٹر

عجائبِ راشت

رہنچی اکثر بوڑیا لوسکی نے ایک سال میں ۱۱ باپ کی وراثت پر ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس نے ان علاقوں اور نشانوں سے بحث کی ہے جو اولاد کو وراثت میں ملتی ہیں یا اس کا بیان ہے کہ کثیر تجربے اور مشاہدات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ ماں اپنے بچہ کو صرف مہینہ علامت ہی میں ورتہ نہیں دیتی بلکہ حمل کے دوران میں جو اثرات اور انفعالات اسطوری ہوتے ہیں وہ بھی اولاد کو درٹے میں مل جاتے ہیں۔ اس مضمون میں ڈاکٹر مذکور نے واقعات بھی بیان کئے ہیں جن کا اس نے مجسم خود مطالعہ کیا ہے ان واقعات کا دہرا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ وہ لکھتا ہے :-

ایک طرہ عورت شام کو بوقت اپنے والدین سے ملنے کیلئے ماسک کے ایک میدان گزرتی تھی۔ اٹھائے راہ میں ایک بٹے سے سفید کتے نے اس کے شانہ چڑھت کی اور اپنی لمبی زبان سے اس کے دیش خا کو چٹا۔ عورت کا پنے لگی اور اس ناگہانی حادثہ کی دہشت سے گر پڑی اسی حالت میں اس نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ لیا جہاں کتے نے چٹا تھا۔ کتا کندھے سے اتر کر بھاگ گیا۔ اور عورت اپنے ہوش و حواس بحال کر کے اپنے راستہ پر ہولی۔ اس وقت عورت کو آٹھ ماہ کا حمل تھا۔ ایک ہ گزرنے پر ایک لڑکا پیدا ہوا جس کے دائیں رخسار پر ایک سیاہ داغ تھا جو چھوٹے چھوٹے بالوں سے چھپا ہوا تھا۔ یہ بال رفتہ رفتہ بڑھتے گئے پہا شک کہ اگر ایک اسٹل کے برابر ہو گئے۔ بچہ جوان ہو گیا مگر بالوں سے ڈھکا ہوا یہ سیاہ داغ نہ مٹا۔ اس نے بال منوڈ نے فری ع کر دئے مگر سیاہ داغ بالوں کو منوڈ مٹا گیا ویسے ویسے بال بڑھتے گئے۔

ڈاکٹر نے اپنا دوسرا مشاہدہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ "ایک کسان عورت گرمی کے موسم میں اپنے مکان کے سایہ میں سو رہی تھی۔ اچانک اس کی نیند اچٹ گئی اور وہ مارے اور دہشت کے کانپنے لگی۔ اس نے محسوس کیا کہ کوئی تیز چیز اس کے سینے میں بھی جا رہی

ہے۔ آنکھ کھولی تو سینہ پر دو تیر چلتی ہوئی آنکھیں نظر آئیں جو اس کی طرف غور سے دیکھ رہی تھیں سخت اندھیرے میں اسے معلوم ہوا کہ کوئی بلی دیوار سے اسکے سینہ پر گر پڑی ہے اور اس نے اپنے ناخن اس کی چھاتی میں چھبوا دیے ہیں۔ مدت کے بعد اس عورت نے کہاں لڑکی پیدا ہوئی جسکی آنکھیں نہایت عجیبے اداس کی آنکھوں سے بالکل غیر شاہد تھیں۔ ایک زرد رنگ سیاہی مائل سرخی اور طعنے چمک کی وسعت بلی کی آنکھوں کی مانند تھی۔

ڈاکٹر کا تیسرا مہینہ ہے کہ ماسکوپ میں ایک عورت کو چھ ماہ کا حمل تھا اس عورت کا ایک بھائی تھا جسے کسی معاملہ میں قید کی سزا ہو گئی تھی۔ عورت ایک زاپٹہ بھائی سے ملنے فینڈ خاندانی۔ وہاں پہنچ کر اسے بتایا گیا کہ اسکا بھائی مر گیا ہے اور اس کی لاش اب مردہ خانہ میں پڑی ہے۔ عورت اسکا آخری دیدار کرنے کیلئے مردہ خانہ میں پہنچی لاش کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسکے بھائی کی بائیں آنکھ کے نیچے ایک سیاہ رنگ کا نیلگوں نشان ہے۔ چند ماہ بعد وہ عورت ایک بچے کی ماں بنی۔ اس لڑکی کے رخسار پر بائیں آنکھ کے نیچے ایک گیموں برابر دیاہی نشان موجود تھا جسکا رنگ خاک کی طس کے رنگ سے مشابہ تھا۔ ان واقعات کا ذکر کر کے روسی ڈاکٹر لکھتا ہے کہ یہ مثالیں یا پاد اور بالخصوص ان کی وراثت کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے ماؤں کو مختلف اثرات بالخصوص نفسانی اثرات سے دور رکھنا چاہئے۔

حاملہ کو خوشگوار غول اور خوبصورت مکانوں میں رکھنا اور مکانوں کی دیواروں کو حسین نقوشوں سے مزین کرنا بھی مفید اثرات پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ شکلیں اور صورتیں ماں کی طبیعت میں جاگزیں ہو جاتی ہیں اور اس کا ان کی اولاد پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے جہاں تک ہو سکے اپنی عورت کو ڈروانی۔ بھدھی اور مری صورتوں سے بچانا اور ہیبت ناک درگزرہ باتوں کے تذکرے سے دور رکھنا مفید ہے۔

شباب تازہ!

نوجوانی تھی زندگی فی الازل : یوں میں جینے کو ساری عمر جیا

شباب نام ہے اس جاں نواز لمحے کا

جب آدمی کو یہ محسوس ہو جواں ہوں میں!

Yesterday the saying was that we were as old as our arteries. Today the saying is that we are as young as our glands.

S. B. White Head.

کل یہ کہا جاتا تھا کہ بڑھا پاد حقیقت شرائین کے بڑھاپے کا دوسرا نام ہے۔ لیکن آج یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جوانی فی الحقیقت غدود کی جوانی کا دوسرا نام ہے۔

ایس۔ بی۔ وائٹ ہیڈ

شباب تازہ

ایڈیٹر کے قلم سے

(۱)

دنیا کی تمام دولتیں۔ غریبیں۔ عشرتیں اور زندگی کے تمام پس۔ رنگا اور مزے زیادہ تر جوانی ہی کے ساتھ ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر بڑاپے سے یہ یوں۔ رنگوں عشرتوں۔ دولتوں اور غرتوں کی حرصیں دنیا بہت نالاں ہے!

مجنوں کی ڈائری کا مصنف پکارتا ہے۔ جوانی! جوانی!! جوانی!!!
میں تو کہتا ہوں کہ آدمی جوان ہی مر جایا کرے جن جن محسوس ہو کہ عمر کا ضعف اعضاء میں پیدا ہونے لگا کچھ کھا کے سو رہے۔ دنیا کو ضرورت صرف جوانوں کی ہے بڑھے تو مار گیتی کے سینہ پر عواذ محتواہ پتھر کی طرح رکھتے رہتے ہیں۔ ہسٹڈ میں بڑھے گھوڑوں کو گولی مار دی جاتی ہے۔ اسلئے کہ مفت کا داند چارہ کیوں دیا جائے۔ کوئی ایسا ہی اسٹڈ انسانوں کیلئے بھی بنایا جائے۔ جوانوں سے جوانی کے سارے کام لیجئے اور جیبہ بڑھے ہو چلیں تو ایک گولی کھلا کر کہیں تو پڑ جائے!

لیکن مجنوں کی ڈائری کے مصنف کی طرح سب لوگ جوانی میں مرنے کی خواہش نہیں رکھتے۔ وہ اس جوانی کو کچھ اور طول دینا چاہتے ہیں تاکہ دنیا میں جو کچھ انہیں صرف جوان رہتے ہوئے کرنا ہے اسے اطمینان کی حد تک کر لیں۔ بقیے اسلئے کے نظریہ کو پیش نظر رکھ کر سوچیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جوانی کے دنوں کو کچھ اور طول دینے کی خواہش کچھ غیر فطری نہیں ہے۔ اس کشاکش حیات میں جب وہی جاندار اپنی زندگی کو بڑھا سکتے ہیں جن میں اپنی زندگی کو بڑھا رکھنے کی قوت

بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے تو جوانی چونکہ بکثرت وہ زمانہ ہے۔ جب انسان کشاکش
 حیات میں اپنی انتہائی قوت اور سرگرمی سے حصہ لے سکتا ہے۔ اسلئے گئی ہوئی
 جوانی کی دلچسپی کی فکر یا موجودہ شباب کو سمجھ اور دماغ بزرگوار رکھنے کی خواہش ہر انسان
 کے دماغ فطری طور پر پیدا ہونی چاہئے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جوانی کی شام کو قریب
 دیکھ کر یہ خواہش ہر شخص کے دل میں فطری طور پر پیدا ہوتی ہے اور انسان بقائے
 شباب کیلئے ہزاروں طرح کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جنوں کی ڈائری کا مصنف
 انسان کی اس فطری خواہش اور اس خواہش سے پیدا ہونے والی تلاشیں شباب کو ششونگام نہ
 چڑھاتا ہے۔ وہ کہتا ہے "زندگی صرف جوانی ہے۔ بڑھاپا موت کے گھر کی چوکھٹ ہے
 اس چوکھٹ پر پہنچ کر انسان کیسے کیسے بہانے کرتا ہے کہ کسی طرح چوکھٹ کے اس پار نہ
 جائے کیا کیا فکریں اور تدبیریں کرتا ہے طبیعوں اور ڈاکٹروں سے رجوع کرتا ہے مقویات
 اور منہ خیر کھاتا ہے۔ بندر کی ٹلٹیاں اپنے اندر پیوست کرتا ہے۔ انکی معجونیں بنا کر
 کھا جاتا ہے۔ مٹی اور آتش اٹھول گھول کر پی جاتا ہے۔ دنیا بھر میں بھاگتا بھاگتا پھرتا
 ہے۔ کس قدر بیوقوف بن جاتا ہے۔ جانتا ہے کہ ایک دن تو خزاں ہی ہے۔ شبنم کو نہ سہی
 ایک شبنم کو۔ مگر ساپ کی جھونپڑ بن کر کچھ دنوں موت کے حلق میں اٹھا رہنا چاہتا ہے!
 کہ ہا کہیں کا! جوانی ہے قرب کرتا ہے۔ جب بچھوٹا کہ رات کو جاگنے میں سر میں رو رہے
 تھے سمجھ لیا کہ تیس سالہ خانی ہو چکی۔ اپنا بڑیا بستر سمیٹ کر موت کو آواز دے دیا! "آ جا!
 میں فارغ ہوں دنیا میں جو کچھ اچھا تھا اس میں سے میری جوانی نے اپنا حصہ ایک ایک
 لے لیا اور ہل کر لیا اب میری ہر بات پر خاست ہو گئی آ جا اور جہاں تیرا جی چاہے مجھے لے جا!
 اس طرح میں کھیلنے بیٹھنے بچوں کی چادر میں۔ کسی مہجین کے آغوش میں —
 سو جاؤں گا — اس کے بعد کیا ہو گا؟ کچھ بھی ہو مجھے کیا!

لیکن یہ نظریہ حیات جو اس اقتباس کی آخری سطور میں پیش کیا گیا ہے صرف ان

ہی لوگوں کا ہو سکتا ہے جو زندگی کے گھٹناؤں میں صرف پھول ہی پھول دیکھتے ہیں
 کاٹے جنہیں نظر نہ آتے ہوں لیکن جو دیدہ و دستہ ان کی طرف سے اپنی آنکھیں بند
 کر کے صرف پھول ہی پھول چنے کی تیار رکھتے ہوں۔ — مزے مزے سے پھول
 چنے جائیں چنے جائیں اور جب کانٹوں سے باغ زخمی ہونے کا وقت آئے تو بچے لیے
 لیٹ جائیں کہیں کو چپکے ہم ترگی چینی۔ — جو ہمیں کرنا تھا! — یہ نظریہ حیات ایک
 بزدلانہ نظریہ ہے جو زندگی کے تلخ حقائق سے جنگ کرنے کی نہیں بلکہ ان کے آگے ہتھیار
 ڈال دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ زندگی میں صرف عشق ہی عشق نہیں
 ہیں بلکہ عشقوں کے ساتھ کلفتیں بھی ہیں۔ اس لیے ایک جوانمرد کا نظریہ حیات یہ نہیں
 ہوگا کہ وہ زندگی کی عشقوں سے تو لطف اندوز ہوتا رہے لیکن جب کلفتوں کا دور
 آئے تو لمبا لمبا لیٹ کر موت کو آواز دینے لگے کہ ”آجا! زندگی اور جوانی کی جو عشق
 تھیں ان سے میں نے اپنا حصہ ایک ایک فی وصول کر لیا۔ اب تو میرے سامنے کلفتیں
 ہی کلفتیں ہیں جن کو دیکھ دیکھ کر میری جان بھلی جا رہی ہے آجا! اور زندگی کے اس
 عذاب سے مجھے بچالے۔ ان کلفتوں سے مجھے بچالے جو اذہوں کی طرح منہ کھولے ہوئے
 مجھے بگھنے کو آ رہی ہیں۔“ — نہیں ایک جوانمرد کا اصول حیات یہ نہیں ہو سکتا
 بلکہ اسکے برخلاف کلفتوں کا دور آنے پر اس کا اصول حیات اسے ان کلفتوں کو عشقوں
 میں تبدیل کر لینے کے لئے سعی و کوشش پر آمادہ کرے گا اور اسے بتائیگا کہ نیش سے بھی
 نوش مل گیا جاسکتا ہے۔ کیچڑ میں سے بھی پھول پیدا کئے جاسکتے ہیں خارزاروں کو
 گلستان بنایا جاسکتا ہے اور یابیوں کو شاد کامیوں سے بدلا جاسکتا ہے۔

اور پھر متدرجہ بالا اقتباس کی شروع کی چند سطروں میں جو نظریہ حیات پیش کیا گیا ہے
 وہ نظریہ حیات بھی صرف ان ہی لوگوں کا نظریہ حیات ہو سکتا ہے جو پرکھ کی طرح بے اختیار
 ہمیشہ اسی رخ پر بہنے کے عادی ہوں جس رخ پر زندگی کا تواج دیا انہیں بہا ہے

لئے جارہا ہو! جن کا اصول حیات یہ ہو کہ "جو ہوتا ہے دیکھتے چلو" — یہ ان لوگوں کا نظریہ حیات ہے جن کے دل ماحول کے اخراجات کو قبول کرنے کے لئے توہر وقت تیار رہتے ہیں لیکن ماحول میں کسی قسم کا تغیر پیدا کرنا جن کی طاقت سے باہر ہے — ادا اس طرح اپنے آپ کو گرد و پیش کے حالات کے رحم و کرم پر دینا کون نہیں جانتا کہ زندگی نہیں موت کا نشان ہے!

جاندار چیزیں اپنے گرد و پیش کے حالات میں آخری دم تک اپنے حسبِ منشاء اور حسبِ ضرورت تغیر پیدا کرتی رہتی ہیں بھپلی جب تک زندہ ہے دریا کے بہاؤ کی مخالف سمت میں بھی نیر سکتی ہے۔ لیکن جس دن وہ مردہ ہو جاتی ہے۔ دریا کے بہاؤ کے رخ پر بہتی ہوئی نظر آتی ہے۔

اپنے گرد و پیش کے حالات میں تغیر پیدا کرنے کی کوشش اس زندگی کا ثبوت ہے جو کائنات کے ہر ذرے میں اپنی نمود کے لئے برقرار ہے۔ لیکن "دیکھتے چلو جو کچھ ہوتا ہے" کہہ کر اپنے آپ کو گرد و پیش کے حالات کے سپرد کر دینا اس قبل از وقت تباہی اور موت کی نشانی ہے جو ہر اس جاندار کے لئے مقدمہ ہو چکی ہے جو اپنے حالات گرد و پیش میں اپنے حسبِ ضرورت تغیر پیدا نہیں کرتا۔

پس اگر ہم میں زندگی کی کچھ بھی حرارت موجود ہے اس زندگی کی جو اپنے حالات گرد و پیش کے مقابلہ میں سپردِ مال دینے کی بجائے سپردِ آوارہ رہتی ہے تو جوانی کی عشرتوں کا دور ختم ہو جانے پر بڑے بڑے کی کلفتوں کو اپنے سامنے دیکھ کر ان سے خود زندہ ہو کر ہم کسی مرجعین کی آغوش میں بچھلوں کی چادر میں سنہ چھپا کر موت کو آواز نہیں دینگے کہ آجا پیشتر اس کے کہ بڑے بڑے کی کلفتیں ہمارے لئے جیتے جی جہنم کا آدار بن کر رہ جائیں اور لے جل ہیں جہاں تیرا دل چاہے۔ بلکہ اس کے برخلاف بڑے بڑے کی کلفتوں کا مقابلہ کرنے کیلئے مردانہ وار کل کھڑے ہونگے اور اس بلا کو سر سے ملانے

کے لئے جو کچھ ہم سے بن پڑیگا کر نیگے!

ہو سکتا ہے کہ اپنی جان تو لڑکوشٹوں کے بعد بھی ہم فتحیاب نہیں!
لیکن کیا وہ شکست بھی فتح ہی ایسی شاندار نہیں ہے جو مردانہ دار لڑنے کے بعد نصیب ہو!
موت اُس بزدل کی بزدلی پر جو دشمن کو سامنے دیکھ کر مردانہ دار لڑنے کی سجاوے
ہراساں ہو کر سپردال دیتا ہے اور نہایت بزدلانہ طریقہ سے اپنے آپ کو دشمن کے حوالہ
کر دیتا ہے۔۔۔۔۔ خواہ شکست بعد میں فتح ہی کے مترادف کیوں ثابت ہو!
اور نہ ذکر اس جوانمرد کی جو انگریزوں کے مقابلہ میں مردانہ دار میدان
میں اترتا ہے اور آخری دم تک جان توڑ کر لڑتا ہے!۔۔۔۔۔ خواہ اس کو ہرگز
جنگ کا نتیجہ اس کی شکست ہی کیوں نہ ہو!
ناممکن کے حصول کی کوشش بھی ممکن ہے استحقاق نہیں ہی نہیں بلکہ
قابل پرستش بھی!

(۲)

ناممکن کی جستجو انسان کی فطرت میں دیعت ہے۔ اُن دیکھے کی تلاش اسکا
خواب حیات ہے!
جھوٹی خطابت کی ایفون کھلا کر اس کی فطرت کا گلخانہ گھونٹو۔ خوشنما الفاظ کے
طعسم میں اسیر کر کے اس کا خواب حیات پریشان نہ کرو۔
تلاش کرنے دو! اسے ناممکن کی تلاش کئے جانے دو!
اسی ناممکن کی تلاش ہے۔ اسی اُن دیکھے کی جستجو ہے، تپتے ہوئے رگیتانوں
کو شیرستان بنادیا ہے۔ سرباؤں کو پاٹ دیا ہے۔ پہاڑوں کا سینہ چیر دیا ہے۔ آسمانوں
کی بلندیوں میں آشیانہ بنالیا ہے۔ سمندر کی تہوں کے اسرار معلوم کر لئے ہیں۔
اسی ناممکن کی تلاش نے دنیا کا نقشہ بدل دیا ہے۔

آہ! اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ بڑا یا کیوں آتا ہے اور شباب کیوں جاتا ہے، جوئی
 کیسے پیدا ہوتی ہے، کیسے نفوذ و غنایابی، بڑھتی اور پروان چڑھتی ہے اور پھر کیوں مڑتا ہی
 اور بربادی کی آغوش میں چلی جاتی ہے۔ ہرے بھر، گھٹتاؤں، پرخاؤں کی
 زردی کیوں چھا جاتی ہے اور منہ منہ سے سکراتے چہرے موت کی تار بیک اور پراسرار و ایما
 میں کیوں چلے جاتے ہیں۔ آہ! اگر ہمیں یہ سب کچھ معلوم ہو جائے تو پھر آئے ہوئے شباب کا
 برقرار رکھنا اور گئی ہوئی جوانی کا واپس لے آنا کس قدر آسان اور کس قدر قدرتی ہو جائے!
 کہہ سکتے ہو کہ یہ قدرت کے راز ہیں جن کی کنہ و حقیقت انسان کو معلوم نہیں ہو سکتی!
 لیکن قدرت کے کتنے ہی ایسے راز جنکے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ ان کی کنہ و حقیقت
 انسان کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ علوم و فنون کے ارتقا کی بدولت آج ہمارے سامنے
 بے نقاب ہو چکے ہیں!

اور قدرت کی کتنی ہی پراسرار طاقتیں جنکی موجودگی کا ہمیں کبھی دہم دہمان تک
 بھی نہ تھا۔ علوم و فنون کے انکشافات نے آج ہماری غلام بنادی ہیں۔
 جو راز آج راز ہے کون کہہ سکتا ہے کہ کل بھی وہ راز ہی رہے گا!
 خدا کی یہ کائنات پراسرار ہی ہے لیکن کیا انسان اس کے اسرار کی بے نقابی
 کے لئے پیدا نہیں ہوا؟

کہہ سکتے ہو کہ اور تو سب کچھ ممکن ہے لیکن بڑا ہے اور موت کے اسرار کی پروردہ
 کشائی ممکن نہیں!

لیکن کیا ہوائی پرداز کے اولین تجربات کے دنوں میں بھی یہی نہیں کہا گیا تھا کہ
 اور تو سب کچھ ممکن ہے لیکن یہ کبھی ممکن نہیں کہ انسان ہوا میں بھی کبھی پرواز کر سکے!
 اور ایسا کہنے والوں پر بعض بڑے بڑے عالم سائنسدان بھی تھے!
 لیکن ہی اسرار قدرت کی پروردہ کشائی کرنے والوں نے اپنی آن فک و محنت سے

طیارے بنا کر آج آسمان کو آشیانہ بنا کر نہیں دکھا دیا ہے!

اور پھر جہاں تک پہنچنے کے تجربات اول ہی اول شروع ہوئے تھے عام بازو کی آدمیوں ہی نے نہیں بلکہ کتے ہی بڑے بڑے سائنسدانوں نے بھی یہ کہا تھا کہ اورتو سب کچھ ممکن ہے لیکن جہاں تک پہنچنا ناممکن! کیونکہ اول تو زمین ہی اپنی کشش سطحی کے نیچے پھنس بیگی اور پھر ڈھائی لاکھ میل کی مسافت طے کرنے کیلئے ہوائی جہازیں پیٹرول کا اتنا بڑا ذخیرہ کیسے جاسکے گا؟ وغیرہ

لیکن کیا تجربات کر نوالوں نے آخر یہ ثابت نہیں کر دکھایا کہ ایسا طیارہ بھی بنایا ہو سکتا ہے جس پر زمین کی کشش اثر انداز نہ ہو اور جو پیٹرول کے ذخیرہ سے نہیں بلکہ خود چاند ہی کی کشش سے کشاں کشاں جہاں تک پہنچ جائے!

جو آج ناممکن ہے ضروری نہیں کہ وہ کل بھی ناممکن رہے!

ناممکن درحقیقت دنیا میں معراج ہی کوئی نہیں ہے!

جو چیز کج تمہیں اپنی طاقت اور رسائی سے باہر معلوم ہوتی ہے اسی کو تم ناممکن کہتے ہو۔۔۔ اور ناممکن سمجھتے ہو!

لیکن کیا کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ جس چیز کو آج تمہاری عقل تسلیم کرتے سے انکار کرتی ہے بااوقات کسی نئے تجربے کے بعد کل ہی تم سے تسلیم کر لیتے ہو!

یہ سچ ہے کہ نئے تجربات عقل ہی کی بدولت ہوتے ہیں لیکن یہ بھی تو جھوٹ نہیں ہے کہ عقل جو فیصلے صادر کرتی ہے۔ وہ جمل کردہ تجربات ہی کی بنا پر کرتی ہے!

اور تجربات کی کوئی حد نہ جب تک مقرر ہوئی ہے اور نہ آئندہ کبھی ہو سکیگی!

کون یقینی طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ کل ہم کسی نئے تجربے میں کامیاب نہیں ہو جائیں گے اور اس نئے تجربے سے حاصل ہونے والا علم ہمارے پہلے فیصلہ اور عقل کو متاثر نہ کر دیگا!

تم اپنے گرد پیش کے تمام جانداروں پر بڑھاپے کے آثار اور موت کے اسرار حاوی ہوتے ہوئے دیکھتے ہو۔ اسلئے انک کا تمہارا تجربہ یہی ہے کہ بڑھاپے اور موت کی لعنت انسانی زندگی سے کبھی دور نہیں کی جاسکتی۔ اور اگر میں اسے ناممکن بتاتا ہوں تو تمہاری عقل اسے کبھی ممکن تسلیم کر لینے کیلئے تیار نہیں ہوتی۔ کیونکہ تمہارا انک کا تجربہ اسکے قطعی خلاف ہے۔ فی حقیقت تم مجبور ہو کہ میری بات کو تسلیم نہ کرو۔ اور اگر میں اسے منوانے پر زور دوں تو میری مخالفت میں ہزاروں کھوٹی دلیلیں پیش کرو۔

وجہ یہ ہے کہ مشاہدہ کے خلاف کوئی بات کسی کو تسلیم نہیں کرائی جاسکتی ! لیکن اگر میں ایک بوڑھے کھوسٹ میں شباب کامل نہ سہی جوانی کے کچھ کچھ ہی آثار پیدا کر کے تمہیں دکھا دوں تو اس نئے تجربہ کو دیکھ کر تمہارا یہ اعتقاد کہ بڑھاپے کی لعنت انسانی زندگی سے کبھی دور نہیں کی جاسکتی۔ پورے طور پر زائل ہونگا تو کسی حد تک متزلزل ضرور ہو جائیگا !

تم ضرور یہ خیال کرنے لگو گے کہ اگرچہ بڑھاپا پورے طور پر تو دور ہو نہیں سکتا۔ لیکن یہ ضرور ممکن ہو گیا ہے کہ بڑھاپے میں بھی کسی قدر رنگ شباب پیدا کیا جاسکے ! ایک مشاہدہ ہزاروں دلیلوں کے مقابلہ میں فحیاب ہوتا ہے ! اب ایک قدم اور آگے بڑھو !

اگر میں کسی بوڑھے کھوسٹ کو اس حد تک جوان کر دوں کہ اسکے سفید بال سیاہ ہو جائیں۔ چہرہ کی جھریاں غائب ہو جائیں۔ آنکھوں میں نئی چمک پیدا ہو جائے اور رخسار میں گلابی رنگ۔ تو اس نئے تجربہ کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہ تمہارا یہ اعتقاد کہ بڑھاپے کی لعنت انسانی زندگی سے دور نہیں کی جاسکتی۔ کامل طور پر زائل ہو جائے !

حقائق کا آفتاب جب طلوع ہوتا ہے تو اندھے اعتقاد کی بنا پر تراشے ہوئے
دلائل کی شب تابیک خود بخود درخست ہو جاتی ہے!

اس سے ایک قدم اور آگے بڑھ کر شاید موت لیکن نہیں
اس کا ذکر ابھی بہت قبل از وقت ہے! ابھی اس وقت تک ہمیں اتنے دور کا خواب
نہیں دیکھنا چاہئے جب تک کہ ہم ٹہر پالے کی کلفٹوں کو شباب کی عشرتوں میں تبدیل
کر دینے پر پورے طور پر قادر نہیں ہو جاتے۔

تاہم یہ خواب ناقابلِ بغیر نہیں ہے۔ صرف وہ کا خواب ہے۔ شاید
بہت دور کا!۔۔۔۔۔ اتنی دور کا کہ کج تمہ اسکے تصور سے بھی عاجز ہو! لیکن وقت
آتا ہے جب تم میرے ہمنوا ہو کر کہو گے۔۔۔۔۔ حقائق تم سے خود کہلو ایسے۔۔۔۔۔ کہ
عالم نو ہے ابھی پردہٴ تقدیر میں + میری نگاہوں میں ہے اسکی سحرے عجب

(۳)

لائٹ اینڈریس رادفیناں (مطبوعہ چکاگو ۱۹۰۳ء) میں ایک یہ فقرہ نظر
سے گذرتا ہے جو فرانس کی شہر حسینہ نیناں کی سدا پار جوائی کا شاہد ہے۔

Adorable as she was in youth, so she conti-
nued to be until her death at the age of 91. An
incredible fact, but so well attested by the greatest
and most reliable writers who testify to the truth of
it, that there is no reason to doubt.

حسن و جمال کے اعتبار سے قابلِ پرورش جیسی کہ وہ عالم شباب میں تھی ویسی ہی
قابلِ پرورش وہ اپنی موت کے وقت تک رہی جو ۹۱ سال کی عمر میں واقع ہوئی۔
ایک حیرت انگیز امر قریب قریب ناقابلِ تسلیم حقیقت!۔۔۔۔۔ لیکن بہترین اور قابلِ
اعتماد مصنفین چونکہ اس کی صداقت کی شہادت دیتے ہیں۔ اس لئے شک و شبہ



نینان ۷۰ سال کی عمر میں !

سدا بہار جوانی کی بہترین تاریخی مثال !



عالموں۔ فلاسفوں اور اسکالانوں کے دلوں سے کھینتا تھا کیا تمہارے ہاں
کی باعصمت عورتوں سے بھی کچھ زیادہ قدرت کی چاہتی تھی؟

اگر یہ نہیں تو پھر مجھے بتائیے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارے ہاں کی باعصمت
عورتیں تو عام طور پر تیس سال کی عمر سے گزرنے سے بھی پہلے ہی اپنے حن جہاں کا
گلستان اچھا ہوا پاتی ہیں۔۔۔۔۔ اور نیاں ایسی بازاری اور بارسی عورت سنہ ۹۱
سال کی عمر میں بھی اپنے حن جہاں کے سر میں کوئی کمی محسوس نہ کی۔

تمکو اگر اسکا صحیح جواب معلوم نہیں تو مجھ سے سن لو کہ نیاں قدرت کے ان ہزاروں امور میں
ایکے دو چار سے واقف تھی جن پر عمل کر کے قدرت مردوں و عورتوں کو جو ان حسین ان
شاد و شادابی اور جوان حسین اور شاد و آب بنائے رکھتی ہے۔۔۔۔۔ قدرت کے ان امور
واقع ہو کر نیاں نے ان سے ہی کام لیا جو کام کہ مردوں اور عورتوں کو جوان حسین
اور شاد و آب بنائے کیلئے خود قدرت ان امور سے لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آخری عمر
تک ان حسین اور شاد و آب بنی رہی۔۔۔۔۔ لیکن تمہارے ہاں کی عورتیں قدرت کے
شاید ان امور سے ناواقف ہیں۔ اسلئے علیل جوانی اور شاد و آب سے بھی محروم
قدرت ہتھیں سب کچھ دینے کیلئے تیار ہے۔ بشرطیکہ تم اسلئے چھوٹے نقاب اٹھاؤ
اور اس کی بعض شناسی کا ملکہ حاصل کر لو۔

قدرت کے اصول منظرہ ہیں اسلئے اگر تم ان اصولوں سے واقف ہو جاؤ تو ان پر
عمل کر کے تم بھی وہی کچھ کر سکتے ہو جو قدرت خود کرتی ہے۔

اور کیا انسان میں قدرت کے اصولوں سے آگاہی حاصل کرنے کی استعداد نہیں پاتی؟
دہرہ کے انکشافات اس کا جواب اثبات میں دیتے ہیں۔

اور اگر یہ درست ہے تو پھر یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ چونکہ فلاں حدیث میں یہ لکھا ہے
اور فلاں شلوک یہ بتاتا ہے کہ گنی ہوئی چوٹی چاہے نہیں آسکتی۔ یہ قدرت کا وہ راز ہے

ہو جاتا ہے جس سے مخصوص منحلالات پیدا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اس نقطہ نما سے دیکھا جائے تو بڑا پا بھی مرض سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے کیونکہ اس میں بھی مخصوص منحلالات پیدا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ موت کا پیش چہیت ہے!۔۔۔۔۔

اس مخصوص منحلالات کو جسے بڑا پا کہتے ہیں اگر مستقل طور پر دور کیا جاسکے تو ظاہر ہے کہ نہ صرف بڑھا پا ہی دور ہو جائیگا بلکہ موت کا اندیشہ بھی!

لیکن ابھی تک یہیں کوئی ایسا طریقہ معلوم نہیں ہو سکا جس سے اس منحلالات کو ہم مستقل طور پر دور کر سکیں۔۔۔۔۔ اسلئے بڑھا یا اور موت بھی انسانی قربانیوں کا تقاضہ کرنے کیلئے ابھی تک ہماری دنیا میں موجود ہیں!

ایسے طریقے البتہ ہم نے معلوم کر لئے ہیں جن سے اس مخصوص منحلالات کو جسے بڑا پا کہتے ہیں ایک مختصر اور محدود وقت کیلئے دور کیا یا کم از کم روکا جاسکتا ہے!۔۔۔۔۔
باقی دنیا بامینہ قائم!

(۵)

اب سوال یہ ہے کہ وہ مخصوص منحلالات کیوں پیدا ہوتا ہے جسے بڑھا پا کہتے ہیں۔

کیوں پیدا ہوتا ہے اور کیسے بڑھتا رہتا ہے؟

کیا اسے کسی طریقہ سے روکا بھی جاسکتا ہے؟

اس سوال کے ایک سے زیادہ جواب ہیں!۔۔۔۔۔ اور اسی وجہ سے رائج الوقت

شہد اور کامیاب شباب کے طریقے بھی ایک سے زیادہ ہیں!

یہاں مجھے صرف ایک جواب پیش کرنا ہے۔۔۔۔۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ مخصوص منحلالات

جسے بڑھا پا کہتے ہیں غیر ذاتی عند کی رطوبتوں کی تبادوش کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔

کسی بھی طریقہ سے ان عند کی رطوبتوں کی تبادوش کو عالم شباب کی تبادوش

کے ہم پامیہ کر دو اور بڑا پائے کے عالم میں بھی شباب کے مزے لوٹ لو!

یوں تو جسم میں بہت سے غیر قضااتی غدود ہیں اور ہر ایک غدود کا نسل الگ الگ ہے۔
 اور جسم کیلئے یہ ضروری اور اہم! ————— لیکن جوانی کو پیدا کر سنے یا بڑھ کر رکھنے
 اور دلچسپی لے سنے میں وہ غدودوں کا بہت اہم حصہ ہے!

اور پھر لطف یہ کہ ان ہی دو غدودوں کو نظر کرنے تقریباً پچاڑی جائے تو جسم کے
 باقی تمام غدود اور سرخرواں ہی کی طرح ایک سے زائد وجوہ ہو جاتے ہیں! —————
 اور ان ہی دو غدودوں کے فعل سے جسم کے تمام غدود پر تعطل چھا جاتا ہے!
 اس لئے اس مضمون میں اجمال و اختصار کے پیش نظر میں صرف ان ہی دو غدودوں
 کا ذکر کروں گا! ————— باقی کا ذکر کبھی پھر ہی یہاں نہ اس کی تولی خاص ضرورت
 ہے اور نہ اس کے لئے کوئی گنجائش!

(۶)

غیر قضااتی غدود نہ صرف جسم اور دماغ ہی کو بناتے ہیں بلکہ شخصیت کو بنا تا بھی ان
 ہی کا کام ہے!

کیا تم جانتے ہو کہ ایک چھوٹے سے غدود نے پنولین کو اس قدر زبردست شخصیت
 کا مالک بنا دیا تھا کہ اس کے جنگی معرکوں نے مغربی دنیا میں ایک زلزلہ سا پیدا کر دیا تھا
 اور اسی غدود کے زوال کے ساتھ اس کی شخصیت بھی اس قدر کمزور ہو گئی تھی
 کہ اس کا زوال شروع ہو گیا تھا۔ اور اس طرح اس ایک غلیظ انسان تہہ نشاہ
 کو سلینٹ لینا کے جزیرہ میں ایک قیدی کی حیثیت سے اپنی زندگی کے بقیہ ایام بسر کرنے
 پڑے تھے۔ ————— دیکھو بی جے ڈوہرٹی صاحب کا مضمون ”نیپولین بکینڈر“
 مطبوعہ ہیلتھ اینڈ ویٹلٹی جلد دوم نمبر ۲ صفحہ ۲۶۵۔

In fact, even while taking into consideration
 such factors as education and environment, too,
 many people would probably say that the

fall of Napoleon followed the rise and fall of his pituitary gland.

حقیقت یہ ہے کہ تعلیم، ماحول اور سبھی موقع کے فوائد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی پوری صداقت سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نیپولین کا عروج اور زوال اس کے غدہ نخامیہ کے عروج اور زوال کے پس قدم رہا! —

نیپولین کے عروج کا زمانہ وہی تھا جو اس کے غدہ نخامیہ کے عروج کا زمانہ تھا اور اس کے زوال کا زمانہ بھی وہی تھا جو اس کے غدہ نخامیہ کے زوال کا زمانہ تھا! اور یہ غدہ نخامیہ — اس قدر جبرست انگیز اور اک دنیا کو تہ دبالا کر لے

دالا — بذات خود درس بھری کے پھل سے زیادہ بڑا نہیں ہے! —

وزن میں تقریباً پانچ چھ رتی سمجھتے! —

یہ غدہ قاعدہ دماغ میں ایک نشیب میں واقع ہوتا ہے! —

اور سنو! اسی پانچ چھ رتی وزن کے غدہ کی بڑھوتری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی دیو ہیکل اور عفریت پیکر بن جاتا ہے! — اور اسی کی نابالیدگی یا گھٹوتری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان بے صفت بوزارہ جاتا ہے! —

سامنے کے صفحہ پر کی تصویریں غدہ نخامیہ کی بڑھوتری اور گھٹوتری کا معجزہ پیش کرتی ہیں! — تقریباً ایک ہی عمر کے دو مرد ہیں۔ پہلا جس میں غدہ نخامیہ بڑھ گیا ہے وہ دیو پیکر بن گیا ہے۔ دوسرا جس میں اس غدہ کی نشوونما اچھی نہیں ہوئی وہ ٹھنکنا رہ گیا ہے۔

اگر عمل جراحی سے اس چار پانچ رتی وزن کے غدہ کو نکال دیا جائے تو زندگی قائم نہیں رہ سکتی!

عورت میں اگر یہ غدہ زیادہ نشوونما پا کر اپنی رولا پاستا (افرادات) زیادہ مقدار

کے ہیں!

ان غدرہ دلوں کے سلسلہ میں جو کچھ یہ کہنا چاہتا ہوں اس کی تائید میں یاد تازہ
دوسرے مسافروں کے حوالے پیش کر دیں گا!

اسی طرح ان کے بیان سے ان کتابوں سے لوں گے۔ جو ہمیں آسانی میسر آسکتی
ہیں!

جہاں جہاں ضرورت پھیلے گی اس جگہ کو میٹر کرنا پڑے گا۔ پر بسیرتہ افزہ روش بھی بتایا
جائے گا کہ تیس کسی بات کے کچھ نہیں دانت کا سامنا خود۔

اس خصوصیت کو نظر رکھنا کہ یہ تھوڑے سے جہتوں کو ہی اس پر اپنے علم یا
تجربہ کی بنیاد پر مفید سمجھتا ہوں۔ ان کو دوسری کتابوں سے نہایت احتیاط اور محنت
سے تلاش کر کے تھما کر اسے خود لکھنے اس ضرورت پیش کر دیں گے اور ان کے ساتھ
تشریحی روش بھی لکھ دیں گے تاکہ انہیں سبکی معلوم ہو سکے کہ کس دو کا اثر جسم پر کس
طریقہ سے مرتب ہوا گا۔

اس سلسلہ کا یہ ابتدائی مسنونہ سبب بتایا جائے گا اور دلکش طریقہ سے
پیش کر دیا جائے گا۔ اگر اسے پسند کیا گیا تو آئندہ بھی اس موضوع پر بہت کچھ
معلومات پیش کی جائیں گی اور اس کے بعد بھی اس کی مستند کتابوں سے دیکھ جائیں گے
سروست میں مسنونہ کے مطابق تو وہیں نشین کیجئے۔ جنہیں حق الامنع
ہے۔ ہم غم خیز اور دلکش آغاز میں شروع کرنے کی کوشش کی گئی ہے!

غده درقہ کے شاب آفرکشی

غده درقہ کا سب سے بڑا فعل یہ ہے کہ حیاتی قوت کو بڑی تیزی سے بڑھاتا ہے۔ اسکی مثال یہی ہے جیسے آگ کو چمکایا جاتا ہے۔ اسکے فقدان سے انسان مرنا نہیں۔ مگر اسکی کمی سے انسان کا وہی حال ہو جاتا ہے جو ہر اندھینے سے آگ کا ہونا ہے یعنی وہ رشتہ رشتہ ڈھیر ہو کر آخر کار بجھ جاتی ہے۔
 لغت کے نزل اور کٹر محمد اشرف الحق صاحب

The best name for the thyroid gland is "The Gland of Creation," for it stimulates every kind of creation, whether mental, artistic or reproduction.

"Medicus." M. A. B. Sc., M. B., C. M.

غده درقہ کا سرمدل ترین نام "غده خلق" ہے کیونکہ ہر قسم کی تخلیق خواہ وہ ذہنی ہو یا جسمانی یا تناسلی اسی غده کی تحریک کا نتیجہ ہے۔

"میڈیکس" ایم اے، بی ایس سی، ایم بی، اسی ایم

عذرِ رقیب کے افعال پر روشنی

ملاحظہ

اُردو زبان کے مشہور علمی و ادبی ماہنامہ ”گل آویں“ کا شمار ذیل اقتباس خط
ذیل میں جو تمہیں ۱۹۳۹ء کی اشاعت سے لیا گیا ہے۔

بہترین ورزش

ڈاکٹر بطر نکس لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں بیکاناہ بہترین صحت افزا ورزش ہے
باجوہ تلاش کے بارہ پندرہ سال کا عرصہ میں میں نے ایک کبھی پیشہ درگاہ سوار لایا
انہیں بچھا جس کی صحت عام آدمیوں سے اچھی ہو۔

دوسرے۔ جو لوگ کم سے کم چھ ماہ تک گلے کی مشق جاری رکھتے ہیں انکی صحت
بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ اور میں بلا خوف و تردد
کہہ سکتا ہوں کہ بیکانی بہت اچھی ایسی چھی نہیں ہوتی۔ جس پر تین چار ہفتہ کے متواتر
کھانے سے ہوتی ہے۔

گلانے سے طبی اور نفسیاتی دونوں قسم کا عجز ہوتا ہے۔ تفریح کو مشقت سمجھ کر
جو قیمت حاصل ہے وہی پائے کہ نامہ دوسری ورزشوں پر ہے۔ تعلیقی خوشی کی
علامت ہے۔ تندرست اور ذولِ آدمی کا نام ہے۔ یہی بیکاناہ ہے یا کسی طرح سے
مستحق پیدا کرنا ہے۔ اس کلیہ کو سمجھنا ہوتا کہ وہاں ہم پر اثر انداز ہوتا ہے کوئی شخص

تو بد نہیں کر سکتا کہ مرمت صحت کو بڑھاتی ہے۔

ہزاروں آدمی نہایت تندہی سے تنفس کی ورزش کرتے ہیں لیکن کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا۔ ان کی ناکامی کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ وہ اسے بے دلی سے انجام دیتے ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ اسے بطور تفریح کے نہیں بلکہ بطور ایک پُر مشقت کام کے کرتے ہیں تنفس کے عمل سے گانے والے کے پردہ شکم کو خاص طور پر فوٹ حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ وہ عضو ہے جس پر صحت کا بیشتر انحصار ہے۔ علاوہ ازیں بریت سے اسے انجام دینا ہے۔

چھاتی کا زیادہ سے زیادہ ناپ صحت اور طاقت کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ فیصلہ ہمیشہ درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ ناپ کی زیادتی بیرونی مٹاپے پر بھی منحصر ہے۔ گانے والے مردوں کی چھاتی عام طور پر چالیس انچ ہوتی ہے۔ اسی بہترین صحت قوت پر دلالت کرتی ہے۔ لیکن دوسری طرف اگر ایک پہلوان کی چھاتی اسی قدر ہو تو اس کا تپق سے مر جانا تعجب خیز نہیں۔

دونوں میں فرق یہ ہے کہ گانے والے کی چھاتی اندر سے پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور اس کے پھیپھڑوں کا پھیلاؤ زیادہ ہوتا ہے اور پہلوان کے ناپ کو اسکی پھیلتی چھاتی سینہ اور غل کے بیرونی اعصاب بڑھائے رکھتے ہیں۔ ان اعصاب کی موجودگی میں پہلوان اپنی چھاتی کو دس سے بیس انچ تک پھیلا سکتا ہے۔ لیکن گانے والا صرف چار یا پانچ انچ۔

لیکن پھیپھڑوں کی پوری پوری وسعت اس زیادہ سے زیادہ ہوا کے حجم سے معلوم ہوتی ہے۔ جو ان میں ساتی ہے۔ سینہ و اپنی چھاتی کو اٹھارہ یا بیس انچ تک اٹھا سکتا تھا۔ لیکن اس کے پھیپھڑوں کی وسعت صرف ۲۰ مکعب انچ تھی جو ایک معمولی آدمی سے بڑھ کر نہ تھی۔ میرے پھیپھڑوں کی وسعت ۲۵ مکعب انچ

ہے اور مجھے یقین ہے کہ بعض نگانے دالوں کے پھیل پھول کی وسعت ۴۰۰
لکھ اونچے ہوگی۔

ملاحظہ

ڈاکٹر میرٹس کے مندرجہ بالا بیان سے یہ تو ناظرین پر واضح ہو گیا ہوگا کہ گلے
سے اوصحت جسمانی بن بلقدر ترقی ہوتی ہے تو اسکی ایک جہ تو تنفس کی دندش ہے
دوسری وجہ ستر ہے جملہ دماغ کو حقیقی سے حاصل ہوتی ہے اور جس کے
نہایت خوشگوار اخراجات بعد جسم پر بھی حشرت ہوتے ہیں لیکن اسکی ایک تیسری بہت
بڑی جگہ بھی ہے جس کا ذکر اس مضمون میں نہیں پایا جاتا اور وہ یہ ہے کہ گلہا تھائی رائیڈ
گلینڈ کی دندش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اور کوئی قوی تر دماغ خود کو گلے کی حرکت
سے تھائی رائیڈ گلینڈ کو لقمیت دے کر یک پہنچ کر صحت جسمانی و دماغی لازمی طور پر
بہتر ہو جاتی ہے۔

تھائی رائیڈ گلینڈ کے افعال پر مزید روشنی

مندرجہ بالا اقتباس سے جو چون شکستی کی وساطت سے ایک انگریز عالم کی کتاب
سے لیا گیا ہے۔ تھائی رائیڈ غدد کے افعال پر مزید روشنی پڑے گی۔ نیز اس انگریز
عالم کے ذاتی تجربات کی بنا پر لکھے ہوئے بیان سے یہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ اس
غدد کے فعل کو کسی بھی طریقہ سے تیز کر دیا جائے تو صحت جسمانی و دماغی میں قابل
رشتہ اضافہ لازمی طور پر ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ عالم انگریز لکھتا ہے کہ :-

سائنسدانوں نے علم الافعال اعضائے انسانی کی رازوں کی کھوج میں
بہر دریافت کیا ہے کہ تھائی رائیڈ گلینڈ یعنی غددہ کیسیہ یا دھتی غددہ (حل گر منقہ)

حالت مردی اور نورستہائی پر کسی عجیب طریقہ سے براہیاری اثر رکھتا ہے۔ یہ
عجیب و غریب غدود انسان جسم میں تھ کے کی نشانی اور عظم نقص (جھاتی کے سامنے کی
ہڈی کے اوپر کے سر کے عین درمیان گے کے طے واقع ہے ایضاً قبہ الریہ (ہوا کی
مالی کی دونوں اقلوں سے ایک تلی بینی پر ہوا کے پھونکے کی طرح لگا ہوا ہے۔



یہ دونوں پر آپس میں مے ہوش ہیں۔ یہ بنیادی کے غدود ہے اور جھڑبوت
اس میں سے نکلتی ہے وہ صحت و اپنی تاثیر کی رطوبت میں جذب ہو کر
سے خون میں جاملتی ہے۔

اگرچہ اس پھوٹے سے غدود کے تمام افعال اپنی تک پورے طور پر سمجھیں
نہیں آسکے۔ یہ بات یقیناً شہد ہے کہ اس غدود کا جسمانی انتظام و بندوبست
میں بہت ماحصہ ہے۔ اس غدود کے بغیر جسمانی نشوونما کا پورے طور پر ہونا
ناممکن ہے۔ اس غدود کی رطوبت کے کم ہونے کی وجہ سے بچوں میں ایک مرض پیدا
نام (Cretinism) کرٹن ازم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہیں
دماغی کمزوری یا جنون اور بانی اختلال کی بنا و ط میں بگاڑ۔

بڑی عمر میں اس غدود کی رطوبت کی کمی کی وجہ سے اسی قسم کا ایک مرض پیدا

ہو جاتا ہے جس کا نام (Maa edema) زیدیا رکھا ہے۔ گلے کا کھاپ
 رگی گند جس کو ہر کوئی جانتا ہے۔ اسی غدود کی بھجائی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ
 ابتدائی حالتوں میں تو کوئی خطرناک نہیں ہے۔ لیکن کچھ کبھی یہ آنا بڑھ جاتا ہے کہ
 خطرناک اور ہلکا ہو جاتا ہے اور کئی امر غلط ہو جاتے ہیں۔ جیسے دل کی دھڑکن
 دماغی خرابیاں اور آنکھوں کے ٹھیسے بھاڑھ جانا۔

بعض سائنس دانوں کا خیال ہے کہ تھائی رائیڈ غدود غذا کے گوشت اریا
 Protein food پروٹین نامی تیز سے پیدا شدہ زہریلے ادوں کو جسم سے
 خارج کرنے کیلئے بہت کام کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بات صحیح ہے کہ پروٹین غذا کی زیادتی
 یعنی زیادہ گوشت خوری اس غدود کے فریضوں کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ یہ
 ثابت ہو چکا ہے کہ اگر ایک کتے کا یہ غدود عمل چوچی سے نکال دیا جائے اور اس کو
 بطور خوراک گوشت دیا جائے تو وہ چند روز میں ہی مر جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کو اپنی
 خوراک دیجاوے جس میں پروٹین غذا یعنی گوشت ارحصہ بہت کم ہو تو وہ بہت دور
 تک زندہ رہ سکتا ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ اس غدود کے بھجائے سے پیدا
 ہونے والے مرضوں میں مبتلا ہیں۔ وہ دودھ۔ دہی وغیرہ کی خوراک پر گزارہ کرتے
 سب بہت آرام میں رہتے ہیں۔

اس لئے بعض اہل علم کے باہر یہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ تھائی رائیڈ غدود کا
 فصل یعنی تمام پروٹین غذا کے گلنے ٹرنے کی وجہ سے پیدا شدہ زہریلے ادوں کا
 برباد کرنا ہے۔

بعض دوسرے عالموں کی رائے ہے کہ یہ غدود جسم کو ایسی زہریلی چیزوں مثلاً
 شراب اور دوسری زہریلی ادویات کے اثر سے بچاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کہہ
 سکتے ہیں کہ اس کی رطوبت زہروں کو برباد کرنے والی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ

عندوجہم کیلئے آیوڈین کے ہمارے کہیں بہت حد تک ہے۔ چنانچہ اگر غداس آئیوڈین کم ہو تو خود اس غدد کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر یہ غدد بہت بار بار دہرائے تو جسم میں ہریٹ اور بے جوش جاتے ہیں۔ خون کی وجہ سے جسم کے دوسرے اعضاء کو جو کہ خون کے ذریعے مادیوں کو جسم سے خارج یا بار بار کرتے ہیں بہت نقصان پہنچتا ہے۔ دھڑکیا جاتا ہے کہ اس غدد کی رگوں کی کسی کی وجہ سے جوش و خروش ہوتا ہے اس غدد کو لیٹرو والی دینے سے آرام پاتے ہیں۔ کیونکہ جو ٹوینٹیم نے اس غدد سے لیٹی تھی۔ وہی دوسرے جاندار کے غدد کی رگوں کے اکثر کٹ دینے سے ہم پہنچ جاتی ہے اس طرح سے مختلف ناہی ہیں مگر اس چھوٹے غدد کے جو بھی فعل ہوں یہ پختہ اور صحیح ہے کہ صحت کی سب سے اہم اور اہم اور اہم اور اہم ہے۔ کیونکہ طاقت مردی و قوت جسمانی اور دماغی انسانی کا بہت سا انحصار اسی غدد پر ہے۔

تھائی رائیڈ گلیڈ کے شباب خیر اثرات

اب یہ ثابت شدہ امور میرے ذہن میں تھے جبکہ میں نے قوت حیات کو تقویت بخشنے کے رازوں کے لئے اپنے تجربات شروع کئے۔ ان رازوں کا انکشاف مجھے آسان محسوس ہوا۔ اگر تھائی رائیڈ غدد پر اس قدر جسمانی صحت کا دار و مدار ہے تو یہ سوال کہ سطح اس غدد کو تقویت دیجارے کہ جس سے یہ اپنا کام زیادہ جوش سے کرے۔ میرے سامنے آگیا۔ اس ال کا عمل کوئی آسان نہ تھا۔ کافی عرصہ گزر گیا۔ جبکہ بعد مجھے اس کا تسلی بخوش حال لایا۔ سب سے پہلا خیال جو قد قی طور پر جسم کے کسی عضو کے فعل کو جوش دینے کے لئے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو میں خون کے دھڑکے کو بڑھایا جاوے۔ عضو کی معمولی مالش خون کے دھڑکے کو کچھ حد تک ضرور بڑھائے گی۔ لیکن میرے خیال میں محض مالش ایک نام طریقہ ہے۔ مالش سے عضویں خون کا دورہ ضرور بڑھ جائے گا۔ لیکن اس سے

عضو کی ساخت میں اتنی تبدیلیاں نہیں ہو سکتیں جتنی کہ ورزش سے جس ہر ایک عضو کی ساخت پر پیدا ہوا اثر پڑتا ہے۔ ورزش سے عضو کے تمام حصے حرکت میں آتے ہیں کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ صفائی برائے غدد کے اور ورزش کی مالش اور دباؤ تلے کافی نقصان پہنچایا۔ خلافتی طاری ہوئی۔ کسی کمزور دل والے شخص کو اس غدد کو جوش میں لانے کی غرض سے کبھی بہترین اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ اسلئے اس قسمتی غدد کے فعل کو جوش دینے کے لئے اس عضو کے اوپر مالش کرنے کا میں نے خیال ہی ترک کر دیا (نرم مالش سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ بھی ہے اور کئی کتابوں میں بھی نرم مالش کی تعریف دیکھ چکا ہوں ایسی انگریزی کتابوں میں جن کے مصنفوں نے ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھا ہے (عربی) اور میں یہ بھی عرض کر دوں کہ آخر میں اس سوال کے حل کی تہ کو پہنچ ہی گیا۔

میں بہت عرصہ قوت گریائی کو قوت دینے میں مشغول رہا ہوں۔ صرف شوق کے طور پر نہ کہ سبب میں انگلیکری دینے کے خیال سے۔ اگرچہ میں یہاں عرض کر دوں کہ اس مشق کے بعد مجھے پمپ میں بلبلانے کی کافی اہمیت اور دلیری ہو گئی۔ جب میں اس مشق کو حاصل کرتے کی مشق کر رہا تھا تو مجھے پھر کو میں سیدھا رکھنے ٹھوڑی کو پیچھے اندر کو اڑھچھے کو رکھنے اور کندھوں کو پیچھے اور چھپا کر رکھنے کے فوائد پر پورا یقین تھا۔ لیکن مجھے محسوس ہوا کہ مجھ کو ہر وقت مندرجہ بالا حالت میں رکھنے کے لئے بہت اہمیت اور استقلال کی ضرورت تھی۔ اسلئے میں نے چند خاص ورزشوں کو شروع کیا۔ جن کا مقصد جسم کو ایسی حالت میں رکھنے کا تھا۔ جب میں نے ان ورزشوں کی مشق کی تو میں نے اپنی توانائی میں نمایاں ترقی محسوس کی۔ مجھے نہ صرف قوت جسمانی میں ظاہر اضافہ نظر آیا بلکہ سہولت میں داخلی طاقت میرا بہت فائدہ ہوئی۔ میرا دل زیادہ خوش ہو گیا۔ سب سے زیادہ کاروبار کا خیال۔ سان محسوس ہوئی۔ اور میں اپنے روزگار میں پہلے سے زیادہ

حال کر لینا گیا جوان کو دس بیٹے میں کا سیاب ہو جاتا ہے۔ امریکہ کا ایک شہر
کا پڑھا جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں چند جوانی دھڑوں کے ذریعہ دانی اور سرخو جوان
ہو گیا ہوں۔ ایسا جوان کہ ۳۵ سال کی عمر میں ہیں اس قدر طاقتور نہیں تھا۔ جیسا
کہ اب شہر سال کی عمر میں ہوں اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھتا ہے کہ۔۔۔

بالوں کو کالا رنگ بنیاتیوالا رس

"مجھ سے چند شخص نے یہ دریافت کیا ہے کہ کیا سفید بال بھی کالے ہو سکتے ہیں
اس کا ٹیک جواب میں ابھی تک نہ ملے سکا۔ کیونکہ میں اس بات کی جانچ میں لگا
ہوا ہوں کہ ایک غنڈہ ریزہ اگر طے لکھا ہے کہ "ہمارے محلے کے سامنے ایک گرہ ہوتی ہے
جس کو تھالی رائیڈ ٹکینڈ کہتے ہیں۔ اس ٹکینڈ میں جب کمزوری آنے لگتی ہے تو اس کا
رس کم ہو جاتا ہے۔ یہی رس ہے جو بالوں میں کالا رنگ پہنچاتا ہے۔" میں نے تھالی
کے وسط سے گرہ کی انش کرنی شروع کی تو بالوں میں کچھ سیاہی معلوم ہوئی۔ بند کر کے
کے بعد ان کا رنگ پھر سفید کا سفید ہو گیا۔ اب میں پھر انش کرنے لگا ہوں۔ اور جب تک
میرے بال سیاہ نہ ہونگے کرتا رہوں گا۔ اگر ایسا کرنے سے کوئی اور جوان پیدا ہوتی ہوئی
معلوم ہوئی تو سفید بالوں پر ہی عبور کروں گا۔

لا معلوم عرصہ سے لوگوں کو اس آب حیات کی تلاش ہے۔ جس کے ذریعہ سے
ہمیشہ جوانی قائم رہے۔ یہی سی کتابیں دنیا کی عمر کے صنوں پر شائع ہو چکی ہیں
اشہارہی اشخاص عمر بڑھانے اور جوان بنانے کی طرح طرح کی ادویات اپنے فہرہ راز
میں دکھلاتے ہیں۔ بھولے بھالے انہیں اپنا بہت سا روپیہ اس بات پر خرچ کر دیتے
ہیں۔ خدا نے اچھا کیا جو ایسی دوا پیدا نہیں کی جس سے آدمی کبھی ضعیف نہ ہوتے۔
کیونکہ وہ ادویات خبیثے کی دست بردار تھیں۔ لہذا روش بھی ہمیشہ جوان رہنے آجکل

سینہ بالوں کو سیاہ کرنے کیلئے اسے فلٹن تو لیں کیونکہ اس نخر سے بال سیاہ کرنے
 میں بھی کامیابی نہیں ہوتی اس غدد کو متحرک بنے تغذیہ جگہ مالی حد تک پہنچا
 (جس کا ذکر آگے آئے گا) اور تھکے والے مالش دونوں کام ہاتھ ساتھ کئے جائیں تو زیادہ
 کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے کیونکہ اس سے اس غدد کے فضل میں بہت حد تک تیزی پیدا
 ہو جائیگی۔

آیوڈائیڈس کے شباب خیر اثرات

جناب ٹیٹ کرل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:-
 تیسرے مشاہدہ میں بعض مریض ایسے آئے ہیں جنکے اندر آشکی مادہ موجود تھا۔
 اور حجاب کو آیوڈائیڈس کی بڑی بڑی خوراکیں دی گئیں تو ایک عرصہ بعد اچھی حالت
 پیدا ہو گئی اور اعصابی قوت میں بھی اضافہ ہوا آیوڈائیڈس کے استعمال کے بعد مریض
 زیادہ دھتک چل سکتا اور بغیر تھکن محسوس کئے بلند یو پیئر ٹرچھ سکتا ہے۔ خواہش مباشرت
 عود کر آتی ہے اور جن مریضوں میں تو پہلی قوت سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اکثر
 مریض ایسے بھی ہیں جو آیوڈائیڈس کے استعمال کے بعد پہلے سے زیادہ جانی معلوم
 ہونے لگے اور حقیقتاً زیادہ قوی ہو گئے۔

آیوڈائیڈس شباب خیر کیوں؟

لیکن آیوڈائیڈس نے یہ استعجاب انگیز اثر کیوں کر پیدا کیا؟

اس کا جواب بھی کرل صاحب صوف ہی کے الفاظ میں لیجئے۔

آیوڈائیڈس سے غدد حقہ کے فضل میں اضافہ ہوتا ہے اور میرا معمول ہے کہ صبح
 شربانی میں جس کا قطر بڑھ چکے میں ہوا کرتا ہے آیوڈائیڈس ہی دیا کرتا ہوں اور ہمیشہ

اس کا فعل عدم ہو گا۔ اور اگرچہ آئیڈیٹس کے استعمال سے وہ اصل ہم غدد
درقیہ کے اس جزو کو متاثر کرتے ہیں جس پر غدد درقیہ کے اغراض کا دار و مدار ہے
یوٹریٹ، شش خاص یہ جب غدد درقیہ کو ضرر پہنچاتا ہے تو پھر اس میں آئیڈین کی مقدار بھی
کم پیدا ہوتی ہے۔ آئیڈین کو آئیڈیٹس کی شکل میں استعمال کرنے سے اس
کلی کو پورا کر دیا جاتا ہے۔

اب مندرجہ ذیل اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیے جو شیر الاطباء سے لیا گیا ہے۔

آئیڈین آمیز دودھ

ریڈ کراس چلڈرن کے ہسپتال بوڈاپسٹ کے ڈاکٹر ایل۔ وی اوری نے بیان
کیا ہے کہ کمزور نئی مزاج کے بچوں میں آئیڈین آمیز دودھ کا استعمال نہایت مفید
ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ اس کا تجربہ ہسپتال کے بہت سے طلباء پر طرح کیا گیا کہ جب
کمزور طلباء کو روزانہ دو سو گرام ایسا دودھ دیا جاتا تھا جس میں فیصدی چھ قطرے
آئیڈین غور، ذرا کے مل کر ڈٹے جاتے تھے۔ پھر آئیڈین دودھ میں کرنے کے بعد
اسکو پینہ میں منٹ تک رکھ کر پیا جاتا تھا اس سے بعض طلباء میں پہلے چند روز
سوجھ بوجھ کی بعض علامات پیدا ہوئیں جو جیسٹر و کلک ایڈ (تیزاب نمک) کے
استعمال سے نفع ہوئیں۔ اس کے بعد طلباء کی صحت عامہ بہت بہتر ہو گئی چند دنوں
میں ہی ان کی بھوک بڑھ گئی اور صحت کے جسم کا وزن نسبتاً زیادہ ہو گیا۔ ایسے دودھ
کے استعمال کے دوران میں بچے کی گردن کا وقتاً فوقتاً آفتان کرتے رہنا چاہئے۔
اگر اس کی گردن کی دتی گٹھی میں ٹھوس پوری کے خفیف ترس آثار بھی ظاہر ہوں تو
فوراً آئیڈین آمیز دودھ کا استعمال ترک کر دینا چاہئے۔ ورنہ اس میں گھٹن کا
مخصوص مرض رونما ہونے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔

کیوں اور کیسے؟

بچوں میں غدہ درقیہ بہت ہی نامکمل حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا وہیں آجیروودھ سے اسکی نشوونما میں اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اسکی نسبت سے بچہ کی عمر بڑھتی اور دماغی نشوونما میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ ————— علامتیں اپنے مشاہدہ کیا ہوگا کہ دودھ بچوں میں جو قدر معتد ثابت ہوتا ہے اسقدر جانوں میں نہیں۔ اسکی وجہ چولے کے اجزاء کے علاوہ (جو دودھ میں بکثرت پائے جاتے ہیں اور بچہ کی نشوونما میں ایک اہم حصہ لیتے ہیں) یہ بھی ہے کہ دودھ میں اس حیوان کے غدہ درقیہ کا جو حصہ بھی شامل ہوتا ہے جس سے دودھ حاصل کیا جاتا ہے اور یہی غدہ درقیہ کا جو حصہ بچوں کے نامکمل غدہ درقیہ پر جانوں کے مکمل غدہ درقیہ کی نسبت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ جو کچھ ہونا چاہئے وہ ظاہر ہے۔

نئی جوانی بخشنے والا اناج

مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ جو ختمہ حیات دہلی کی ایک شاعر سے لیا گیا ہے۔

ایک چیز لذتہ ایسی ہے جو دماغ کیلئے خاص طور پر عینہ کچی جاسکتی ہے اور جس کا بچپن اور اس کے بعد شباب کے پیشہ کے زمانہ میں استعمال واجب ہے۔ وہ چیز جی یا جی کا آٹا ہے۔ درحقیقت یہ تمام کھانوں میں سب سے زیادہ غذائیت بخش چیز ہے۔ اور اس میں چربی یا سفورس اور دیگر مقویات کے اجزاء باقراط پائے جاتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ سینیگہ میں ہم ہندوستانیوں کی عام غذا ہے اور یہی

جسم کے ہر حصہ میں غذائیت کا اثر پیدا کرتا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ شمالی ممالک ان کے باغیچے
 بچپن میں جی کے استعمال کے باعث مضبوط اور متوسل ہوتے ہیں۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے
 کہ جی کا آنا اس غدد پر اثر ڈال کر دلغ سازی کے عمل میں بہت مدد دیتا ہے۔

ملاحظہ

تھائی رائیڈ غدد کو تقویت بخشنے کیلئے جی کا استعمال بہترین بے ضرر طریقہ ہے۔
 ۱۲ بجیات متبرکۃ اللہ میں ایوینا سٹیٹما (جو سرسبز جی) سے تیار کیا جاتا ہے اس کے پانی
 میں پینچل بھی یہ اشارہ کر چکا ہوں کہ ایوینا سٹیٹما کے استعمال سے صحت یسانی و رانی
 کو جو نازگی حاصل ہوتی ہے اس کی وجہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکا تھائی رائیڈ گلینڈ پر
 شایخیز اثر ہے۔ مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا
 اندازہ غلط نہ تھا۔ جی تھائی رائیڈ گلینڈ کو تقویت بخشنے کیلئے غذائی دوا ہے۔
 اسلئے شاید قطعی بے ضرر اسکا استعمال بطور چار بھی کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ مندرجہ
 بالا مضمون سے ظاہر ہوتا ہے اور ردی بنا کر بھی ٹسکچر (ایوینا سٹیٹما) کی شکل میں اسکا
 استعمال بہت گلاں پڑتا ہے۔ کیونکہ ٹسکچر کی ایک پوڈ کی دلاستی بوتلی وارہ تیرہ روپے سے کم نہیں
 ملتی۔ حالانکہ خود جی ایک بہت ہی سستا اناج ہے۔ پس تھائی رائیڈ گلینڈ
 کو تقویت بخشنے کے لئے سب سے جانی حاصل کرنے کیلئے جی کا تجربہ ضرور کیجئے۔ یہ کچھ شکل نہیں
 کچھ گرائی نہیں۔ کسی صورت نقصان دہ نہیں۔

یہاں تک ذہنا غدد و قیہ کے شایخیز اثرات کے متعلق اب غدد تنا سلی کی اہمیت
 بھی معلوم کرنی چاہئے۔

غدة تناسلی

کے

کایا پلٹ معجزے

The sex glands are not merely for the reproductive function, but vitality and vigour depend on their healthy state

Fertility is, to a large extent, a result of decay of the sex glands

Bernard Hollander, M. D.

غدد جنسی جنس تناسلی نہیں ہیں۔ بلکہ مرد اور توتہ کا دار و مدار بھی ان ہی کی

صحت و سلامتی پر ہے!

بڑھاپا۔ بہت حد تک جنسی غدد ہی کے نفاذ کا نتیجہ ہے۔

ڈاکٹر ہرنلڈ۔ ہلسنڈر۔ ایم۔ ڈی

عذو تناسلی کی اہمیت

(ایڈیٹر کے قلم سے)

تناسلی عذو جسم انسانی میں اہم ترین عذو ہیں۔ ان کے بغیر کوئی عورت عورت نہیں بنتی اور کوئی مرد مرد نہیں کہلا سکتا۔ یہ عذو دمر و دل میں خبیثوں کی صورت میں اور عورتوں میں خصیتہ الرحم کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

سرن یا س میں جب عورتوں کے تناسلی عذو کا فعل قریب قریب معطل ہو جاتا ہے۔ اکثر عورتوں میں مردانہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کے وارھی اور موٹھیں تک بھل آتی ہیں۔

بیت چیس سال کی عمر کو پہنچنے کے باوجود بھی کسی مرد کے موٹھیں پیدا نہ ہوئی ہوں تو سمجھ لیں کہ اس کے تناسلی عذو کا فعل بھیک نہیں ہے۔

جوانی کی عمر سے پیشتر کسی مرد کے خبیثے نکال کر اسے آخستہ کر دیا جائے تو اس میں کبھی بھی ایک جوان مرد کا جلال پیدا نہیں ہو سکتا۔ عورتوں کے خبیثے سن بلوغ سے پیشتر نکال دئے جائیں تو ان میں کبھی بھی شباب کا جلال پیدا نہیں ہو سکتا!

مرد کی مردانگی اور عورت کی نسوانیت عذو تناسلی ہی کے دم خم سے ہے۔ اس دم خم میں فرق آیا تو مردانگی نسوانیت میں اور نسوانیت مردانگی میں تبدیل ہونے لگتی ہے۔ بوڑھے مرد کے خبیثے نکال کر ان کی جگہ اگر جوان مرد کے خبیثوں کا میوند لگا دیا جائے تو بوڑھا از سر نو جوان ہو جاتا ہے۔ جوان مرد کے خبیثوں کو اگر بوڑھے مرد کے خبیثوں سے تبدیل کر دیا جائے تو جوانی بڑھاپے سے بدل جاتی ہے۔

تناسلی عذو دایہ اہم عذو میں کہ ان سے جنم کیاتی تمام عذو دستاثر ہوتے ہیں۔ ان کی خرابی سے سب کی خرابی احوال کی خرابی سے سب میں خرابی

پیدا ہو جاتی ہے۔

جب جسم بڑھانے کے آثار طاری ہونے لگیں تو سمجھ لیجئے کہ سب سے پہلے
خوابی غدد و تناسلی باغذہ در قیہ میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد جسم کے باقی غدد
متاثر ہوتے ہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک غدد میں (غدد
تناسلی زیادہ اہم سمجھئے) دوبارہ نشا دہانی پیدا کر دیکھئے تو جسم کے باقی تمام غدد و غدد نوجوان
نشا دہانی و پیدائش کے۔ اور ان سے صحت و شباب کا اس ترادوش پاکر بڑھے جسم کو
از سر نو جوان بنادے گا۔

جوانی کی واپسی کا ملکت

جناب لغت ملکت کرنل ڈاکٹر محمد شرف الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:-

”جب ہمیں اس امر کا علم ہو چکا ہے کہ بڑھاپا، دروں افزائی غدد، بالخصوص
غددہ ترسیہ (دقیہ) اور اتھیمین کے از کار رفتہ اور منحل ہونے سے ظہور پزیر ہوتا ہے تو
بس تجدید شباب کیلئے صرف اتنا ہی کافی ہوگا کہ ان غددوں کو نشوونما دیکر قوی کر دیا
جائے۔ اس کا مناسب اور آسان طریقہ یہ ہے کہ تندرست جانوروں کے غدد نکال
کر ان کے حیاتین اخذ کئے جائیں اور انہیں مریضوں کو داخلی طور پر استعمال کر لیا جائے
تجدید شباب کی غرض سے بڑھے مردوں اور بوڑھے عورتوں کو اندام انخاص کو جو
قبل از وقت کہولت کے زکار ہو چکے تھے۔ اتھیمین اور غددہ رقیہ کے جو ہر دے گئے اور
مناہیں کا سیالی حال ہوئی۔ جن لوگوں کو یہ جوہر استعمال کرائے گئے وہ اپنی پہلی عمر سے
دس پندرہ سال کم عمر کے نظر آنے لگے اور بعض حالتوں میں اس سے بھی کم۔ چہرے کی

لے ایسے کئی نغمات آجکے آئینہ صحت میں ملیں گے۔ جن میں جانوروں کے غدد داخل کئے گئے ہیں۔

جھرباں تو استعمال کے چار پانچ ہفتوں کے بعد ہی غائب ہو گئیں۔ جو لوگ بہت
 زیادہ موٹے تھے۔ ان کی چربی تحلیل ہو گئی اور وہیں ڈول کم ہو گیا۔ کیونکہ یہ سرسٹم ہے
 کہ غده درتیبہ کے استعمال سے خرابی دور ہو جاتی ہے۔ سرسٹم کی استعمال میں ایک ہفتہ
 ایسا بہت جیسا ہے۔ غده ضعیف ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی خرابی میں غده مذکورہ کے جوہر
 سے بہتر کوئی دوسرا علاج نہیں ہے۔ ان لوگوں کے اعصاب کے رتبہ جو بڑھاپے کے
 صوبے کے نزدیک خراب ہو گئے تھے پھر اپنی پہلی حالت پر آ گئے۔ وہ اعصابی ضعف کے
 پہلے نمایاں تھا۔ ان کے اعصاب ہو گیا اور حرکات میں جتنی پیدا ہو گئی تھی بھی وہ پہلے جتنی
 حرکات کی بعض کی طرح خفیف و ضعیف تھی سرسٹم دقتی ہو گئی اور جب میں نے
 حال ہی میں غده درتیبہ کے جوہر کو ایسے لوگوں پر استعمال کیا جن کی بعض بہت مست
 چلتی تھی (جن سے کمال صلاحیت شریانی کا پتہ چلتا ہے) تو فی الواقع عمدہ نتائج پیدا
 ہوئے۔ چونکہ غده درتیبہ کے استعمال سے دوران خون بہتر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان
 کو بڑھے اشخاص نے جنہیں ہاتھ پیر اور سر کے ٹھنڈے رہنے کی شکایت تھی اپنے مرض
 میں کمی محسوس کی۔ گردے جو ضعیف ہو کر اپنے افعال کو نبھانہ سکتے تھے ان
 میں قوت پیدا ہو کر ان کے افعال پھر بحال ہو گئے۔ چنانچہ میناب کی مقدار زیادہ ہو گئی
 اور یورک ایسڈ و دیگر شکایات و مائے جو جسم ہی میں رہ جاتے تھے اچھی طرح خارج
 ہونے لگے۔ عمدہ اور امعا میں قوت آ گئی۔ اور اس سے ان کے افعال بھی بڑھ گئے
 پھر ہو گئی۔ اعصاب کے مائل کے افعال میں بھی اسی طرح نمایاں ترقی ہوئی۔ اگر یہ بہتر ترقی
 اسی حد تک نہیں پہنچی جیسے کہ عملیہ اختلاکات سے ہوتی ہے اور یہ اثرات استمراری
 قرار دئے جاسکتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بیان کر دینا چاہیے تھا کہ ہمارے ہر ہر عضو کے
 کے ایک ہندسہ و معرفت نظم و مواضع ہیں۔ ان کا نام ان کی ہر دانی کے باعث ہر عالم پر
 مشہور رہا۔ اور جن کی توصیف و تعریف "لیبرونی" نے بھی کی ہے اپنی کتاب "موسم"

"بروت سنگت" میں تھوڑا باہر کے صحن میں ایک لٹخ لکھا ہے جو بعینہ درج کیا جاتا ہے وہ ہے ہیں کہ "اگر بکری کے خضیوں کو نکال کر ان کو دودھ میں پکایا جائے اور پھر اسی دودھ میں تلوں کو تر کر کے خشک کیا جائے تو ان کو کھانے سے تمام جسمانی قوتیں بحال ہو جاتی ہیں۔ اور قوت باہر میں اس قدر اضافہ ہوتا ہے کہ کج خشک نر کی بھی ایسے شخص کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رہتی" اس مثال سے یہ بتانا مقصود ہے کہ صدیوں قبل بھی ہندوستان والوں کو انٹین کی اس قوت کا علم تھا۔ اور وہ اس کو کام میں لاتے تھے۔ گو اس میں کسی قدر مبالغہ ہے۔ کیونکہ انٹین کو ابالنے سے ان کے حیاتی عناصر ضائع ہو جاتے ہیں۔"

ملاحظہ (الف)

لٹی ہوئی جوانی۔ اور گئے ہوئے شباب کو واپس لانے کے لئے انٹین کا استعمال کس طریقہ سے کیا جائے؟ اس کیلئے میرا وہ مضمون ملاحظہ فرمائیے جو "نئی جوانی" میں مردانہ کمزوری اور بکری کے خضیے کے عنوان سے آج سے تین سال پیشتر لکھ چکوں۔ شاید یہ کتاب سب کے پاس ہو۔ اس لئے وہ مضمون اب بھی یہاں دہرائے دیتا ہوں۔

ملاحظہ (ب)

"نئی جوانی" چونکہ ضعف باہر کے مریضوں کیلئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے اس میں بکری کے خضیوں کا ذکر کرتے وقت میں نے اسی بات پر زور دیا ہے کہ ان کے استعمال سے ضعف باہر کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ بکری کے خضیوں کا استعمال من ضعف باہر کی شکایت ہی کو دور نہیں کرتا بلکہ عذردہ ناسلی میں نئے سرے سے شہابی کیفیات پیدا کر کے بڑھے جسم اور دماغ کو بھی نئے سرے سے جان بنا دیتا ہے۔

بشرطیکہ ان کے استعمال کا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جن سے ان کی حیاتیات ضائع
 ہونے پائیں۔ سب سے زیادہ قابل قدر طریقہ وہ ہے جس میں انہیں اپنے مخصوص کارس
 مصری طائر بخیر کرنا پڑے۔ اس میں ان کی حیاتیات قطعی طور پر محفوظ رہتی ہیں
 — اس کی ہر ایک خمد اک میں ایک راک (مقدار ہڈیاں خاص کے ماتحت محفوظ
 پڑھکر معلوم کیجئے) سم الفلک کی بھی خالی جائے تو فوراً کھائے کیونکہ کم انداز پر اس
 عذوہ نسلی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر سینکڑوں ڈاڈا (ایڈوین ملاپ) نکھیا (یا
 جائے نوا) بھی بہتہ ہوگا۔ نکھیا اور بکرے کے خبیثہ عذوہ نسلی میں شبانی کیفیات
 پیدا کرنے اور ایڈوین جیسا کہ پہلے دکھایا جا چکا ہے، تھا سیریلر ٹیڈ گلیڈنڈ ٹوئی جو ان
 بچنے کی اور پھر نئے دنوں عذوہ دیکھ دوسرے پر اثر انداز ہوتے۔ نہ صرف ایک دوسرے
 پر بلکہ جسم کے باقی تمام عذوہ پر جس سے لازمی طور پر بڑھے جسم میں بھی مشابہت کی مستیاں
 پیدا ہو جائیں گی۔

استعمال کرانے والے شخص لائق طبیب ہونے کے علاوہ عذوہ کے نظریہ کے فن بھی
 ماہر ہونا ضروری ہے۔ اگر ان کی نگہ رانی میں ہر قسم کی ہدایات پر استعمال سے عمل پیرا ہو کر
 ان دونوں کا استعمال کرے تو ناکامی کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ درنگنی ہوتی
 جوانی اس کی سانی سے دیکھ نہیں آیا کرتی جس کی سانی سے یہ سطور پڑھنے والے حضرات آتے
 داس لانے کے شاید عجیب اب دیکھنے لگے ہوں!

مردانہ کمزوری اور بکرے کے خبیثے

جن لوگوں کے مذہب میں گوشت کا استعمال ممنوع ہے وہ بکرے کے خبیثوں کا
 ذکر پڑھ کر ٹھہرانے جائیں۔ یہ کمزوری نہیں کہ میری تحریر سے متاثر ہو کر وہ ان کا استعمال ضرور

اسی شروع کر دیں۔ بن گوشت کا ذکر نہ ہی طور پر نہیں کر رہا ہوں۔ بلکہ یہاں تو اس کا
 ذکر طبی طور پر ہو رہا ہے۔ اور طب کسی چیز کے نفع و نقصان اور اس کے افعال و
 خواص سے بحث کرتی ہے۔ اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ وہ چیز کسی
 مذہب میں جائز ہے اور کسی کے مذہب میں مشروع۔ جن کے مذہب میں اس کا استعمال
 مشروع ہو وہ اسے چھو نا ہی ایک گناہ کبیرہ نہیں۔ خواہ طب اس کی تعریف میں کتنی
 ہی رطب اللسان کیوں ہو۔

طبی طور پر کبرے کے خصلے قوت مردی کے لئے نہایت اکیلا اثر فوائد کے حامل ہیں۔
 ان کے استعمال سے مرکز تناسل کو حیرت انگیز تحریک و تقویت ملتی ہوتی ہے۔ ہزاروں
 برس سے حکیم اور دیدبان کے استعمال کی سفارش کرتے آئے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے
 شہید اور مہینوں کی بنائی ہوئی آیو ریدیک کتابوں میں اس کے استعمال کی پرزور تلقین
 میں سفارش کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔

”کبرے کے خصلوں کو دودھ میں جو ش دیکر ان سے کھلے نگوں کو بار بار بھونکر
 خشک کر لیا جائے۔ اور پھر ان نگوں کو شکر طارخو شش استعمال کرے۔ اس سے
 بہت سی عورتوں کی شہوت الی آگ بھانے کی قوت پیدا ہو جائے گی۔“
 بلاشبہ کبرے کے خصلوں کے استعمال کا یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے۔ جو صاحب
 ان کے استعمال کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اسی آیو ریدیک طریقہ سے ان کا استعمال
 کر کے مستفید ہو سکتے ہیں۔

کبرے کے خصلوں میں چند ایک اس قسم کے مقوی جوہر ہوتے ہیں۔ جو انہیں
 آگ پر پکانے سے بالکل زائل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا سالن پکا کر استعمال
 کرنے سے وہ مقوی فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو ان کو کچا استعمال کرنے سے ہونے
 ممکن ہیں لیکن میرے خیال میں کوئی ایسی ترکیب نہیں آتی جس سے ان کی وہ کمزوری

دودھ ہونے کے بعد ان کو کچا استعمال کرنے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔

ایک سالانہ عظیم خاصیت ہے ان کو کچا استعمال کرنے کی یہ ترکیب بتائی تھی کہ انکو
غیر کر کے اسکو شکر سے میٹھا کر کے کھایا جائے۔ لیکن میری اس تجویز سے تشفی نہیں
ہوتی تھی یقین ہے کہ ایسے لوگ بہت کم ہوں گے جو ان کو کچا استعمال کرنے کی
ہمت رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ انہیں کچا کھانے کی عادت پیدا کر لیں۔ ان کے لئے
عمر بھر کی اور مقوی باہ و دوا کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

دودھ میں پکائیت بھی اگرچہ ان کے بہت سے جہر جل جاتے ہیں۔ مگر تاہم
سالانہ کی نسبت ان کو دودھ میں پکا کر اس دودھ سے تنوں کو بچھڑے کر استعمال
کرنا بہت کچھ مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

ایک یا دو خیمے لے کر ان کا تہ کر کے پھر ان میں برابر دن معری ملا کہ دودھ
زور سے ہلایا جائے۔ جب شربت ایسا گاڑا قوام سا ہو جائے تو چھان کر چھ چٹے
الگ کر دے جائیں اور اس قوام کو آٹھیں بند کر کے صاف سے پیچے اتار لیا جائے
ادھر سے شہد یا دھات سے ملا ہوا دودھ پیایا جائے تو چند ہی روز میں حیرت انگیز طور پر
قوت باہ میں اضافہ ہوتا شروع ہوتا ہے۔ سینکڑوں روپے کی مقوی دواؤں سے
بھی اس قدر قوت حاصل ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے جس قدر اس قدر دوا کی نسخہ سے پیدا ہو
سکتی ہے۔

مندکرہ یا شربت کا ایسا گاڑا قوام کسی قلعی دار برتن میں ڈال کر کھاپ پر پکایا
جائے تب بھی بہت کچھ مفید ثابت ہوتا ہے۔ دو چار پکڑے کے خیمے لیکر اس طریقہ
سے ان کا جو ہر فصل کھاپ پر خشک کر لیا جائے اور ایک تو لہ بھر کی مقدار میں صبح و
شام ہر روز عظیم دودھ استعمال کرنے کا معمول بنالیا جائے تو یہ نہایت مفید نتائج
پیدا کر سکتا ہے۔ قوت باہ میں اضافہ کرنے کے لئے اس سے بہتر بے ضرر چیز نئی شکل

مشرق و مغرب کی حقیقت سے بیزار پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ بکرے کے جسم کا ہر حصہ جسم انسانی کے اُسی حصہ کی قوت بنو اور نشو و نما کے لئے ممد و معاون ہے۔ چنانچہ بکرے کا مغز ان کے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ بکرے کا دل انسان کے دل کو تقویت بخشتا ہے۔ بکرے کے پھیپھڑے انسان کے پھیپھڑوں کے لئے معین ہیں اور بکرے کے گروے انسان کے گردوں کے لئے طاقت بخش ثابت ہوتے ہیں اسی ہول کے ماتحت بکرے کے خفٹے انسان کے خفیوں کیلئے مقوی و صحت بخش ہیں دماغ ہونچا ہے کہ انسان کی قوت مردمی کا اس کے خفیوں سے بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ مادہ مغز خفیوں میں تیار ہوتا ہے۔ حقیقت مردمی کمزور ہو جاتی ہے تو خفیہ بچے نکل جاتے ہیں۔ جو چیز خفیوں کو قوت و طاقت بخشتی ہے۔ وہ انسان کی قوت مردمی میں حیرت انگیز طور پر اضافہ کرتی ہے۔

ولایت میں علاج کا ایک نیا سسٹم ایجاد ہوا ہے جسے "آرگن ٹھیراپی" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے ماہر مختلف پرند و چرند کے جسم کے اعضاء کے مرکب سے جسم انسانی کے دیسے ہی اعضاء کی کمزوریوں کا علاج کرتے ہیں۔ دل کی کمزوری کا علاج مختلف چرند و پرند کے دلوں سے مرکب کی ہوئی دوا سے کیا جاتا ہے دماغی کمزوری کا تریاق مختلف جانوروں کے دماغ سے تیار شدہ جوہر سمجھا جاتا ہے۔ "آرگن ٹھیراپی" کے عالم و فاضل ڈاکٹروں کے تجربات بھی اس حقیقت پر نہایت ہی نمایاں روشنی ڈالتے ہیں کہ بکرے کے خفیہ قوت مردمی کے لئے دنیا بھر کی چوٹی کی دواؤں میں سے ہیں۔ ان میں غذائیت اور دوایت دونوں خوبیاں موجود ہیں۔ جو لوگ ان کے استعمال کو روزمرہ کی غذا کا ایک جزو بنالیں۔ ان کو تمام عمر کسی بھی قوت باہ دوا کی ضرورت نہ رہے گی۔

سنکھیا کے شباب اور اثرات

حکیم ڈاکٹر غلام بنی صاحب کے رسالہ سم الفار کے صفحہ ۱۸ پر سنکھیا کے شباب کے در اثرات کے متعلق مندرجہ ذیل بیان ملتا ہے۔

اس میں خشک نہیں کہ سنکھیا اگر زیادہ مقدار میں کھایا جائے تو یہ معدہ میں ملین سوزش - ورم اور خم پیدا کر کے حیوان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ترکیب مجوزہ سے تقوڑی مقدار میں استعمال کیا جائے تو منقوی معدہ، منقوی باہ، مصفی خون، دافع سودا، مانع حمیات ناٹھ، مجملہ رنگ لون بشرہ ہے۔ آنکھ کی چمک، چہرہ کی دمک اور جسم کی خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ جلد بدن پر چونکہ اس کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ اسلئے جلدی امراض میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ غوام میں یہ دسم مشہور ہے۔ اسلئے اکثر تعلیمیافتہ لوگ اسے گھر میں اپنے طبع پر استعمال نہیں کرتے۔ نیشی اسٹریا کے حصہ سٹریا میں اور کوہستان ہنگری میں اکثر لوگ اسے شوقیہ کھاتے ہیں۔ یہیہ۔ تانیہ اور دیگر دھاتوں کو گلالتے وقت سنکھیا ان سے جدا ہو کر اجزات بن کر اٹھتا ہے اور جسمی کی دیوالوں میں جا کر جم جاتا ہے۔ انہیں چینوں سے سم الفار کے ٹکے پھرا کر بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ اسے دہاں دہری کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں دھات گلانے والی بیٹیوں کا دھواں۔ بعض لوگ روزانہ اسکی ایک خاص مقدار کی ڈولی نگل جاتے ہیں۔ اور یہ کام پشت پر پشت چلتا ہے۔ یعنی باپ سے بیٹے کو اور بیٹے سے پوتے کو۔ اس طرح پر سنکھیا دوا مطالب کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اول جلد کو معاف اور ملائم کرنے کے لئے۔ چہرہ کو رونق بخشنے کے لئے اور رنگ کو صاف کرنے کے لئے۔ دوم آلات تنفس کو طاقت دیکر علامتہ ورم

کشی کو روکتا ہے۔ اور سانس نہیں پھولنے دیتا۔ لیکن یہ دونوں باتیں اسے دیر تک
استغاث کرنے سے چھل ہوتی ہیں۔ خواہ انسان ہو یا حیوان۔

طائر یا کے دھنپانوں کے نوجوان لڑکیاں خوبصورتی بڑھانے اور پیدا کرنے کی
خاطر اس کا تندرست استعمال کرتی ہیں۔ ڈاکٹر مکن شڈی نے اپنی کتاب میں ایک
قصہ لکھا ہے کہ ایک ہتھان لڑکی اندرونی ضعف کے باعث بالکل زرد اور بدبوتا
تھی مگر اس کا میلا طبع ایک نوجوان شخص کی طرف تھا۔ اسے اپنے بس میں لانے
کے لئے اس نے شکمیا کھانا شروع کر دیا۔ ہفتہ میں کئی بار کھایا کرتی تھی۔ اس عمل سے
دو چند ہوا میں موٹی تازی اور سرخ و سفید ہونے لگی اور اس کی خواہش پوری ہو گئی
ایک اور کمزور شخص نے سانس نہ پھولنے کی خاطر اسے کھانا شروع کیا وہ شخص اس کے برابر
شکمیا سنہ میں رکھ لیتا اور آہستہ آہستہ اسے چوستا رہتا۔ چند ماہ میں اس شخص سے وہ لیب
چھتہ دم ہو گیا کہ پہاڑ پر چڑھتے وقت اس کا بالکل دم نہ چھوٹا تھا۔ اور وہ بڑے آرام
سے اوپر چڑھ جاتا تھا۔

شکمیا کا تندرستی پر کا یا پٹ اثر

جناب لفیٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب بھی اپنی ایک کتاب میں کچھ
انجیٹم کے خیالات کا اظہار فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔

یہاں میں شکمیا کے جوان کو دینے والے اثرات کے متعلق بھی یہ بیان کرنے کی جرات
کرنا ہوں کہ اس کی ٹہری بڑی خواہشیں بہت موثر ہوتی ہیں۔ کہ اس ضمن میں اگر اسٹیریا
کے شکمیا کھانے والوں کی مثال پیش کی جائے تو بہتر ہوگا۔ اسٹیریا ایک اسٹیریا کا ایک
صوبہ ہے۔ یہاں کے لوگوں کی عادت ہے کہ وہ شکمیا بہت کھاتے ہیں اور اتنی زیادہ

مقدار میں کھاتے ہیں کہ اگر دوسرا کھائے تو فوراً مر جائے۔ یہ لوگ بہت تھوڑی مقدار سے شروع کر کے بتدریج اپنے جسم کو بڑی بڑی کھانوں کا عادی بنا لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ زہریلی اور ہلکے مقدار تک پہنچ جاتے ہیں۔ غالباً اس عادت کی طرف ان کا حیلان اس سبب سے ہوا کہ وہ روز دیکھتے ہیں کہ سنگھیا کو ملا دمت کے ساتھ کھانے سے ان کی حیوانی قوت بڑھ جاتی ہے اور وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ زیادہ آسانی سے ان بلند مقامات اور اونچی اونچی پہاڑیوں پر چڑھ سکیں جن سے ان کے ملک کا برا حصہ بھرا ہوا ہے۔ ان لوگوں کی اہل عمر کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ اپنی عمر سے بہت کم نظر آتے ہیں۔ بعض ایسی عورتیں بھی ہیں جن کی عمر ۵۵ برس سے ۶۲ برس تک کی ہوتی ہے۔ لیکن وہ بالکل بوجہ ان معلوم ہوتی ہیں۔ یہ بات بھی تعجب کے ساتھ سمجھنی چاہئے گی کہ تجدید شباب کے وہ اثرات جو اشتہار کے بوڑھے چوہوں میں ظاہر ہوئے تھے بالکل ان ختم کے اثرات مذکورہ بالا اشخاص میں بھی پائے گئے۔ چنانچہ ان کے بدن مضبوط ہوتے ہیں۔ ان کے مسوں اور گالوں پر بال بکثرت نکلتے ہیں۔ اور اپنی عمر حقیقی سے یہ لوگ بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ تناسلی غدود پر سنگھیا کے یہ اثرات اس کی کثیر مقدار کے باعث ظہور پذیر ہوتے ہیں جس کا مابعد یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان غدود کی درون افزائی قوت بڑھ جاتی ہے جس سے تجدید شباب کا عمل جاری رہتا ہے۔ غرض کہ عورتوں کے تناسلی غدود میں جن میں مردوں کی بہ نسبت تجدید شباب کے زیادہ واضح نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

پارہ کے شبابِ آبِ خواص

آگے چل کر کرل صاحب صوفی تحریر فرماتے ہیں :-

دنیا میں ادبھی ایسی بہت سی دایمیں ہیں۔ جن کے اثرات بھی اسی قسم کے ہیں۔ مگر میں اس رسالہ میں صرف ایک کا ذکر کر دے گا۔ چند شاہدات کی بنا پر میں اس امر کی جانب مبذول ہوا ہوں کہ پارہ بھی دسائے بخندید شباب کی ہزست میں شامل کر لوں گا۔ کیونکہ بعض آتشکی مریضوں میں جن پر پارہ استعمال کیا گیا تھا انالہ مرض کے بعد نئی جوانی کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ مثلاً بال از سر نو نکل آئے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس کی زیردست سمیت کی وجہ سے مجھے جرأت نہیں ہوتی کہ اسے بخندید شباب کیلئے استعمال کرنے کی رائے دوں۔

ملاحظہ

مندرجہ ذیل نسخہ جو منقولہ انجرائن طبع چہارم کے صفحہ ۶۷ پر اسرارِ حکمت کے حوالہ سے درج ہے۔ کرل صاحب صوفی کے شاہدات کی تصدیق کرتا ہے۔

صلایہ سیاب سیاب مصفیٰ تین تولہ۔ سم الغار تین ماشہ۔ چار اجوہن ہر ایک تین تولہ۔ رب کو نکجا کر کے لوہے کے ماؤن دتہ میں غیب کو پیش جتنی کہ ایک لاکھ ضرب پوری ہو جائے۔ گولی بقدر ایک ستی بنائیں۔

فراںد مرز آتشک کے لئے داتی اکیر کا کام دنیا ہے۔ گھی دودھ بکثرت نوش فرمائیں بخیر ہند ہے۔

صاحب نسخہ کا شاہد ہے کہ ایک شخص کو جوانی میں آتشک ہوئی تھی۔

اس نے ایک ماہ متواتر یہ گولیاں استعمال کیں دودھ بھی جتنا پیتا تھا۔
 ہضم ہو جاتا تھا۔ تمام شکایات رفع ہو کر جسم فربہ اور طاقتور بن گیا۔ آخر عمر
 میں جو انہی پچاسی کے قریب تھی۔ قوی ہو گیا اور سرخ چہرہ سن شباب کی چمک
 دیکھاتا تھا اور قوت اس قدر کہ اس عمر میں ایک جوان عورت سے شادی
 کی ہوئی تھی۔

اسرار حکمت

ملاحظہ

پارہ کی سمیت! ————— کرنل صاحب ٹھیک کہتے ہیں! ————— لیکن اگر
 پارہ آلودہ دیکر طریقہ سے پورے طور پر نہ لیا گیا ہو تو اس سے ڈرنے کی
 قطعاً ضرورت نہیں۔ غیر مصفا پارہ اگر زہر کا اثر رکھتا ہے تو طریقہ کے مطابق صفا
 کیا ہو پارہ بحیات بن جاتا ہے۔ پارہ صاف کرنے کا عام بازلی طریقہ جس میں
 پارہ کو موٹے کپڑے میں سے پانچ سات یا دس میں دفعہ چھان کر کام ہو گیا جاتا
 ہے۔ فن کے خلاف اور اسرار نقصان دہ ہے۔

جس نسخہ میں پارہ کے ساتھ گندہک بھی شامل ہو اور پارے اور گندہک کو اکٹھے
 دس گھنٹہ تک خوب دردار ہاتھوں سے پیس لیا گیا ہو وہاں پارے سے ڈرنے
 کی ضرورت نہیں۔ گندہک کے لاپے پارہ کی سمیت رفع ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا نسخہ میں لکھا براہ راست غدہ تناسلی پر اثر ڈالتا ہے۔ اور غدہ تناسلی
 جسم انسانی میں وہ اہم غدہ ہے جس کی تغذیہ اور تحریک سے باقی تمام غدہ مثلاً غدہ تیرہ
 (تھائی رائیڈ گلینڈ) غدہ خنسیہ وغیرہ وغیرہ میں شبہائی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں
 اور نتیجتاً تمام بڑے جسم میں اذیت و زحمت کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔

پارہ کوگ دہائی چیز ہے جس دوا کے ساتھ سے شامل کر لیا جائے اسی کی تاثیر کو

بیموں گنا بڑھا دیتا ہے۔ مندرجہ بالا نسخہ میں پارہ نے سنگھیا کے عندناسا سلی پر
اثر ڈالتے والے خاص کوکئی گنا بڑھا دیا ہے۔ ————— علاوہ ان میں سیاہی بخشد
بھی کسی پراسرار طریقہ سے جسم انسانی کیلئے کایا پلٹ ثابت ہوتا ہے۔

یہ نسخہ جو میں تیار کر کے دیکھ چکا ہوں ————— اب بھی میرے ہاں تیار موجود ہے
————— اس لئے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر صحت، صفائی اور فنی ہمارے
سے تیار کیا جائے اور مقررہ محل کے مطابق ذرا سوچ سمجھ کر استعمال کر لیا جائے تو یہ نسخہ
دفعی کایا پلٹ آکیر ہے۔ ————— خصوصاً آتشکی مزاجوں کے لئے!

آگے چل کر نرل صاحب صوفی تحریر فرماتے ہیں کہ "فولاد کا اثر بھی سنگھیا کے عمل کے
مماثل ہے۔ لیکن فولاد سنگھیا کی نسبت کمزور ہے۔ اور اگر فولاد کو سنگھیا کے ساتھ شال
کر کے عورتوں کو دیا جائے تو اثرات قوی ہوتے ہیں۔ عام طور پر خواہ مرد ہو یا عورت
فولاد اور سنگھیا کو ملا کر دینے سے تناسلی عند پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔"

ملاحظہ

اس نقطہ سنگھ سے دیکھا جائے تو فولاد کے وہ کشتہ جات جو سنگھیا کی مدد سے
تیار کئے جاتے ہیں۔ بہت معینہ ثابت ہونے چاہئیں اور اس میں کوئی شبہ بھی نہیں،
کہ ایسے کشتہ جات فولاد اپنے فعل میں حقیقتاً بہت قوی اور کامیاب ہوتے ہیں
اس مطلب کیلئے وہ کشتہ فولاد اور بھی زیادہ معینہ و موثر ثابت ہو گا۔ جو بحیات
بابت ۱۹۳۴ء میں نسخہ جات کی چھان بین "کے عنوان کے ماتحت پورے
سات صفحات میں پورے تفصیل کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ کہہ کر میں میں سنگھیا ہی
ہیں بلکہ پارہ کے شباب آفریں اثرات بھی جذب کر لے گئے ہیں کشتہ جات بنائے
حقرات اس سے نادافف ہونگے کہ گھیکوڑ کی دھڑ سے پارہ کا کچھ نہ کچھ حصہ

کشتہ میں فرو کر دیتے ہو کر دل جلانا چاہئے اور تنکلیا کا بھی اور حقیقتاً ایسا ہوتا ہے اس
 کشتہ کے ذرن کا بڑھ جانا (کوئی شبہ نہیں کہ بڑھے ہوئے ذرن میں کچھ حصہ ٹھیکہ دار کے
 ترک کا بھی ہونا چاہئے) اس کا مبنی ثابت ہے! — اور دیکھا کہ آپ اس کشتہ
 کے بیان میں بڑھ چکے ہو گئے۔ آگ کا ذرن کم کر دینے سے کشتہ کے زیادہ مؤثر
 ہوجانے کی وجہ بھی یہی ہے کہ زیادہ لٹخ سے پارہ اور سم الفار کے نیم قائم انساں خواہ
 پورے طور پر قائم انساں ہو کر فولاد میں شامل ہونے سے پیشتر ہی اڑ جاتے تھے۔ جو
 آگ کا ذرن کم کر دینے کی وجہ سے اڑنے کی بجائے فولاد ہی میں شامل ہونے شروع
 ہو گئے اکثر زیادہ مؤثر بن گیا۔

یہاں کشتہ فولاد اور سم الفار کو اکٹھا استعمال کرنے کا ایک ذرا سا
 طریقہ تجویز کئے دیتا ہوں ملاحظہ فرمائیے۔

کشتہ فولاد سادہ جو سم الفار کی آمیزش سے تیار کردہ ہوا اور خواہ کسی بھی ترکیب سے
 ہو نو ماشہ لیں اس میں ایک یا شہ سم الفار (کچا ہی کشتہ کی ضرورت نہیں) ملا کر چینی
 کے بالکل صاف کھل میں پورے چھ گھنٹہ تک خوب دھار دھاتوں سے کھل کر
 اس تیار شدہ دوا کو صاف شیشی میں ڈال کر اس پر زہر کی چٹ لگا کر کشتہ فولاد
 سادہ مرکب بسم الفار لکھیں — اور کھل کو پہلی مرتبہ کی دوا سے خوب
 صاف کر کے اس میں کشتہ فولاد سادہ نو ماشہ ڈال کر پہلی مرتبہ کی تیار کی ہوئی دوا
 (فولاد بسم الفار) ایک شہ ملا کر خوب دھار دھاتوں سے پورے چھ گھنٹہ تک
 کھل کریں اس تیار شدہ دوا کی ایک رتی میں سم الفار رتی کا ذرا سا حصہ ہو گا
 (۱) زہر کی چٹ لگا کر کشتہ فولاد سادہ مرکب بسم الفار کے الفاظ لکھ کر شیشی
 میں محفوظ رکھیں — پہلے نمبر کی دوا استعمال نہیں کی جائے گی۔ نمبر دو
 کی دوا جس کی ایک رتی میں سم الفار ۱ حصہ ہے استعمال کی جائے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ

کہ آدھی رتی دوا لے کر ایک چھٹا تک مکھن میں رکھ کر صبح کے وقت استعمال
 کریں۔ اور سے کم از کم آدھ سیر دودھ معری ملا ہوا مزد پٹی لیں۔ گرم دودھ میں
 انڈا ملا کر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے یا کھانا کھانے کے فوراً بعد آدھی رتی دوا
 یونہی پانی سے چل لیں لیکن خالی پیٹ نہ لیں دوا دودھ گھی کی کافی مقدار
 کے بغیر ہرگز استعمال نہ کرنی چاہئے (آئندہ صفحات میں مکھیا کے استعمال کے
 متعلق ہدایات دیکھ لیں) ہفتہ دو ہفتہ کے بعد آدھ رتی شام کو بھی یا تو
 چار بجے کے قریب ایک چھٹا تک ملائی میں استعمال کر کے دوسرے دودھ پی لیا
 کریں یا شام کا کھانا کھانے کے بعد استعمال کر لیا کریں۔ ہر ہفتہ کے بعد ایک دن
 دن ناغہ بھی کر دیا کریں۔ جیسا کہ آئندہ صفحات میں ہلال یلت کے زیر عنوان
 بتا دیا گیا ہے جنہیں سخت قبض کی شکایت رہتی ہو انہیں یہ دوا شام کو استعمال
 نہ کرنی چاہئے بلکہ اس کے استعمال سے پیشتر قبض کا علاج کر لیا جاتا ہے۔
 سم الفار کے استعمال کے متعلق دیگر ہدایات بھی دیکھ لیں یونہی اندھا دھند
 استعمال شروع نہ کریں۔

سم الفار کے استعمال کا ایک سادہ طریقہ

ایک شہ سم الفار۔ نو ماہہ طباشیر۔ تذکرہ طریقہ کے مطابق چند گھنٹہ تک خوب
 دار ہاتھوں سے کھول کریں۔ نیز ایک تیار ہے۔

شیخ پڑھ کر چٹ لگا کر سم الفار مرکب بہ طباشیر لکھیں۔

اس نیز ایک کی دوا ایک شہ۔ طباشیر نو ماہہ۔ تذکرہ بالا طریقہ کے مطابق چھٹا

تک خوب و درخار ہفتوں سے کھول کریں۔ ممبر و تیار ہے۔

تینٹی پز ہر کی چٹ لگا کر سم الفار - مرکب - طبایخ لکھ دیں -
 بھر د کا استعمال کریں - مقدار خوراک اور طریقہ استعمال وہی ہے جو پہلے سم الفار
 مرکب کے کتبہ قولاد کا ہے - ضرورت سم کہیں تو جہاں تک آپ کا دل چاہے - حسب
 برداشت آہستہ آہستہ مقدار خوراک میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں -

ایک اور طریقہ

سم الفار ایک تھوڑے کو قوسبار یک پیس لیں مرغی کے چالیس اندے لیکر حسب ضرورت
 پانی میں ڈال کر اسی پانی میں پسا ہوا سم الفار بھی ملا دیں - اندے آگ پر رکھ کر اتنی دیر
 تک بجھیں کہ اندوں کی سفیدی اور زردی جم جائے (جوش کھاتے ہوئے پانی میں
 ڈالنے سے اندے کی زردی اور سفیدی پانچ نمٹ میں جم جاتی ہے) اب تمام اندوں
 کو چھیل کر سفید علیحدہ کر دیں - صرف زردی کام میں لائی جائے گی -

یہ بھی خیال رہے کہ اگر کوئی اندہ کسی وجہ سے پانی کے اندر ہی ٹوٹ گیا ہو تو اس
 کی زردی کام میں نہ لائیں - اندے کی یقینی ہے کہ اس میں سم الفار سمی خوراک تک
 دھن ہو گیا ہوگا - ان اندوں کی سفیدی وغیرہ کو زمین میں دفن کر دینا چاہئے - اور
 زردی کو جس طریقہ سے جی چاہے کسی روشنی چیز کے ساتھ کلام میں لائیں -

مقدار خوراک چھتائی زردی سے شروع کریں - پھر ضرورت سم کہیں تو ایک یا دو
 زردی تک بھی استعمال کر لینے میں کوئی ہرج نہیں - ان زردیوں کو تھند کے قوام
 بمٹا ال رکھیں تو خواب ہونے یا مینگی یا منہ جہ ذیل طریقہ سے حل تیار کر لیں -

زردیوں کے ہموزن میں لے کر اسے گھی میں بھون لیں - پھر تین یا دو شہد مسفری
 یا کھانڈ کا تو اسم بنا کر زردیاں توڑ کر اس میں ملا دیں اور مغز بادام - مغز حلوزہ - مغز

رکھتے ہوں اور اکثر ترلہ زکام میں مبتلا رہتے ہوں۔

سم الفار غذہ تناسلی پر اثر انداز ہو کر جسم کے تمام غدود کو تخریک بخش کر جسم میں شبابی کیفیات پیدا کرتا ہے۔ شکرگت کا کشتہ بگ داہی ہونے کی وجہ سے اس کے فعل کو کسی گنا نیز کرتا ہے۔ علاوہ ازیں شکرگت کا کامل کشتہ پارے کا ایک مرکب ہونے کی وجہ سے خود بھی اپنے کسی عجیب کیمیائی اثر سے جس کی تشریح ابھی تک نہیں ہو سکی جسم میں شبابی کیفیات پیدا کرتا ہے۔

سنگھیا۔ شکرگت وغیرہ کے ایک مدت (کم از کم سال۔ چھ ماہ) کے ہنگام سے غذہ درختہ میں شبابی تخریک پیدا ہو کر بالوں کا رنگ یوں بھی قدرتی طور پر ضرور سیاہ ہونا چاہئے۔ لیکن تخم دھنورہ اور میٹھا نیلیہ وغیرہ کی شمولیت نے اس نسخہ کو خاص طور پر رواج بلغم اور قاطع تر لہ بھی بنا دیا ہے۔ اسلئے دفع بلغم و قطع تر لہ کی وجہ سے جیسا کہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ بالوں کے رنگ کو اور بھی جلد سیاہی اختیار کرنا چاہئے وغیرہ۔ ————— گرم اور خشک مزاجوں کو اس نسخہ کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔ مرطوب و دماغی مزاج اس سے خاص طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ایک بات اور: اس نسخہ میں بھلا نہ میں ادھر کی ہونڈی شکرگت استعمال کی جائے تو نسخہ یقیناً بہت مفید ہو جائیگا۔ بھلا نہ کے جوانی لائے والے ترلہ زکام اور بلغم کو دفع کرنے والے اور حیدر بالوں کو سیاہ کرنے والے خاص پر جنوری ۱۹۲۵ء کے خاص ایئر میں ایک محقق میرے قلم سے شائع ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ وہ ناظرین کے مطالعہ سے گزر چکا ہو گا۔ یاد رہے تو وہ دیکھ لیں۔ یہاں بھلا نہ میں شکرگت کو مدبر کی ترکیب لکھ دیتا ہوں۔

۱۰۔ یوگ لہی میں چیز کہتے ہیں جو کسی دوائیہ قہ شامل کر دینے سے اسی کی تاثیر کو اختیار کر لے۔ مثلاً بار بار لکھ کر قہ شامل ہو کر دست لگتا ہے۔ اسی طرح کیا قہ شامل ہو کر دوشوں کو بند کرتا ہے۔

شکرت کا تصفیہ :- روزِ شکر کی تہ کی ایک سالم ڈلی لیکر اسے مل کے کپڑے

کی پٹلی میں باندھ کر ایک پٹی ایسی پڑی دیکھیں جس میں لٹکانیں ہیں گٹائی (جھکائی) کے
 سالم پودے دوسرے کٹ کر اٹھ سیر پانی میں ملا کر ڈال دے۔ پٹلی اس پانی میں دینے میں لے لی
 رہنی چاہئے۔ صبح سے شام تک یکے بچے ملنے لگیں آگ جلاتے ہیں۔ جوں جوں پانی خشک
 ہوتا جائے گا شکرت والی پٹلی کو بچے کرتے جائیں تاکہ پانی میں ڈبلی رہتے۔ شام کو
 شکرت کی ڈلی نکال کر رکھ لیں دوسرے دن اسے بھلاؤ یعنی دہرائیں۔

طریقہ :- ساتیس چار سیر عمدہ حوٹے بھلاؤ سے لیکر ان کی جو کوب کریں۔ ایک یا دو بھلاؤ
 لیکر لہجے کی ایک چھوٹی سی کڑی میں جس کا پستہ انگریز ڈال کر اس پر مٹائی ہوئی شکر
 کی ڈلی رکھیں۔ اوپر ایک یا دو بھلاؤ سے اسے ڈال دیں۔ بچے آگ جلاتے۔ بھلاؤ دل میں سے
 دھواں اٹھنے لگتا اس سے بچکر لیں اور اس سے جسم صحت جاتا ہے۔ یہ کام ہی کھلی ملا کر کرنا
 چاہئے۔ روزانہ دو سیر لڑکے سے لے کر بزرگ کو روزانہ دو سیر ملا کر بھلاؤ سے مل
 دے مضمون ضرور دیکھ لیں۔ بڑھاپے میں اس سے بھلاؤ کے خاص فائدے ہیں۔ اس سے بچ کر بھلاؤ
 بہتر ہو جائے گا۔ ہی تو آگ سے فوراً جدا کر لیں۔ دھواں نہ ہو۔ پتہ پر بھلاؤ سے بھلاؤ تو دل میں سے
 شکرت کی ڈلی نکالیں اور پھر اس طرح سے آدھا آدھا یہ بھلاؤ بھلاؤ کے درمیان چاہیں
 کل آدھ مرتبہ۔ چار سیر بھلاؤ سے مزید چار سیر آدھ سیر جو باقی باقی میں آدھ سیر خوش
 سیاہ یا ریکی سی ہوئی مال ایک سیر وزن کر لیں۔ آدھ مرتبہ اس کو کھیں پانی کی کوب سے
 بھلاؤ نہ لیں کو پچھتیں۔ پھر لا جواب شکرت دہرائیں۔ اس سے تندرہ یا تندرہ میں آگ لگ کر کے
 فائدہ اٹھائیں۔

چند دیگر شباب اور نسخہ جات

یہ نسخہ جات طبی قارما کو پیا جلد اول سے
 لئے گئے ہیں۔ ملاحظہ کے تحت میں لکھ
 ہوئے اشارات میرے قلم سے ہیں۔

ادیت

دوائے عصفور

اجزاء و ترکیب

منفرد کھنکھنے بلبل عدد۔ مشک ایک ماشہ۔ بیر بھٹی دو ماشہ۔ ریگیا ہی تین ماشہ۔ نصیبہ
گاؤڑ تین ماشہ۔ چینی ساٹھ دو ماشہ کیشہ ظفر نصف ماشہ کیشہ نقرہ نصف ماشہ کیشہ
نولاد نصف ماشہ۔ جوہر کچلا دو دتی۔ جوہر کچلا دو دتی۔

سب کو میں کہ شہد میں مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال۔۔۔ گولیاں صبح شام۔ شیر کا دیا آٹکے سر لہٹھائیں۔
افعال و منافع۔۔۔ تقویت و تحریک دہن میں عجیب اثر ہے۔

ملاحظہ ریگیا ہی نظام اعصابی کا انحلال دور کر کے اسے جوانی بخشتی ہے۔ منفرد کھنکھ
دماغی عذر کو تحریک تقویت بخشتا ہے نصیبہ گاؤڑ۔ عذر تناسلی کو تقویت بخشنے کیلئے
بینظر ہے۔ اس کے بجائے بکرے کے خنصوں سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ چربی ساٹھ غرضی
طور پر بھی مقوی مادہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ نظام تناسلی کی تقویت دینے والے ایسے اجزاء
اس میں منفرد شامل ہیں جن کا کیمیائی تجزیہ ابھی تک نہیں ہو سکا کیشہ ظفر اور کھنکار کوٹو
شباب پیدا کرتے ہیں۔ اسکی تشریح پہلے کی جا چکی ہے۔ سونا۔ دماغی اور تناسلی عذر کو تحریک
تقویت دیتا ہے کچلا مقوی غذاؤں کو جذب و بدن بنانا خون لورینا کو شست و پوست
پیدا کرتا ہے۔

تشریح عجیب

اجزاء اور ترکیب۔ شرح معترضین کاؤنراہیل کی ہڈی کا شرح گودا
۲۰ تولد کشتہ فولاد سہا شہ سنگیہ ایک شہ۔ شہر مدیقتہ ضرورت۔ سب کو کھل کر کے
ایک ایک تہی کی گولیاں بنائیں۔

مقدار و ترکیب۔ تمام صبح دو شام شیر گاڑا ڈھیر کیا خد کھائیں۔
افعال منافع۔ ضعف عامہ نقصان دم اور ضعف بامہ میں بہت مفید ہے۔

ملاحظہ

سنگیہ انسان کے عذہ تناسلی پر اثر انداز ہو کر اس میں تحریک پیدا کرتا ہے۔
جس سے جسم پر از سر نو شبابی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں جیسا کہ پہلے
بھی بیان کیا جا چکا ہے اس قدر کہ بریادی سے عذہ دفتیر اور پھر اس کی ساخت
جسم کے تمام عذہ دیدار ہو جاتے ہیں اور ان سے وہ رس تراوش پانے لگتا ہے
جو جسم انسانی کو صحت و ثبات بخشتا ہے۔

کشتہ فولاد کا اثر بھی سنگیہ کی مانند ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ اپنے فعل میں سنگیہ
سے بہت کمزور ہے۔ فولاد کو جب سنگیہ کے ساتھ شامل کر دیا
جاتا ہے تو اس سے بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جتنا کہ ان دونوں چیزوں کے
الگ الگ ہر فعل سے ہونا چاہئے تھا۔

ہڈی کا شرح گودا خون کے شرح غلیات پیدا کرتا ہے۔
سنگیہ اور فولاد اس کے میں فعل میں شریک ہو کر اسے بیسیوں گنا بڑھا دیتے

ہیں جس سے حادثات و مبالغہ خوں کثیر مقدار میں پیدا ہو کر جسم پر مضر غی کی لہر دھڑکتا دیتا ہے۔

دوا در قیہ

اجزاء و ترکیب: نند دست بھڑکا غدہ در قیہ (قحالیہ رائیڈ گلیٹنڈ گردن کی گھٹلی) لے کر اسے چربی سے خوب عات کر لیں۔ پھر اسے خوب باریک کوٹ کر ملکی آئینہ پر رکھیں جب خوب خشک ہو جائے (اس کا خیال رکھیں کہ جل نہ جائے) تو اتار کر رکھ لیں اور گنتا شہد میں قوام کر لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال: نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک کھلائیں۔

افعال و منافع: قبل از وقت پیری یعنی محفوظ الحوائی (کرٹینم) تہج بخاطی ادویہ سمن مفراط کیلئے یہ دوا خاص طور پر مفید ہے مگر سمن مفراط کے استعمال بعض وقت مضر نتائج دے سکتا ہے۔ اس کا کوئی سے محفوظ رکھیں۔ اگر سمن میں سے کچھ بچا جائے تو اسے استعمال نہ کریں۔

ملاحظہ

یہ دوا انسان کے غدہ در قیہ کے افعال میں تحریک و تیزی پیدا کرتی ہے جس سے نتیجتاً صحت شباب میں کس قدر ترقی ہوتی ہے اور غدہ در قیہ کے جوان ہو جانے سے دوسرے غدد بھی جوانی حاصل کر کے کس طرح انسان کو نئے سرے سے جوانی بخش دیتے ہیں اس کی تشریح پہلے کی جاتی ہے یہاں تکرار کی ضرورت نہیں۔

اس دوا کے دوران استعمال میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اگر اس سے نہق میں تیزی دل میں طرک - ہاضمہ میں غرائی - نیند میں کمی اور جسمانی وزن کا گھٹنا وغیرہ علامات پیدا ہونے شروع ہو جائیں تو فوراً اس کا استعمال بند کر دیا جائے ورنہ تادمہ

کی بجائے نقصان کا اندیشہ ہستی ہے۔ بلکہ یہ علامات ہی اس بات کا ثبوت ہیں
کہ اس نوبہ سے نفع کی بجائے نقصان ہونا شروع ہو گیا ہے۔

خلاصہ خصوصی

۱۔ اوزار و ترکیب: جھینگہ ڈرنارہ اور تندرست لیکر اسے قیمہ کر لیں۔ اماں میں
۲۔ ماخہ نمک۔ ۵۔ تولہ آبِ ثوم۔ ۵۔ تولہ آبِ پازِ ملاک سے ایک شیشے کے ظرف میں ڈال
جیں۔ اماں اس کا منہ آٹے سے اچھی طرح بند کر دیں۔ پھر آگ پر پانی کا ایک برتن رکھ لیں۔
اماں پانی میں شیشے کا ظرف رکھیں۔ ڈیڑھ دو گھنٹہ کے بعد اسے اتار کر چھان لیں۔
اچھے ہوتے خلاصہ گوشتی میں بھی طرح بند کر دیں۔

منفزار و ترکیب استعمال :- ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کھائیں۔

افعال و منافع: ضعف باہ کیلئے بہت مفید ہے۔ اس سے مادہ منویہ کی تولید
بھی ہوتی ہے اور ترکیب بھی ہوتی ہے۔

ملاحظہ

یہ دوا انسان کے جنسیوں پر اثر انداز ہو کر ان کے شباب کے افعال میں تیزی پیدا کرتی
ہے جس سے جسم انسانی بکریا کچھ انقلابِ جنس اثر ہوتا ہے۔ اس پر پہلے روشنی ڈالی
جانی ہے۔

جنسیوں کے افعال کی شباب کی کیفیات کے سیدار ہو جانے سے فائدہ در تیرہ افعال
راخیزہ (کلیئہ) خود بخود بیدار ہو جاتا ہے۔ جس کے نتائج جیسے کہ شباب ہوتے ہیں
ان کا پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے۔

غذہ تناسلی (خبیثے) اور غدرہ درقیہ کے از سر ز جان ہو جاتے سے انسانی جسم کے
باقی تمام غدہ بھی از سر نو جان ہو جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ کے طور پر جسم انسانی میں
بھی نئے سرے سے شایا کیفیتیات پیدا ہو جاتی ہیں۔
خفیہ کاؤنہ کے بجائے بکرے کے خفصیل سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ بکرے کے خفیل
پر پہلے صفات میں ایک نئے قسمی بحث کی جا چکی ہے۔ مطلب کو اچھی طرح ذہن نشین کر
کے اسے دوبارہ بھی دیکھ لیں۔

اکیر حیوانی

اجزاء و ترکیب خفیہ گاؤں تازہ دس تولہ۔ منفر کج شک نزد دس عدد۔ مرغی کے
خام پیچے دس تولے (جواندے دینے والی مرغی کو ذبح کرنے سے ملتے ہیں) منفر کبوتر
صحرائی پانچ عدد۔ پیسا مدہ دو تولہ۔ روغن بکر ماہی دو تولہ۔ کلاہ گردہ گاؤں پیش کرد تولہ
نقشب کاؤں ترمیم کردہ دو تولے یا بیشتر اعرابی دو تولہ بھٹیر کا غدرہ نخامیہ دو تولہ۔ غدرہ درقیہ
گو سفند دو تولہ۔ آب پیاز دس تولہ۔ آب ثوم دس تولہ۔ ان سب کو ایک شیشے کے
مربعان میں ملا لیں اور اس کے منہ کو بند کر کے کناروں پر ٹاٹا لگا دیں تاکہ اس کے بخارات
باہر نہ آئیں۔ پھر آگ پر پانی کا ایک دیگچہ رکھ کر اس میں یہ مربعان ڈال دیں۔ ڈیڑھ
گھنٹے کے بعد نکال کر چھان لیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔
مقدار و ترکیب استعمال :- دو تولہ صبح دو تولہ شام پئیں۔
افعال و منافع - منفع بہاء و منفع دماغ کیلئے خاص چیز ہے۔

ملاحظہ

بھیت کے غدہ تخامیر یا گو سفز (بکری یا بھیت کے کسی کا بھی نہیں) کے غدہ درقیر اور گاڈ
یش (بھینس) کے کلاہ گرد کے انتقال سے انسان کے غدہ تخامیر یا غدہ درقیر
اور کلاہ گردہ میں ترکیب دربیاری پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے نتائج جو کچھ بھی ہو
سکتے ہیں ان کا تفصیل بیان پہلے ہو چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

خصیہ گاڈنر کی بجائے بکرے کے خضیوں سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ تقویت گڈنر
کی جگہ اسٹے ہیڈنر میں بکرے کے خضیے وغیرہ بخور کئے جاسکتے ہیں۔

میشتر معدہ کی پیروار ہونے کی وجہ سے معدہ کے افحال کو ترکیب نے تقویت دیتا
ہے۔ علاوہ ازیں اسے مقوی باہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

مرغی کے خام سفینے خصوصیت کے خضیوں کو طاقت پہنچاتے ہیں۔

کبوتر اور بچک کا مغز خصوصیت کے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ جہاں منفع باہ کی
وجہ خصوصیت کے منفع دماغ ہو وہاں ان کا استعمال خاص طور پر مفید ہوتا ہے۔

سانڈے کی چوہا اور مرغ جگر باہی میں جہانی نشوونما کو ترقی دینے والے حیاتی
کثیر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ سانڈے کی چوہی میں میرے تجربات کے ایسا معلوم
ہوا ہے کہ بہت اہم اعضائے تناسل کو ترکیب نے تقویت دینے والا بھی کوئی ایسا
جوہر ضرور موجود ہے جس کی یہی تک تحقیق نہیں ہوئی۔

⑥ مادہ اللحم جدید

اجزاء و ترکیب :- گوشت صلاان ڈوسر گوشت مرغ تین عدد گوشت

لوا پندرہ عدد۔ گوشت تیر پندرہ عدد۔ گوشت پندرہ عدد۔ گوشت کینجنگ
 پچاس عدد۔ گوشت کبوتر ۹ عدد۔ خسیہ گاؤں ۹ عدد۔ قیتب گاؤں ۹ عدد۔ گوشت ایک عدد
 غنہ تخامیہ گاؤں ایک عدد۔ گودہ گاؤں ۹ عدد۔ کلاہ گودہ گاؤں ۹ عدد۔ غنہ در قیہ
 گاؤں ایک عدد۔ مایہ شتر سواری دو عدد۔ ریگہ ہی دو قیہ۔ ساہی رو بیان پانچو لہ
 حب ترکیب مار اللحم تیار کر لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال۔ پانچو لہ صبح و شام پیئیں۔

افعال و مشرف۔ بدن کو فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیہ کو قوت بخشتا ہے۔
 قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ مادہ منویہ کو زیادہ کرتا ہے۔ رنگ کو نکھارتا ہے اور خباب
 کو پیرا کرتا ہے۔

ملاحظہ

خسیہ گاؤں تو غنہ در قیہ گاؤں و غنہ کی جگہ بھیر یا بکرے کے ہی اجزاء بھی استعمال
 کئے جاسکتے ہیں۔

مار اللحم کے اس نسخہ میں خصوصیت یہی ہے کہ اس میں وہ تمام غنہ و اماں لکھے گئے
 ہیں جو جسم انسانی کے انہی غنہ میں شباب پیدا کر کے اسے از سر نو جوان بنانے کی
 خاصیت رکھتے ہیں۔ اس خاصیت کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

جمع غنہ کی نسخہ

کئی کئی غنہ و دواں کے جوہر یکے وقت اکٹھے بھی استعمال کرائے جاتے ہیں۔
 اور عقیدہ ثابت ہوتے ہیں۔ غنہ و دواں کے جوہر و ملائیت کی کئی

میں کوئی اثر نہیں رکھتا۔ اس کا استعمال عرصہ دراز تک لکھنا چاہئے۔

(۲) سایہ پوش گوناؤ کو نمیر۔ ۷۔ ۱۔ اے

یہ مندرجہ بالا نسخہ کی محلول شدہ صورت ہے جو پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کی جاتی ہے۔ اندرونی استعمال کیلئے ترص نے جانیں۔ اور ساتھ ہی پہلے مہینے میں ہر دس دن اس کی پچکاری بھی کی جائے۔

مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی

ایک بالکل نئی اور نیا لے ڈھنگ کی کتاب جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ شہوانیت جو لیکس رجبہ بدست مؤثر ہے آج ہے کیا چیز؟ شہوانیت کا شعاعی اثر خورگی ہی کے ایام سے کشن ہونا شروع ہو جاتا ہے جو ال کی آمد کے ساتھ ساتھ نفس انسانی میں کیا کیا تبدیلیاں آتی ہیں۔ مثال کے طور پر لیک نوجوان کو عورت کی صحیح طلب ہونے سے پہلے کی کسی کیفیت سے دھڑلہ مٹا پڑتا ہے۔ شہوانی جراثیم کی تہ میں کوئی چیز بطور کھانسی کام کرتی ہے شہوانی جذبہ ناجائز یا بند یوں سے تنگ آ کر آخر کھیلنے مردوں کے مرحلے سے شہوانی تعلقات اور ان کے ذریعہ کی وجہ۔ شہنشاہ جو لیس قیصر اور ملوک یا کو کی غیر فطری عیاشیاں۔ عورتوں کی عورتوں سے مصلحت جو جنسی میں ایک شہوانی عوام کا نشانہ خط۔ انگلستان کی غیر فطری عیاشیاں شہلی صبار کے مانند غیر فطری عیاشیوں کے کلب فرانس میں مردوں کی مردوں کی مصلحت و نیاس غیر فطری عیاشیوں کو واقعہ وقوع کیوں حاصل ہوا۔ نہ ہی شہوانی کی غیر فطری عیاشیاں ان کی روح نوجوان بیوہ کی دھڑکی شادی آخر کن درجات کی بناء پر گناہ آ رہی ہے۔ شادی کیلئے عمر نوجوانین۔ آج کل بھی بعض عورتیں اتنا تو کے علاوہ بعض عورتیں شہوانی کتوں۔ رکھیں۔ بندوں وغیرہ کیساتھ کرتی بانی گئی ہیں۔ غرضیکہ بصیرت افزہ کتاب کے حجت خیر پڑھ کر پتہ ہے کہ یہ ہے۔ آخر دیاروں سے فرار کر رہے لیا جا دیکھا۔ محصول آک ہر علاوہ ہونا

غذہ درقیہ کے متعلق

غذہ درقیہ کے جوہر کے استعمال سے اگر بعض میں تیزی اور دل میں دھڑکن - سین میں کسی یا اعضاء میں خرابی اور وزن میں گھٹا پیدا ہو جائے تو اس کا استعمال ترک کر دیں کیونکہ ان علامات کا پیدا ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا استعمال مضر ثابت ہو رہا ہے۔

سکریا کے متعلق

سکریا ایک ہلکا ذہر ہے۔ اس کی نہایت قلیل مقدار بھی ایک اچھے بھلے آدمی کو دم بھر میں ہمیشہ کی نیند ملادیتی ہے اس کی ایسی علامات نہایت شدید اور تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ اسلئے اس کا استعمال بھی لائق طبیعہ کے مشورہ کے بغیر نہ کرنا چاہئے لیکن مناسب مقدار میں روزانہ محل کو دیکھ کر استعمال کرانے سے یہ زہر لاہل و حیات کے ہم پایہ ثابت ہوتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتا۔

سما الفارح جب خاتم کل میں ہو اس کی ایک چاول بھر کی مقدار بھی بعض اشخاص کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے اس سے پیٹ میں شدید درد پیدا ہوتے ہیں۔ اور طبیعت متلائے لگتی ہے جسم میں حرارت غزوی برپا ہو کر بخار کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ یہ تمام علامات ہلکا نہیں ہوتیں۔ صرف درد گھی پادینے سے ان کا ازالہ نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ایک دو چاول کی مقدار کسی نوجوان کے لئے تکلیف دہ تو ہو سکتی ہے مگر ہلکا نہیں۔ لیکن ایک دوستی کی مقدار استثنیات کو چھوڑ کر قیاساً ہلکا ہے۔

دوا کے طور پر جو کچھ ضرورتاً لازم عام طور پر اس کی غذا کا پیرا اتنی سے بیکر بل رتی
 بہت متغلی ہے۔ جو کسی صورت میں بھی اثر پیدا نہیں کر سکتی۔ لائن اور بھرے کارطیب
 ایک دوسرے سے بیکر بعض صورتوں میں ایک دوسرے کی غذا کا شے سکتا ہے۔
 لیکن یہ شاذ و نادر صورتیں ہیں اور ان کے لئے خاص مزاج۔ خاص موسم اور خاص صورت
 ہونے کے باوجود بھی خاص انتظام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سنگینے کے کسی اثرات کو دور کرنے کے لئے اگرچہ بے شمار تریاق ہیں جن کے بیان
 کا یہ دفعہ نہیں ہے لیکن اس کا عام شہور تریاق دودھ دھو گئی ہے۔ دودھ دھو گئی میں
 یہ خاص صفت ہے کہ وہ تمام اشیاء کے اثر سے بچتا ہے۔ بدن ہرگز جسم کو تقویت دینے کا یا شے بھی
 ہوتا ہے۔ اور کچھ کے سفید اثرات کو بھی اضافہ نہیں ہونے دیتا بلکہ ان کو جھک کر دور
 قوتوں کی نشوونما میں صرف کر دیتا ہے۔ جب دوا کے طور پر سنگین استعمال کیا جا رہا ہو تو
 سنگینا خود صفت ہونے سے روک دیا جاتا ہے کہ وہ نہ چلے نہ روکے نہ شے کی تیرگری اور
 خشکی نہ کہ نقصان پہنچا دے۔ لیکن یہ بھی دودھ دھو گئی سنگین استعمال سے خوب کچھ ہوتا ہے۔
 بعض صورتوں میں اس کی شے سے ہی چھٹا کر لیں گے اور سردی دودھ نہایت آسانی
 سے ہضم ہو جاتا ہے۔

سنگینا تمام جسم کو مجموعی طور پر طاقت دیتا ہے۔ اس کے اسی صورت میں جب استعمال کریں تو
 شرف و وسیع نوجوان ہو سکتا ہے۔ زیادہ سفید ثابت نہیں ہوتا، لیکن جب تمام جسم کو کئی فری
 نے کھر کر یا سردی کے چھوڑ دیا جائے اور اس میں خون خشک ہو چکا ہو۔ تمام
 خون کو کھر دے ہو سکتا ہے۔ اس وقت سنگین کا استعمال بھرتے دکھائی دے سکتا ہے اور اس
 گرم شے کے لئے نوجوانوں کیلئے بعض صورتوں میں ضروری ہے۔ کہ اگر کئی شے
 ہی حرارت غریزی کا نہ ہوتی ہے۔ خریہ حرارت غریزی جو حیوان سے پیدا ہوتا
 ہے۔ لیکن ان کمزور بڑھوں کو جن میں حرارت غریزی کم ہو چکی ہو سکتی ہے۔ اس کا استعمال

موافق چلتا ہے۔ انتہائی درجہ گرم خشک ہونے کی وجہ سے شکیا اگر مزاج والوں کے ہوتے ہیں۔ جو گرم گاہیں ہیں ان کے استعمال سے اشتراک کرنا چاہئے۔ عادی اور طبی مزاج کے مریضوں اور بڑوں کو خصوصیت سے بہت تعینید پر ثابت اور دسم سہائی سے مریضوں پر یہ قدر استعمال کیا جا سکتا ہے! دیکھی غلطی کا امکان نہیں ہوتا۔

شکیا کے دلائل استعمال میں یہ خیال رکھنا ہیں نہایت ضروری ہے کہ اسے کئی ہفتہ تک مسلسل استعمال نہ کیا جائے۔ یہ کہ تھوڑا سا قطعاً ثابت کرنا ہے کہ اس کی فیل تدریجی اور آہستہ جسم میں تدریج صحیح ہوتا رہتی ہے اور آخر کار ہر ایک میں جاتی ہے اس غلطی کو دور کرنے کیلئے یہ طریقہ نہایت موزوں ثابت ہوا ہے کہ ایک ہفتہ استعمال کر نیکی بعد دو دن ناغہ کر دیا جائے پھر ایک ہفتہ استعمال کر نیکی بعد دو دن۔ یہ طرح سے ناغہ کرنا اور چار ہفتہ استعمال کر نیکی بعد ایک ہفتہ ناغہ کر دینی چھوٹا سے زیادہ عرصہ تک استعمال کر نیکی ضرورت بھی پیش نہیں آتی کیونکہ یہ بہت زیادہ اثر خفیت سے مادہ استعمال کی اور مادہ اثر نر نہ رہتا۔ (نئی جوانی) ایسی حالتیں جیکہ ان کے استعمال سے جلد میں خارش اور پھینیاں وغیرہ پیدا ہو جائیں۔ اس کا استعمال بالکل ترک کر دینی چاہئے کیونکہ اس میں وہ بد بنا چاہئے۔

نیر شکیا کے خلق یہ واضح رہنا چاہئے کہ بڑوں میں خصوصاً ان کے غور و خیف ہونے کی ایک قوت برداشت بہت کم ہوتی ہے البتہ کچھ سکڑا ہوا زیادہ مقدار خوراک میں بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ یہ طرح جو ان گرم مزاجوں میں اس کی قوت برداشت بہت کم ہوتی ہے۔ اور سرد بعضی مزاج اشخاص میں اس کی قوت برداشت زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے شکیا کے استعمال میں اس کا احتیاط رکھنا چاہئے۔

محلوقین اسیلئے نصف ماہ کے مریضوں میں جن کی میں تیز ہو گئی ہو شکیا استعمال نہ کرنا چاہئے۔ البتہ اگر پہلے ان کی میں کو کم کر لیا جائے تو اس کے بعد اسے استعمال کر سکتے ہیں۔

(سالہ شکیا)

سنگھیا اور ایوڈائیڈس کے متعلق

میں متنبہ کرتا ہوں کہ ایوڈائیڈس اور سنگھیا کی بڑی خدائیں تجزیہ ثنائی کے مقصد کیلئے ہر وقت تک استعمال نہ کیا جائیں جیسا کہ مریضوں میں پہلے سے آشکی مادہ موجود ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی کہوں گا کہ میرے مشاہدہ میں ایسے کم لوگ نظر آئے جن میں آشکی مادہ موجود نہ تھا بلکہ ان میں موجود نہ تھا۔ (تجزیہ ثنائی کے چند مغربی طریقے)

خاص ایوڈائیڈس کے متعلق

ایوڈائیڈس کے استعمال میں بھی بعینہ اسی طرح کی ہوشیاری رکھنا ہے جیسا کہ غدرہ در قیہ کے جہر کے استعمال میں ہوا کرتی ہے اور جیسا کہ اس مرکب کی خدمت میں ثابت ہوا ایوڈائیڈس (ایوڈائیڈس) کو دس گرین ایسے سے زیادہ نہ شروع کیا جائے۔

صلابت خیروانی کے مریض میں جسکی داخلی شریان میں میٹھا کے آثار نمایاں ہوں اگر ایوڈین کی سمیت کے آثار ظاہر ہونے لگیں غلامتہ سے آگے لگے تو اسکو کسی نہابی پر محمول نہ کر دیکھا کیفیت تو ایسے لوگوں کیلئے باعث خوشی اور حیرت ہوئی چاہے کیونکہ یہ اسکی علت ہے کہ انقباض ہڈی کا اس طرح ازالہ ہو رہا ہے یا دراز میں شمس ہے کس طرح انداز کے عودن میں نہایت ترقی حاصل ہے اسی طرح اگر نہر ہلا مواد خارج ہو کر جسم کے بالائی حصہ یعنی جلد میں جمع ہو کر رانے (ازوڈ) وغیرہ پیدا کر دے تو نقصان دہ خیال نہ کیا جائے بلکہ اگر چند ہفتوں میں ایوڈین کے استعمال سے نمایاں صفا و
اسکی باہ ظاہر ہونے لگے تب بھی ان حالتوں کو کسی طرح خراب یا نقصان دہ نہ سمجھا جائے کیونکہ یہ حالتیں صرف عارضی ہوتی ہیں جو ایوڈائیڈس کی نہر اکٹھے ہانے پر بالکل رفع ہو جاتی ہیں یہاں یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ ایوڈین کے بعض مرکبات جو زلہ زکام پیدا نہیں کرتے دیتے انکی خوراک کو نہایت ہی احتیاط سے بڑھایا جائے۔ ورنہ ہلکے ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

عقبت لعنہ سرانجام پن کے چھ مشہور اسباب

مزدی نہیں کہ ایہ طبر کسی مضمون مختار کی رات سے صرف بکرت تنفق ہوا
اس مضمون میں بیان کی گئی کسی باتوں سے مجھے اختلاف ہے۔ جن میں سے
دو اختلافات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

میرا خیال ہے کہ مرد کی منی کے کہ مرد عورت کے بیعت کے ملاپ کیلئے ضروری نہیں
ہے کہ مرد عورت میں باہم محبت بھی ہو! ————— لیکن مضمون نگار صاحب
اس کیلئے مرد عورت کی باہمی محبت کو ایک قوی محرک خیال فرماتے ہیں۔

سجرات سے ثابت ہے کہ عورت کے انزال کو حمل پھیلانے سے کوئی تعلق نہیں ہے
لیکن مضمون نگار صاحب اس پھر ان کے لئے عورت کے انزال

کو ضروری سمجھتے ہیں۔ ————— دیو

ایڈیٹر

عقر یعنی بانجھ پن کے چھ شہور اسباب

لمبوعہ علاج

از قلم جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب امرتسری کشمیری گٹ لاہور

امراض مخصوصہ نسا کے متعلق بہت کم کتب دیکھنے میں آتی ہیں۔ اور عدم نفیست کی وجہ سے جن مصائب کا سامنا عورتوں کو کرنا پڑتا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری ان اطباء پر ہے جو اسکی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ اس خیال کو مد نظر رکھ کر اس موضوع پر ہم ایک مضمون بانجھ پن کے اسباب والا قلم کر رہے ہیں۔ بانجھ پن کے اسباب اگر تفصیل سے لکھے جائیں تو اس قدر ہیں کہ کسی دوسرے مرض کے نہیں ہو سکتے۔ اسلئے یہاں نصف باب کے چھ شہور اسباب کی طرح اسلئے بھی چھ شہور اسباب لکھنے کا کافی سمجھے گئے ہیں۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ بانجھ عورتیں بجائے علاج کراتے کے توہان میں گرفتار ہو جاتی ہیں اور مختلف قسم کے مادہ دلوئے کرتی کراتی ہیں۔ اگر ان روگٹے سرٹے کو دینے والے ہیبتناک اوقات کو سامنے لایا جائے جو اس سلسلہ میں بردار رکھے جاتے ہیں تو دروغ عقل ہونے کا خطرہ ہے۔ بہر حال قسے سے بچ کر حتیٰ کہ دوسرے بچوں کے قتل و غارت مگر بھی تو بچ بچا دیتی ہیں مگر اگر مقصود بچہ ہی نہیں ملتا۔ اسلئے عورتوں کو چاہئے کہ وہ ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کی بجائے کسی لائق طبیب کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ سبب جس کی وجہ سے وہ ان نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں وہ دیکھ کر یا جسکے احوال انکی گود کو ہر اولاد سے محروم کرے۔ یہ درست ہے کہ ضائع قار و طلق جسے چاہے اولاد دے اور جسے چاہے محروم رکھے مگر یہ تو دوست نہیں کہ اسکے مال کرنے کی جستجو ہی نہ کی جائے۔ آخر سبب یہاں

قدرت کی طرف سے آتی ہیں۔ جب ان کا علاج کرنے پر یہ کاغذ ہو جاتی ہیں اور علاج نہ کرنے سے جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ بائجنہ عورت کا اگر علاج کیا جائے تو وہ بھی صاحب اولاد ہو جائے اور علان جنہ کرانے سے کسی اور خطرناک مرض میں مبتلا ہو کر رہتی ملک عدم ہو جائے۔

اولاد جیسی پیاری اور قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں۔ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ایک گھر صحیح معنی میں گھر کہلائے کا حقدار ہو سکتا ہے۔ گھر کی رونق اسی سے ہے جسٹری میں عورت کی قدر و منزلت اور خاندان کی محبت کا راز اسی میں پوشیدہ ہے اگر یہ نہیں تو عورت کی تمام عمر رنج و غم میں گذرتی ہے۔ اور وہ سینکڑوں دلوں اور صد اربان دل میں چھپائے دنیا سے رخصت ہو جاتی ہے۔ اولاد کے بغیر بڑھاپے کے ایام اس قدر تکٹھن گذرتے ہیں کہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اس دنیا سے رخصت ہونا پڑتا ہے۔ ہم دعوت سے کہتے ہیں کہ اس سخت بخیر حرتبہ سے محروم حضرات اگر ہمارے اس معائنہ کو پڑھیں اس پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ العزیز پر وہ اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ کوئی عمل پھرانے والی دوا اثر نہیں کر سکتی جب تک عطر کے اصل سبب کو دور نہ کیا جائے اس کے مشہور چھ اسباب یہ ہیں :-

(۱) عطر بوجہ بے قاعدگی صیف

(۲) عطر بوجہ عوارضات رحم

(۳) عطر بوجہ سیلان الرحم

(۴) عطر بوجہ خستہ ساق الرحم

(۵) عطر بوجہ لاغری و فقر ہی خیم

(۶) عطر بوجہ نفرت میں ازدواجین

بیقاعدگی حیض

تندرست جوان عورت کو ہر ماہ عمر کے ایک خاص حصہ میں جو خون رحم سے آیا کرتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔ ہندوستان میں ۱۱ سے ۱۶ سال کی عمر کی عورت کو جاری ہونا ہے اور ۲۵ سے ۵۵ سال کی عمر تک جاری رہتا ہے حیض کا آنا قدرت کی طرف سے ایک اطلاع ہے کہ یہ بالغ عورت اب اس لائق ہے کہ اس سے جماع کیا جائے۔ جس کا نتیجہ ایک بچہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ مگر یہ نب ہی ہو سکتا ہے کہ ایام میں کسی قسم کی بیقاعدگی یا اختس ہو۔ اور یہ بیقاعدگی عموماً دو طرح پر ہو سکتی ہے۔

(۱) عسر الطمث اور احتباس الطمث

(۲) کثرت الطمث

(۱) عسر الطمث یا احتباس الطمث یعنی حیض کا تکلیف سے آنا یا حیض کا بند نہ جانا یہی وہ عوارض ہیں جن میں عام طور پر عورتیں مبتلا ہیں بعض عورتوں کو حیض مقررہ وقت پر نہ آتا ہے مگر سخت تکلیف اور اس قدر درد سے کہ عورت مانتی ہے اب کی طرح نہ رہتی ہے اور درد سے ہوش و حواس بگڑ جاتے ہیں اور رحم سے خون کی گٹھلیاں دھکیلیاں بصورت پیچھے پڑھ خارج ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اول تو عورت کو حمل ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو جائے تو اسقاط حمل ہو جاتا ہے اور اگر بچہ پڑے وقت پر پیدا بھی ہو جائے تو اکثر اس سے مر جاتا ہے۔ مگر جو مصیبت ہر ماہ عورت کو اپنی گٹھلیاں پڑتی ہے۔ اس کو خذای یا جاتا ہے۔ یہ طرح بعض عورتوں کو حیض بالکل ہی نہیں آتا۔

ان عوارض میں مبتلا ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں مگر طوالت کے خوف سے ان کو نظر انداز کر کے وہ مجرب بالمجرب نسخجات درج کئے جاتے ہیں جو ان تمام عوارض کا قلع و قمع کرنے کے لئے برتنی اثر رکھتے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ مرض دائمی ہو نہ خصوصاً پہلے عسر

کے استعمال سے خون کی کمی بھی پوری ہو جائے گی۔ خروانی جگر دھندہ کو درست کرے گا۔
خون بھی صاف ہو کر نہایت آسانی سے جین آئے گا۔

نسخہ ملا خطہ ہو

ہینگ اصل - زعفران اصلی - کشتہ فولاد ہر ایک بین ماشہ - صبر سرفطری مصطفیٰ سرکی
ہر ایک ایک تولہ - جملہ ادویہ خوب بار یکا کر کے شہد کی مدد سے گولی بقدر خود بناویں
ایک ماہ انگار صبح و شام ہمراہ گرم دودھ دیں۔ دوران استعمال تشری و گرم اشیا
اور تیل - گرم اور جوار سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور جب ایام شروع ہونے کے آثار
معلوم ہوں تو اس آردن بار یک کر کے تین ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ گرم جس میں
لکھی اور خند سیاہ شامل کر لیا جائے استعمال کریں اور ایام حیض میں تین یکم استعمال جاری
رکھیں - انشاء اللہ ایک ہجراہ میں سب تکالیف دور ہو کر حیض صاف اور باقاعدہ
آبرنگا۔ اگر پہلے ماہ کچھ کسر رہ جائے تو دوسرے ماہ بھی استعمال جاری رکھیں۔ اگر لیو
بیک کشتہ فولاد مندرجہ ذیل ڈالیں۔

یوں تو کشتہ فولاد کی کمی ترکیبیں ہیں اور ایک سے ایک
بڑھ چڑھ کر ہے اور جس ترکیب کا فولاد میر آئے اس میں
ڈال سکتے ہیں۔ لیکن پر کشتہ فولاد بہت عمدہ ہے۔ اس لئے اس کشتہ کا ڈالنا
افضل ہے۔ جینف جگر کے لئے بھی نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ اس کے استعمال سے بال
سفید نہیں ہوتے۔

برادہ فولاد ۲ تولہ - طلیہ سیاہ ۱۶ سیر - پوست طلیہ زرد - پوست طلیہ - آلمہ ہر ایک
۲ تولہ - آب کیلہ ۶ سیر پھل انار لے کے بعد جو ڈنڈا باقی رہتا ہے۔ اسے کوٹ کر پانی
نکالیں آب کیلہ یہی ہے (جملہ ادویہ علامہ فولاد کے آب کیلہ میں تین مشابہ روزہ ہوگا

چھوڑیں۔ بعد ازاں سے جوش دیکر کل کر جہان لیں۔ پھر مال شدہ پانی میں یرادہ فولاد
گول کر نرم نرم آگ پر پکا تیں۔ جب ایک سیرہ جاتے تو انا کر دھوپ میں کھدیں
اور ہر روز تین چار بار ملادیا کریں۔ خشک ہو۔ نیز برعکس نقلی فولاد کشتہ ہوگا۔
بدربہ کھول بار یک کریں اور پتہ لکھی دہا میں ڈالیں۔

صبر سقوطی کو مصفی کرنے کی ترکیب
صبر سقوطی حسب ضرورت

دیں۔ جب اچھی طرح پانی میں چس ہو جائے اور مٹی نیچے بیٹھ جائے تو نکھالیں اور آگ پر خشک کریں۔
چند دیگر تجربات جو ان عوارض میں مفید ہیں
حبوب بقیاعدگی حیف۔۔۔ کبیرا۔۔۔ ابلو۔۔۔ مکی۔۔۔ ریوند خطائی۔۔۔ ہر دھوا
زعفران ۱۰ ماشہ۔۔۔ جلمادوبہ باریک کر کے شہد سے گولی بقدر خود بنا کر حیف سے تین روز
بیشتر شروع کریں۔

سقوط بقیاعدگی حیف
ریوند خطائی۔۔۔ قلمی شورہ۔۔۔ جواکھار۔۔۔ ریوند
ہموزن۔۔۔ ہونہ بنا کر تین ماشہ صبر سقوطی
ہمراہ شربت بندوری ایام سے تین دن بیشتر شروع کریں۔

چوشاندہ مدر حیف
مشک طر آشبع ایک تولہ۔۔۔ پوست اناس ۱۰ ماشہ
پوست خرپڑہ۔۔۔ تخم خرپڑہ۔۔۔ بادیان۔۔۔ پیریا بستان ہر
ایک ۱۰ ماشہ۔۔۔ گاؤزیاں ۱۰ ماشہ پانی میں جوش دیکر شربت بندوری ۱۰ تولہ ملا کر پلا تیں۔
ایک ہی دفعہ کے استعمال سے حیف کھل کر آئے گا۔

شافہ مدر حیف
بیوہ۔۔۔ نوشادر ہوزن اچھی طرح کوٹ کر شافہ بقدر تخم
کھجورین کر دایہ سے اندر رکھائیں۔۔۔ فوراً حیف جاری

کثرت لطفت

یعنی جب عین فقر و محرومی سے زیادہ آئے اور زیادہ دین یا ہمیشہ جاری رہے۔
 اسکو کثرت لطفت کہتے ہیں اسلئے رغبت سے مرعہ اس قدر کمزور ہوجاتی ہے کہ اٹھنے
 بیٹھنے کی طاقت بھی نہیں رہتی کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اسی ہمیشہ گلے
 کا بار بنی رہتی ہے عموماً یہ عرض جلت اور کثرت جملع کا نتیجہ ہے بعض عورتوں کو کثرت
 اولاد کی وجہ سے رحم کے دھیلے ہوجانے کے باعث ہوجاتا ہے ایام حیض میں کئی قسم
 کے جوش یا تحریک سے بھی یہ عرض ہوجاتا ہے بعض دفعہ خاوند کے سرعت انزال میں
 مبتلا ہونے کے باعث خون کا ہیجان ہو کر رحم میں جمع رہنے سے بھی یہ عارضہ ہوجاتا
 ہے۔ اگر خون علین کے ساتھ زیادہ آئے اور سیاہی مائل ہوئے کافرہ تلخ ہو تو غلیظ
 و منفرد بھی ایسی عورت کو اولاد کی امید تو کجا اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے
 ہیں۔ لہذا اس کا جلد علین کرنا چاہیئے۔

علاج: جلد اور صفات کثرت لطفت کیلئے یہ سفوف نہایت مفید اور واجب ہے۔
 بھٹکری سفید۔ سرسہ سیاہ کھنڈ سفید۔ بکراحت۔ ہر ایک تین ماشہ۔ کہر یا شمشی
 صدف صاف۔ قاتیہ ہر ایک ۹ ماشہ دم الاغواں۔ گونبول۔ کثیر سفید ہر ایک چھ
 ماشہ۔ جلد ادبیر یا ربیک کر لیں۔ پودا شہ صبح و شام ہمراہ پانی دیں۔

سفوف کثرت حیض
 گل فنانی بریاں۔ گل ادنی۔ گل مختوم۔ مازوسیر
 تاسفہ۔ دم الاغواں۔ کہر یا بھٹکری۔ بیج انجبار
 سفوف بنا کر چھ ماشہ ہمراہ شربت انجبار دیں۔

جوب کثرت حیض
 رسوت معیط۔ گل ادنی ہر واحد ایک لہ۔ کہر یا
 شمشی۔ گندھک۔ آملہ ساڑھے ہر ایک ایک تولہ۔

جو ہر ماہ دوا گیلک (ایسٹ) چھ ماہ۔ انیم تین ماہ۔ آب برگ نیم دس تولہ میں کھل کر کے گولی بقتلہ ایک رتی بنا کر صبح و شام ہر ماہ شربت انجبار دیں۔

عوارضات رحم

اولاد پیدا ہونے کا انحصار رحم ہی کے درست رہنے پر موقوف ہے۔ رحم ہی میں لطفہ قرار پا کر پرورش پاتا ہے۔ اگر رحم میں کوئی نقص ہو گا تو عورت کی صحت میں ہمیشہ فتور رہے گا۔ خواجہ حیض رحم ہی سے آتا ہے۔ اگر رحم میں نقص ہو گا تو ضروری ہے کہ ایام میں بھی نقص واقع ہو۔ رحم میں نقص عمر بچاؤ کی طرح سے ہوتا ہے۔

(۱) درم رحم (۲) انقلاب رحم (۳) کشادگی رحم

(۴) چربی رحم (۵) رسوائی رحم

ایام حیض میں سوئی لگ جانے سے عموماً یہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے نلوں میں درد بہت شدت کا ہوتا ہے بخار آتے، پیاس، درد سر وغیرہ تکالیف ہوتی ہیں جن سے عموماً حیض میں نقص واقع ہو جاتا ہے ایسی عورتوں کو بھی حل نہیں ہو سکتا۔ جلع کے وقت بھی سخت درد محسوس کرتی ہے جس سے بجائے لطفہ مائل کرنے کے المی بے لطفی ہوتی ہے۔

ورم رحم

علاج :- بخار ذیل وجوہ شاہدہ ایسی عورتوں کے لئے نہایت مجرب ہے۔ چینی چلاتی مرہضہ کو لنگھن دینے والا نایاب نسخہ ہے۔

کھٹنری - باؤ بڑنگ ہر ایک پانچ تولہ - مکہ ایک پاؤ - برگ نیم - مردیل ہر ایک پاؤ - جملہ ادویہ کو ایک بڑے دیگہ میں ڈال کر دس سیرانی ڈال کر خوب جوش دیں۔ اور چار پالی کی المی طرت بیٹھ کر پنجے دیگہ رکھ کر بطریق مروجہ بھاپ دیں۔ اوپر کڑا اور رکھیں۔ ہمارے بچاؤ رکھیں۔ صبح و شام اسی کو جوش دیکر بھاپ دیں۔ ہمارت کے

وقت اسی پانی کو نیگرم کر کے استعمال کیا کریں۔ جب پانی ختم ہو جائے تو جدید ادویہ
طیال کر پھر لائیں۔ اسکے مافقیہ جو شانہ صبح و شام استعمال کریں۔

نبقشہ ۹ ماشہ۔ مونہر نٹے ۷ دانہ۔ بادیاں۔ گھاؤ زبان۔ بیج کاسنی۔ مکہ دانہ ہر ایک
۶ ماشہ جوش دیکر مری ملا کر پلائیں۔

نمک میاہ۔ مغزینہ دانہ۔ ہر ایک

۱۶ تولہ۔ باڈیڑنگ ۴ تولہ۔ مغز

شیاف برائے ورم و صلابت رحم

ناجیل کہنہ ۵ تولہ۔ سمندر جھاگ ۳ تولہ۔ تخم سویہ ۱ تولہ۔ جادوری ۴ ماشہ۔ اجو این خراسانی
۶ ماشہ۔ مغز بادام ۱۲ عدد۔ علیحدہ علیحدہ کوٹ کر ملا کر شہد ۵ تولہ۔ مغز میاہ کہنہ۔ ۱ تولہ۔ دلی
بقدر ضرورت ملا کر اسقدر کوٹیں کہ یکجان ہو جائیں۔ پھر شانہ گادوم بقدر کھجور بنا کر رت
کو اندر رکھیں۔ اس سے بکثرت اخراج رطوبت غلیظہ و متعفنہ ہو کر ورم رحم دور ہوگا۔
تین چار روز کے بعد صرف ریغن گادو سے روئی ترک کر کے حمل کریں۔

باڈیڑنگ۔ کف دریا۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ بیرون خشک

نمک لاہوری ہر واحد ۱ ماشہ باوریک کر کے

پوٹلی ایوانے ورم رحم

چھوٹی چھوٹی پوٹلیاں بنا کر رحم کے نیچے اور دائیں بائیں رکھائیں۔ ایک ہفتہ میں
مکمل آرام ہوگا۔ نہایت بینظیر علاج ہے۔

اسبغول ایک تولہ کی یاہ پوٹلیاں مثل کے پٹے

میں ذرا ڈھیلی کر کے بنائیں۔ بعد ۶ عرفی مکہ سبز

ورم رحم کا کیمروزہ علاج

۱۶ تولہ۔ عرق مظاہب آتش ۱۶ باڈیڑنگ ۱۶ پوٹلیاں بھگوئیں۔ شام کی بھگوئیں۔ صبح ایک

پوٹلی مقام منورم رحم پر رکھائیں اور گھنٹہ گھنٹہ بعد تبدیل کرتے جائیں۔ شام تک ورم بالکل

جاتا رہے گا۔ اگر کچھ کسر رہ جائے تو دوسرے روز فریضہ عمل کریں۔

باڈیڑنگ دو جو۔ بیرون خشک ایک جو۔ نمک

روغن اکیر ورم رحم

خوردنی ایک جڑ۔ سمندر جھاگ ایک جڑ۔ روغن گنجد میں گھول کر کے گولیاں بنا کر
 بندر لیبہ پتال جستر تیل کھالیں۔ گلیسرین پا۔ آونس میں روغن مذکور ۹۰ قطرے ملا کر
 رکھیں۔ رات کو رونی اس روغن میں تر کر کے رکھیں۔ صبح نکالیں۔ نہایت الہاجاب
 اور اکیس صفت تیل ہے۔

الْقَلَابُ الرَّحْم

یعنی رحم کا ٹل جانا۔ زیادہ نیچے ہوتا یا باہر نکل آتا یا کسی طرف کو طیرھا ہو جانا۔
 حمام طہیران عورتوں کو ہوتا ہے جو بعد وضع حمل جلد چھنا چھڑنا شروع کر دیتی ہیں
 بعض کو کثرت جمل سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ پیشاب کو زیادہ دیر تک روکنے کی عادت
 ڈالنے سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ کمزوری سے جب رحم کی رگیں ٹھیلی ٹھیلی پر جائیں تو یہ علامت
 ہو جاتا ہے اس کا خاص علاج کوئی نہیں۔ ڈاکٹر فلورنگ تو صرف رٹر کا چھٹا ہی لگاتے
 ہیں۔ طب بوٹانی میں بھی کوئی خاص علاج نہیں۔ مگر پھر بھی ایک نسخہ لکھا جاتا ہے جس سے
 رحم اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔

سمندر جھاگ ۳ ماشہ۔ روغن گل۔ گودا ۱۵ ماشہ۔ ہر واحد ۵۰۰ تولہ۔ عرق مکوہ سبز
 ۳۰ تولہ۔ زردی ہریدہ عرق ایک عدد شافہ بنا کر رکھیں۔ اس کے استعمال سے چند دنوں
 میں رطوبات غلیظہ خارج ہونگی پھر غیر مشک ہر ایک ۱۵ ماشہ۔ مرہاریدہ مارفتہ ۱۵ ماشہ
 گوند ڈھاک۔ پھلی یکو ہر واحد ۱۵ ماشہ یا ریک کر کے پوٹیاں بنا کر رحم کے سامنے اور پیچھے
 رکھائیں۔ چند دنوں بعد رحم اپنی جگہ متحکم ہو جائیگا اور باہر نہ نکلے گا۔ دوران علاج خشک
 حرکت اور کثرت کھم سے پرہیز لازمی ہے۔

بعض اوقات رحم کثرت اتنا مغلل جاتا ہے کہ اس میں نقص
 نہیں ٹھہر سکتا۔ ایسی عورتوں کو بوقت جمل بانی زیادہ

کثرت کی رحم

خارج ہوتا ہے۔ اور جائے مخصوصہ ہر وقت فوراً ہوتی ہے اس سے شوا کثرت طہت
کی شکایت ہو جاتی ہے اس کا علاج شاذوں سے جلد ہر جاہل ہے۔ مندرجہ ذیل میں سے
کوئی نسخہ استعمال کریں اس سے رحم کا تہہ تنگ ہو کر قابل حمل ہو جائے گا۔

علاج (۱) کف دریا۔ مغز تخم ملیحہ ہخون باریک کر کے رحم کے سوراخ میں داخل
کریں۔ رحم فوراً سخت ہو جائے گا۔

(۲) مازورائیں۔ سپال ہخون باریک کر کے ایک چٹائی ڈالیں۔ رحم کا تہہ فوراً
تنگ ہو جائے گا۔

(۳) ماہو۔ مائیں پھینکری۔ کتھر۔ وال ہوزن باریک کر کے پٹلی بنا کر اندر رکھیں۔
رحم کا تہہ فوراً سخت ہو جائے گا۔

کھانے کے لئے عجین مریض استعمال کریں۔ عورتوں کے لئے مہر حیات عجین ہے
ہر قسم کی رطوبت کو جذب کر کے رحم کو تنگ اور قابل اولاد بناتی ہے۔ اگر کوہ مہر حیات کرین
لا جواب چیز ہے۔

نسخہ عجین چرس

عوجس۔ سندر۔ سوکھ۔ گوند ڈھاک۔ لکڑی۔ خار شک۔ سفوف پھلی کیکر ہر ایک
۹ ماخہ صلی سفید۔ نو بخان۔ لودھ افغانی ہر واحد ایک تولہ باریک کر کے پائیر
تر میں اس قدر عجینیں کہ خوشبودار بن جائے۔ پھر کھانڈ ۲۰ تولہ ماکر حل کریں اور دو چائے
منٹ ہلا کر آمالیں۔ ۱/۲ تولہ ہر روز تین بار استعمال کریں۔

بعض عورتوں کے رحم پر پٹی چڑھ جاتی ہے جس سے نطفہ رحم میں
داخل نہیں ہو سکتا۔ یہاں عورتوں کو ہوتا ہے جس سے
عسر طہت اور احتباس الطہت کی شکایت پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج :- نسخہ جات مندرجہ درجہ رحم ۷۷ استعمال کرنے سے چربی دھل جاتی ہے۔ ایسی عورتوں کے لئے بعض حیض مندرجہ ذیل خانے استعمال کرنا مدد ملے گی۔ حیض کے پہلے نسخہ جات ۷۷ (جو درجہ رحم کے بیان میں درج ہیں) اور بعد حیض نسخہ جات حیض ذیل استعمال کرنے سے قاعدہ ہوتا ہے۔

نسخہ نمبر ۱ ریش برگہ در سایہ خشک کردہ باریک کر کے شیر و دھن سیاہ گوند مہکرا شاخہ بقدر کھجور سیا کر بعد غسل حیض بوقت دو پہر رحم رکھیں شام کو نکالیں اور شب کو تعاقب کریں۔ اس طرح سات یوم عمل کریں۔ انشاء اللہ پہلے ہی ماہ محل قرار پائے گا۔ ورنہ دوسرے تیسرے ماہ ضرور کامیابی ہوگی۔

نسخہ ۲ مقرر کپاس۔ پتہ مرغابی ہو زن لیکر بطریق بالا استعمال کرنے سے شرطیہ کامیابی ہوگی۔

رسولی رحم بعض اوقات رحم میں رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو کہ دانہ مٹر کے برابر یا اس سے بڑی ہوتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو حمل ہونا مشکل ہے اگر حمل ہو بھی جائے تو مرینہ کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اس سے بچنے اور حیض کی تکلیف بھی زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ جاہل لوگ اسے حمل ہی تصور کر بیٹھتے ہیں۔ مگر یہ ایک خطرناک مرض ہے جو اگر بڑھ جائے تو مرینہ کی جان کے لئے خطر جانتے ہیں۔ کیونکہ رسولی بستر تہ بڑھتی رہتی ہیں اور جن قدر عورت کمزور ہوتی چلی جائے گی رسولی بڑھیں گی لہذا شروع میں جبکہ رسولیاں تکلیف دہ علامات پیدا نہ کریں۔ ایسی ادویہ یا تدابیر اختیار کریں۔ جن سے رسولیوں کی پرورش رک جائے۔ ایسی حالت میں دوائے سیاہ استعمال کر لیں جو خون کے زہریلے مواد کو جذب کر کے رسولیوں کو خشک کرے گی۔

دوائے سیاہ رسپیور انولہ۔ ما جو ۳ عدد سپاری تیلیہ سوختہ ۳ عدد خوب باریک کر کے ایک فی قہیہ میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں۔

بہت مجبوری ہمراہ سکھ دیں۔ اندرونی اشتعال کے لئے گلیسرین والارڈین مندرجہ
درم رحم اشتعال کرائیں اور منقوی اغذیہ کا اشتعال رکھیں۔

ان حالات میں کشتہ مرگنا جس کی ترکیب موصوف ہے بھی نہایت مفید ثابت
ہوا ہے۔ مگر تاحی کی بجائے فقرہ شامل کرنی چاہئے اس سے حیوانی قوت بڑھیں گی اور سولیاں
بھی تبدیل ہو جائیں گی۔

اگر سولیاں بڑھ جائیں تو پھر سوائے عمل جراحی کے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

سیلان الرحم

جس طرح مردوں میں مرض جریان سے تباہ کن نتائج پیدا ہوتے ہیں اسی طرح
عورتوں کو سیلان الرحم صحت کیلئے گھٹن کا کام دیتا ہے ہزاروں عورتوں کی صحت اور جن
و شباب اس موزی مرض کی نذر ہو جاتا ہے۔ چہرہ زرد، اشتہا نادر، دماغ تلوں میں درد،
جملع کے ذقن بجائے سکھ کے طرفین کو دکھ۔ ایسی عورت کو بھی حل نہیں ہو سکتا۔
اگر ہو بھی جائے تو اسقاط علی ہو جاتا ہے۔ اگر کار قصار حل پورے دنوں پر پہنچ
جائے اور کچھ سلامت پیدا ہو بھی جائے تو طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے
اس مرض میں رحم سے سفید رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔ جو بعض عورتوں میں اندھے
کی سفیدی کی مانند لیسہ اور بعض میں سخت بدبودار ہوتی ہے ایسی عورت کو مدد ہمیشہ
نفرت کی نگاہ سے دیکھنا ہے۔ کیونکہ مدد کو اس کی صحبت سے بچنا پڑتا ہے۔
بلکہ اسٹا نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔

علاج :- دو اشتعال کرنے کے ساتھ ساتھ اندام ہتانی کو صاف رکھا جائے۔
اس مقصد کے لئے نیم گرم جو شانہ منسپال میں ٹیکری حل کر کے دن میں دو تین
بار دھوئیں۔

کشتہ قشر ہضہ مرغ - گل دھادا - میتیں ہر واحد اقول
اکبیر سیلان الرحم جو چرس - سنگجراح - گوند ڈھاک ہر واحد اقول گل
 اپنی ۶ ماشہ صحری ۵ تولہ سفوف بنا کر ۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ دیں -

درفت کبکلی گوند - گل - بھلی - پوست ہموں سفوف
سفوف بیول بنا کر ہموں کھانڈ بنائیں - چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ
 دودھ دیں -

گل دھادا - گل فوئل - جو چرس - گوند ہوسری
سفوف مفید سیلان ہموں - سفوف بنا کر کھانڈ شال کر کے ہمراہ
 آب تازہ دیں -

قایت درجہ کی مفید و مجرب سیلان ہے - سیلان وغیرہ دور
مچون فوئل ہو کہ بدن مضبوط اور چہرہ کارنگ شرخ ہو جاتا ہے -

سبب باری دکنی چارہ ایک ایک پاؤ - عجیبہ اقول ہر س کو شیر کا دین سر میں پانی
 کہ کھو بیہ ہو جائے - پھر میں کر دال مونگ دس تولہ زہستہ ایک پاؤ - دونوں کو دین

کلا دیک میرسی بریاں کریں - اور چند عینہ تین میر کا تو لم کر کے طایں - صبح عربی
 بریاں ایک پاؤ - مغز بادام پو میر سپاؤر بھلی کریں - پھر نارنگ - پو میر گوند ڈھاک

مغز بادامیں ایک ایک پاؤ - شام صحری - دارینی - لونگ - الہی نور - مونٹھ
 ہر ایک ایک تولہ - جو پو سپاؤری گل پستہ - گل باوری ہر ایک ایک تولہ - دھ جھان کر

خانی اگر ہو سکے تو زعفران پو شام بھی شامل کریں ہر روز دو تولہ استعمال کیا کریں -
 کو آگ میں بجا کر کشتہ کریں ایک ماشہ صبح و شام پانی کے ہمراہ

سروان دینا ثابت ہی مفید ثابت ہوا ہے -
مرکاٹنگ سیلان الرحم کے لئے ایک اعلیٰ چیز ہے - ایک لے تی صبح و شام

کھن یا ملائی میں دیں۔

اختناق الرحم

یہ مرض مرگی کی مانند دورہ سے ہوتا ہے سب سے پہلے شکم سے ایک گولا سا اٹھکر اوپر کوٹھ پھٹتا اور نگلیں جا اٹکتا ہے۔ جس کو مریضہ بار بار نگلنے کی کوشش کرتی اور اس کام گھٹنے لگتا ہے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ اور مریضہ بکا یک چسب مار کر بلے سوش ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں اٹھنے لگتے ہیں اور سرد ہو جاتے ہیں۔ مریضہ جلد جلد سانس لینے لگتی ہے۔ بعض عورتیں دورے کی حالت میں اہمیات کہتی ہیں اللہ بین سر کے بال نوچتی ہیں۔ اور سردی وار دغیر برابری ہیں۔ جب صہ کہ ہو جاتا ہے تو مریضہ ہانپنے لگتی ہے اور غوطہ ڈی دیر کے بعد سرش آجاتا ہے۔ جاہل لوگ اس کو آسیب اور جن بھوت کا دخل سمجھ کر تعویذ دھاگوں میں دقت ضائع کرتے ہیں مگر یاد رہے کہ مرگی کی طرح ایک مرض ہے جبکہ پیسیر یا اور باؤ گولہ کہتے ہیں مرگی میں عام زرق یہ ہے کہ مرگی دس سے تین دنوں کے دورے کے وقت جھاگ کھلتی ہے مگر اختناق الرحم کی مریضہ کو ایسا نہیں ہوتا۔ جن عورتوں کو ملین کی عادت رہی ہو یا احتباس طمث و نفاس ہو یا شادی میں تاخیر ہو یا مرد عورت سرعت نزال کا مریض ہو اور عودت کی خواہش پوری نہ کر سکتا ہو اور عودت کو ہر دم بلوغ کا خیال رہتا ہو۔ ایسی عورتوں کو یہ مرض ہو سکتا ہے ایسی عورتوں کو بھی حل نہیں ہوتا۔

علاج عجز شادی شدہ عورت کی شادی ہونے پر یہ مرض خود بخود کا نور ہو جاتا ہے۔ ایسی عورتوں کے علاج میں تفت ضائع نہ کرنا چاہیے بلکہ فوراً شادی کر دینی چاہیے۔ اور سبب مرض کو نفی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دورے کے وقت ہر گز سر نہ لٹا کر گولہ بایں یا زشار اور پونہ کے گچھیا یا بلے۔ خوشبودار شیاں رکھنا مفید ہے۔

اندونی استعمال کیلئے سند جہ ذیل میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں انشاء اللہ ضرر ناکدہ ہوگا۔
حب دار ہینگ۔ کافور۔ کوئین سلفاس۔ حیدر خانی ہموارن جملہ
 ادویہ خوب کھل کر کے پانی کی مدد سے گولی بقدر نخود دینا کر
 صبح و شام ہموار دودھ استعمال کر اگر اس کا خوری اثر ملاحظہ کریں۔

سوا گہ سیند ۱۰ انولہ۔ زنجبیل ۳ تولہ۔ نمک شیشہ ۹ ماشہ ہینگ
حب تنکا سوا ماشہ جملہ ادویہ آب اور کبہ کھل کر کے گولی بقدر کنا بدشتی
 بنائیں۔ دوسرے کے دقت پانی میں گھول کر حلق میں پٹکائیں پھر دودھ نہ ہوگا۔

ہینگ انولہ۔ جذبیہ تر۔ سینل لطیب ہر ایک ۶ ماشہ
حب اختناق اجائن خراسانی ۲ تولہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ تمام ادویہ بلرک
 کر کے پانی کی مدد سے گولی بقدر نخود بنائیں۔ صبح شام ایک گولی پانی سے دیں۔
 اور عطر گلاب کا شافہ رحم میں رکھیں۔

اس مرض کیلئے بے خطا و مجرب دوائی ہے۔ ہینگ ۱۰
سفوف ہسپریا تولہ نمک سنگ۔ نمک دیبا۔ زنجبیل۔ فلفل دراز نمک
 سوچل ہر ایک ۶ ماشہ۔ رس لیموں ۲ سیر۔ ہمہ ادویہ کوفتہ بیختہ رس لیموں میں ڈالیں۔
 جب خمیر اٹھ آئے تو زمین میں دفن کر دیں۔ آئیس دن کے بعد بخال کر کام میں لائیں۔
 سہ سے ۶ ماشہ تک ہموار آب گرم دیں۔

کمزوری و فرہی جسم

اولاد نہ ہونے میں عورت کے کمزور و فرہ ہونیکا بھی بہت قلع ہے جب عورت
 کمزور ہوگی آدھ جسم میں خون بجائے نام ہوگا۔ تو نہ دیکھتے کہ یہ کیا بھی نقص رہے گا

جب حین میں نقص ہوگا تو حل کیسے قرار پائے گا۔ بعض عورتیں اس قدر نازک اندام ہوتی ہیں کہ جماع کی تاب نہیں رکھتیں اور اس سے جان چماتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو انزال بھی نہیں ہو سکتا۔ مٹی کی کمی ہوتی ہے تو حل کیسے ٹھہرے گا۔ ایسی عورتوں کو مرغن۔ طاقتور اور غل پیسا کرنے والی ادویہ و اغذیہ استعمال کرائیں۔ تاکہ جسمانی کمزوری دور ہو کر جماع کے قابل ہو سکے اور حل قرار پاسکے۔ معجون نونل اکوشہ فولاد جس کا ذکر ہو چکا ہے اس مقصد کیلئے فائدہ رساں ہیں۔

اسی طرح فریب عورت کو بھی حل ہونا مشکل ہے۔ ایسی عورتوں کے رحم کے آگے عموماً چربی آجاتی ہے۔ جس کا ذکر آچکا ہے اور ایام میں بھی نقص واقع ہو جاتا ہے۔ بعض اسفند موٹی ہوتی ہیں کہ فعل جماع پوری طرح سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔ رحم تک عضو نہیں پہنچ سکتا جس سے عورت کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور حل نہیں ہو سکتا۔ حل اس وقت ہو سکتا ہے جبکہ مرد و عورت منزل ہوں اور گرم مزیدہ ملکر حل قرار پائے۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ مرد کا عضو رحم تک پہنچے جس کی وجہ سے عورت منزل ہو۔

علاج :- اصل سبب کو رفع کیا جائے۔ مرغن۔ نشانہ دار۔ چربی غل غذائیں استعمال نہ کرائیں۔ مریضہ کو ورزش اور ریاضت کرائی جائے۔ پیدل سیر کرائی جائے۔ مہل دیا جائے۔ پیشاب اور پینہ لانے والی ادویہ استعمال کرائیں۔ گرم خشک ادویہ دیں مریضہ کو مسلسل روزے رکھوائیں اور افطار کے وقت گرم خشک ادویہ دیں۔ نسخہ ذیل اس مقصد کے لئے بہت مفید ہے۔

ناسخواد۔ بادیان۔ سداب۔ زیرہ کرمانی ہر ایک یکتولہ۔ لک محلول دتولہ۔ مرزبوش۔ بورہ ارمنی ہر ایک تین ماشہ۔

سفوف بنا کر بار ماشہ ہر عرق زیرہ کرمانی دیں۔ اور پانی کی جگہ بھی پھر عرق پلائیں۔

نفرت بین الزوجین

جب عورت مرد میں محبت اور دلی کشش ہونگی تو دھال سے فرحت اور
نقطہ کا عقد ہوگا مگر جب دل ہی آپس میں نہیں ملتے تو عفت ہوئے والی تو میں آپس
میں کب مل سکتی ہیں یہ ایک غلطی امر ہے آپس میں محبت الفتن ہوگی تو کرم مزید
کی بھی آپس میں کشش ہوگی جس کا نتیجہ حل کی صورت میں ہوگا۔ بصورت دیگر تمام
عمر لادلدی اور نفرت و حقارت میں گزرے گی اسکا علاج سوائے اسکے اور کیا
ہو سکتا ہے کہ ہر دو علیحدگی اختیار کر لیں (طلاق) اور اپنی سبب ہر جھڑا
کر لیں جس سے ریز کے لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں۔ زندگی بھر عیش و عشرت سے گزرے
اور تلخ زندگی کا پیغمبر کے لئے خاتمہ ہو جائے۔

جب مذکورہ اسباب کا کلی طور پر خاتمہ ہو جائے اور بے تعلقی حیض دور ہو جائے
رحم کا درم وغیرہ رفع ہو جائے اور انتناق الرحم کے درد سے موقوف ہو جائیں۔ سیلان
الرحم کی بھی شکایت باقی نہ رہے تو سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی محفل درادی جائے تو کامیابی
بہت جلد پاؤں جو مے گی اور بے آباد نظر آئیں گے۔
نخجات ذیل وہ چلی کے تجربات ہیں جن سے ناکامی ہونی شمل ہے۔

سفوف بقائے نسل انسانی

اپنے افعال میں بہت کم خطا کرنے والا کیا ب سفوف ہے۔

ریش برگد۔ ریش پیلی۔ طباشیر۔ دانہ الائچی۔ خود مر اکیٹ و قند۔ برادہ علاج مرقہ۔
سفوف بنا کر بعد طہر حیض ۳۰ ماشہ صبح و شام دو دھار سے دیں اور شب کو تقارب کریں
سات یوم تک محل ذرا پائے گا۔ دوسرے مایہ تیرے مایہ مرقہ کا سیانی ہوگی۔

سفوف گوہر مراد

یہ سفوف بھی لاجواب پیر ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

بادریختیوہ۔ برادر طوح۔ گل گاؤز باں۔ سداب۔ گل مسخ۔ مندل معینہ۔ جادری۔
جاوہل کشینہ۔ سوک سانس لاشہ۔ زعفران۔ دم لافوان۔ گل ہارنی۔ کمر با۔ بدم جا
ردا۔ ریدنا۔ سنہ۔ شاخ گوزن۔ سوختہ۔ ایک تین ماشہ۔ عنبر مشک۔ لیک لیک۔ اخ۔ بید
رجان۔ دودھ کو دوہم عرق گلاب میں گھل کر کے ورق نقہ چھ ماشہ ملا کر نری لکھ
یوم گھل کر دیں۔ ایک شہ بعد ہر حصہ سات دن تک ہمراہ عرق گلاب دیں۔

حب مجل

کستوری اور تلی۔ ہنہ۔ جاقفل۔ زعفران۔ ہر واحد ایک شہ۔ برگ جنگ تین ماشہ
پاں۔ گونی تین ماشہ۔ لونگ۔ چو عدد۔ گر شہنا۔ چھ ماشہ۔ بار یک کر کے گولی بقدر کون پیر
یا کر کے۔ دپہر شام ایک ایک گولی ہمراہ آب میں تین یوم تک کامیابی ہوگی۔

سفوف کشش

یش۔ سیل۔ ییش۔ برگہ۔ ہوزن۔ سفوف کریں۔ بیٹھائی۔ پیرہ۔ دلی۔ ہ۔ لولہ میں ایک
تولہ سفوف ملا کر بعد ہر حصہ اسی دن ختم کو کھلائیں۔ اور غذا کے بجائے بھی پیرے
کھلائیں۔ رات کو جلاع سے حمل قرار پاتے گا۔

ایک ہی بار میں حمل ہو

کھائے کے پتے میں عنبر مل کر کے رو ملا کر کے جلاع کرے اسی وقت حمل ہو جائیگا۔

شاذہ مجل

بلور سنپال۔ بامیں۔ چٹکری۔ جاقفل۔ ہوزن۔ خوب بار یک کر کے شہد خالص
ملا کر شاذہ بنائیں۔ بعد ہر حصہ تین یوم رکھیں۔ چھتے دن جلاع کریں۔ حار
ہوگی۔

معجون مجل

بر نہایت ہی لاجواب معجون ہے۔ اسکے استعمال سے حل فرمیدہ ہوتا ہے نہایت خوبصورت اور طاقتور کچھ پیدا ہوتا ہے۔ حل فرمیدہ کیلئے شربت طبعی نسخہ ہے۔

مردارینہ نصفہ ۱۰ ماشہ۔ درجنج ۱۰ ماشہ۔ قلعہ مصری ۱۰ ماشہ۔ سائی خوجان بہمن شمش بہمن معینہ۔ مرجان۔ بکری کاپٹہ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ شہد خالص دو گنا بطریق معروف معجون بنائیں۔ بعد نصف ۱۰ ماشہ بوندت شام ہمراہ عرق گلاب میں بعدہ حمل کریں

نئی جوانی

مصنفہ

عالیجناب نیت کرشن کنورت صاحب خیرا۔ ایڈیٹر رسالہ آب حیات

تہا بیت درجہ چھپنے علی طور پر مفید ہوتا ہے کتاب کی شہرہ جہاں اور بطریق کو کیا ضرورت ہے جوانی اور جوانی کی لذتیں۔ جوانوں کی لذتوں کی ضرورت کبھی ہوئی جس دماغ کے نتائج پورا کر دیاں اور ان کی دنیا مائت کی تہائیوں کے رنگین ٹھیل اور انکا انجام۔ پوشیدہ تعلقات کی لذتیں اور منفعت غیرہ غیرہ مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کے کچھ ہی قسم کے میسوں سلاؤں پر تہایت کچھ اپنے از میں بحث کرنے کے بعد اس میں ہر کچھ اور بالائین علاج تحریر کیا گیا ہے جو برسوں کے مرد و عورتوں کو دل بنانا ہے اور جسے نہایت آسانی سے سمجھا اور عمل میں لایا جاسکتا ہے جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنے آپ کو تباہ و برباد کیا ہے۔ اور اب رت کے قابل نہیں ہے وہ اس کے مطالعہ سے بھر پور بھی اپنا علاج تہا تہا کسائی سے کر سکتے ہیں۔ کتاب میں خوبی ہے کہ اس میں کسائی کوئی بات نہیں لکھی گئی بلکہ سب باتوں کو مصنف نے اپنے تجربات کی روشنی میں لکھا ہے۔ اس کی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہے

نیت عہدہ موصول ڈاک

گیتا اینڈ کمپنی مل ٹوٹا نہ ایس۔ پی ریپورے

سمرقند انزال

امراض رحم میں مبتلا یعنی عورتیں میرے پاس آئیں ان میں سے ستر فیصدی (عورتیں) رحم میں لہو جم جانے کی شکایت میں مبتلا تھیں۔ جس کی وجہ سے دھواں جمل عفتا۔ مرد کی منی جب جلد خارج ہو جاتی ہے اور عورت کا کچھ نہیں بنتا تو اس سے عورت کے رحم میں نفوس آجاتا ہے۔ بے کچھ خادہ نہیں جاتے کہ عورت کے اعتقائے ناسل کو بھی طبعیلا کر یہی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے بھی انزال ہونا چاہیے ورنہ وہ بار بار پرجائگی۔ ڈاکٹر ایبٹ خادہ شدہ عورتوں میں ہلکے یا کھڑے ہو جاتا ہے۔ اسکی وجہ من یہی ہے کہ انکی آرزو عورت کی پوری طرح تکمیل نہیں ہوتی اور ان کا ذوق و شوق تشنہ جاتا ہے۔ اس کی مثال تم یہ سمجھ لو کہ کوئی شخص گرمی میں سفر کرنے کے بعد اور براہ میں طرح طرح کی تکلیفیں اٹھانے کے بعد کسی خانہ میں پہنچے۔ یہاں اس کے لمبے بیہوش ہوا ہوا ہونے سوکھ گئے ہوں۔ زبان پکانے پڑ گئے اہل اعطش اعطش پکار رہا ہو اور کوئی شخص فریاد نہ کرے سو پانی کا ایک جام اٹکے ہونٹوں تک پہنچا۔ سو وقت وہ کس پینا پانی سے جام کو نہ لگا سکے گا۔ سو وقت اگر کوئی شخص ہاتھ بڑھا کر جام اس سے چھین لے تو اسکی دشت و اضطراب و رنج کا کیا عالم ہوگا۔ یہی حال عورت کا سمجھو رجب اس کے جذبات برا بھلا ہوتا ہے۔ اس کے جسم کا ذہن نہ وہ عجز و ذوق و شوق میں قہر کرنے لگتا ہے اور فکریں لذت کی آریٹھ ہوتی ہے۔ سو وقت مرد کا جو حیات خارج ہو جاتا ہے اور غریبے ت پھر تشنہ کی تشنہ ہو جاتی ہے۔

سرعت انزال

(از قلم جناب حکیم محمد فضل الہی صاحب انکس مدینہ نقیہ بیکلوٹ)

سرعت انزال ایک عام لکیر مرض ہے۔ نہایت خوفناک اور حیران کن۔ جو انسانی جذبات اور خواہشات کی تکلیفیں بہ رختہ پیدا کرتا اور فرقی ثانی سے مخالفت و تداومت اور شرمندگی و لاتعلانی ہے۔ عہد شباب کی جبلتات کا شکن ثابت ہوتا ہے۔ صنفیات کے ماہرین اور فضلا اس امر پر متفق ہیں کہ دو حاضرین میں اس عیودی مرض میں نہ تو بے فیصدی اشخاص مبتلا پائے گئے ہیں۔ مشاہدات و تجربات بھی اس کے موید ہیں۔ اس اہم ترین اور ہمہ گیر مرض کے متعلق ضروری معلومات و ہدایات اور اصولی علاج لکھا جاتا ہے۔ یقین ہے کہ قارئین محترم ہند فادہ فرمائیں گے اور جامع اطور کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

نام

طب یونانی اور اردو میں اسے سرعت انزال کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ ایک طب میں شہر و برج پات اور سنکرت میں کلیم پتن کے نام سے نامزد کرتے ہیں اور ڈاکٹری میں "بری سپیچو جیکولیشن" کے نام سے پکارتے ہیں۔

کیفیت

و لطیفہ زرجیت کی ادائیگی کے موقع پر تیار ہونے اور فوراً نزل ہو جانے کو سرعت انزال کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ شدت عجز کی حالت میں تو اس فطیہ کے تحمل ہی سے کامل یا غیر کامل خیرش حادثا رہے۔ بہرہ رکنی الغیرا وہ تولید خارج ہو جاتا ہے اور کوشش مردانگی کا قور ہو جاتا ہے۔ بعض مرضا میں تو حالات اس قدر بدتر ہوا کرتے ہیں کہ عیالاً شہوہ کے تصور سے ہی یا اعضاء خاص سے کسی لایم کپڑے کے چھو جانے سے خیرش ہو کر یا بغیر خیرش کے ہی معمولی سا زور سے خیرش ہو کر "عہ حیات" ان حارج پذیر ہو جاتا ہے۔

اسباب

سرعت انزال کے اسباب بالعموم حسب ذیل ہوا کرتے ہیں:-

- (۱) درم غدا قد امیہ (۲) سوزاک (۳) سنگ مثانہ (۴) نریش مثانہ (۵) عجمی
- کم زدی (۶) کرم شکم (۷) سوزش معدہ (۸) حشفہ پدید آمدن غلاظت (۹) زخمش غدا
- (۱۰) سوزش حشفہ (۱۱) بلایس (۱۲) جلی (۱۳) انعام (۱۴) کثرت وظیفہ زوجیت
- (۱۵) فاسد خیالات (۱۶) ضعف غرائز اور طبیعت کا ستوا ضعیف ہونا بھی اس کے
- اسباب میں داخل ہے۔ عام طور پر جن عوارضات کے ماتحت یہ مرض وقوع پذیر ہوتا ہے
- لکھتے گئے ہیں۔ لیکن اطباء قدیم نے سفیل یا سنج اقسام میں سرعت انزال کا علل
- ہونا تقسیم کر دیا ہے۔

۱۔ قوت ماسک کا ضعف ہونا باعث مرض ہے۔

۲۔ کثرت مادہ منویہ سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

۳۔ حرارت و حدت مادہ منویہ سے بھی مرض سرعت کی مشابہت ہو جاتی ہے۔

۴۔ جملہ اعضائے ربیہ دل و دماغ۔ معدہ اور مکر و غیرہ کے کمزور ہونے سے بھی یہ

تکلیف ہو جاتا کرتی ہے۔

۵۔ مادہ تولید کے بہت کم و سبب و کشادہ ہونے سے بھی مرض سرعت کا عارض ہو جاتا یعنی

اسباب خاص

عاجیان علم و تجربہ ادراہل الراے حضرات کے خیال میں سرعت انزال۔ جویان جہلم

اور ضعف باہ وغیرہ وغیرہ امراض محض تلقین کثرت وظیفہ زوجیت اور انعام جسمانی تسبیح اور

نامراد عادات کے نتائج کے طور پر نہ پذیر ہوا کرتے ہیں۔ یہ خیال ہی نہیں بلکہ ایک حقیقت

مصدقہ ہے ان تینوں ناپاک۔ مکرہ اور عادتِ گرجت و شایعات سے سرعت انزال

وغیرہ ارا من کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ بقدر جسے کہ جب جلق میں اقلہ کے کھڑے بن سے
 اغلام میں عقد کے اعصاب کی رگڑ سے اور کثرت مباشرت میں بار بار حلیل و خشفہ کے
 اعصاب کو کثرت کار کے باعث زکات ص میں مبتلا ہونا پڑتا ہے تو اس کے ساتھ ہی
 مادہ تولید کے غیر طبعی اخراج کے سبب جن کا جذب بڑھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خصیتین
 غیر لفعج یافتہ اور ناقص مادہ کو اعیہ منویہ کی طرف بھیجا شروع کر دیتے ہیں اس کی بجائے خصیل
 میں جذب ہو کر دوسرا خون منفصل شریئیں سے آجودہ بنتا ہے۔ خون کے اجتذاب کا یہ
 سلسلہ اعضاء ہضم تک جا پہنچتا ہے چنانچہ اول زکچہ مدت تک جسم مادہ دیگر اعضاء بدنی
 کیلئے آلات ہضم جلد جلد اندر پہنچانے کا کام سر انجام دیتے ہیں جس سے اشتہا بڑھ جاتی
 ہے اور طبیعت معدی اور معوی کا ترشح غیر معمولی طور پر کثرت ہو جاتا ہے۔ آخر ان رطوبت
 کے ترشح میں غیر معمولی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ معدہ اور اعضاء کا اپنی ساخت اور افعال کے
 لحاظ سے ضعیف و بخت ہونا لازمی امر ہے۔ تحلیل غذائیں بریقا عدلی رد نہاد جاتی ہے۔
 جسم اور اعضاء کے جسم کو بدل یا تحلیل نہیں پہنچتا۔ جو تحلیل شدہ اجزاء کا مقام ثابت ہو سکے۔
 اور بدن تغذیہ حاصل کر کے اپنی صحت و قوت برقرار رکھ سکے۔ لہذا جسم اور اعضاء برقیہ
 کے ساتھ اعصاب بھی ملا غرور کمزور ہوتے ہیں کیونکہ جلد و قصبہ و خشفہ کے اعصاب میں
 قدرتی طور پر غیر معمولی حق ہوتی ہے جس کے باعث قصبہ میں بقوطہ انتشار ہوتا اور
 رقت حوصلہ حاصل لذت ہوتا ہے لیکن جب جلق اور اغلام جیسی نامراد و قسح عادت کے
 باعث غیر طبعی حرکات یا کثرت و طیفہ خاص میں بار بار کی رگڑ اور خیرش سے اعصاب حیتہ
 کی نازک شاخیں بہت کمزور و رنڈی کس ہو جاتی ہیں تو ایک ایسی ذی اسحر کیا معمولی خیال
 اور کپڑے کے مس کرنے سے ہی خیالات فاسد ہو کر انتشار ہوتے لگتا ہے جس میں تباہ کن
 حالت میں بھی محفوظ و اقدم کے اصولوں کی پابندی نہ کی جائے لہذا ہی ان امور اور افعال سے
 احتراز و اجتناب اور توبہ و دستگیری کی جائے تو امادی و غیر ارادی اعصاب کی حرکت

میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے اور خون کی طبعی مقدار گھٹ جاتی ہے اعضاء خاص
اور اس کے متعلقہ اعضاء نیز تمام اعضاء کے حجم خف و لاغر ہو جاتے ہیں اور انسان مختلف
قسم کے عوارض و امراض کا مجموعہ بن جاتا ہے۔

علامات

سرعت انزال اگر کثرت جماع جلق اعضاء کی وجہ سے عارض ہو تو اس کے عوارض
و علامات عموماً حسب ذیل ہوا کرتے ہیں :-

کامیابی شستنی اور اعضاء شکنی کی شکایت ہو جاتی ہے پیشاب کرتے وقت خفیت جلق
و سوزش محسوس ہوتی ہے پیشاب بکثرت اور بار بار آتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا اور دل غ
اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ضعف عام بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ سردار و دار کا عارضہ بھی
دائلیک ہو جاتا ہے۔ مزاج میں چڑچڑاہٹ آ جاتا ہے۔ کام کلج کرنے سے دل گھبراتا ہے پشت پر
چوڑیاں سی رنگی معلوم ہوتی ہیں۔ حافظہ پر نیاں کا تسلط ہو جاتا ہے اور ذہن کند ہو جاتا
ہے۔ بے بند پوری نہیں آتی قبض دائمی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ قوت اشتہا نطفہ ہو جاتی
ہے اور مباشرت کی طبعی خواہش مفقود ہو جاتی ہے۔ سرعت انزال کی شکایت اس قدر قوت
و غلبہ حاصل کر لیتی ہے کہ ادنیٰ سی تحریک بلکہ محض ماس کرنے سے بلا دخل انزال ہو جاتا ہے
ایسا بعض اصحاب کی صحبت و مجالس سے متفر ہو کر تنہا پسند ہو جاتا ہے اور شدید صورتوں میں
زندگی سے نا شاد و نامراد ہو کر خود کشی پر آمادہ ہو جاتا ہے یا از دنیا و ضعف و نقاہت اور
اعصابی کمزوریوں کے ماتحت مصروع و مفلوج یا مجنون ہو کر ہر دے کے لئے اس کائنات
ارضی کی گونا گوں دھندلوں سے محروم ہوتا رہا کر خود کشی کر دیتا ہے۔

نہ کدہ بالا جملہ عوارض و علامات سرعت کی اس قسم میں پائی جاتی ہیں۔ جو جلق و کثرت
و طیفہ زوجیت کی وجہ سے وقوع پذیر ہو یہ لازم نہیں ہے کہ یہ علامات اور بعض میں ضرور پائی جائے
یا بعض کے مرض کے ہر درجہ میں ان کا ہونا ضروری ہے۔ نہیں بلکہ اس سے صرف یہ غرضی ہے

کہ اس مرض کے تحت اسباب علامات مختلف حالات و درجات میں مذکورہ علامتیں اکثر ظہور پذیر ہو جایا کرتی ہیں۔ اسباب میں سوزک سے سرعت کا عارض ہونا بھی بیان کیا گیا ہے تو اس کی علامت کی صورت یہ ہوا کرتی ہے کہ جنب زاک میں اچھل میں زخم پیدا ہو کہ اس کی حس زائد ہو جاتی ہے تو اس کا اثر اچھل کے اندر کی زالی تک پہنچ جاتا ہے۔ جو ترقی کرنے کرتے غده فدا مینہ تک سرایت کر جاتا ہے۔ وہاں سے مذی ضرورت سے زیادہ خارج ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر یہ اثر خزان منویہ تک پہنچ کر اس میں ذکاوت حس پیدا کر کے مادہ تولید کو قیقینا دیتا ہے جس سے سرعت۔ رقت نامہ جیاز فی عظام وغیرہ اہر حس پیدا ہو جاتے ہیں تاہم تاہم اس کی ترقی سے وہ تمام نقصانات پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ مذکرہ جلین و اعظام اور کثرت جل کی علامات میں بیان کیا گیا ہے۔ سرعت انزال کی وہ پانچ اقسام جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان کے علامات حالت کے یہ باب بھی ختم کیا جاتا ہے۔

- (۱) قوت مارکر کے ضعف سے سرعت انزال کا عارضہ ہوتا ہے جو جانا ضروری ہے کیونکہ ایک ضعف سے مادہ منویہ تیار و جلیج ہی خارج ہو جاتا ہے اس صورت میں منی بیدار نہیں ہو جاتی ہے اور وہ خود بخود بہنے کیلئے آمادہ ہوتی ہے یہ قسم آجکل عام ہے۔
- (۲) کثرت مادہ منویہ کے باعث جب یہ عارضہ ہوتا ہے تو اس صورت میں خزانہ منی بیدار ہو جاتا ہے اور منی کی مقدار اس کی وسعت سے زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ خود بخود باہر نکل آتی ہے یا خزان منویہ کی قوت واقف سے دفع کرنے پر نچوڑ ہو جاتی ہے۔ لیکن آجکل کی فحط سالی و مالی بد حالی کے دور میں بہت کم لوگ اس قسم میں مبتلا ہوتے ہیں چہنچہن خون نصیب ہیں۔ ان میں جہر جبات کی فراوانی کہیں؟
- (۳) حدت و حرارت میں بھی مندرجہ بالا حالات کے مطابق علامات بنائیں ہوتی ہیں۔ جن فٹ مادہ تولید میں تیزی اور گرمی پیدا ہونے سے منی کا قوام قیقین ہو جاتا ہے

احلاج کی حالت میں تیزی گرنی اور سوزش محسوس ہوتی ہے تو اس وقت خزانہ
منویہ کی قوت باخرا سے جلد از جلد دفع کرنے اور باہر نکالنے میں مصروف ہوتی ہے۔
(۴) اعتقادِ شمس کی کفر و سی کی وجہ سے اگر سرعت کا عارضہ لاحق ہو تو اعضائے ریثہ دل
و باغِ معده اور دیگر دھنوں کے کفر ہوئے کے تمام علائقائیاں ہوں گے جہانی نظام
کی تھکنی کا لازماً حصہ ہے ریثہ کے افعال کی تھکنی صحت میں مفر ہے۔ قلب جگر
اور باغِ دستار میں جینیے معتدلاً ہوں سے خرابی آؤنا ہوتی ہے تو اعصاب اور
آلات منویہ کا کفر و دور سرعت میں مبتلا ہونا ایک از سلم ہے۔

(۵) آلات منویہ کے وسیع وسیع ہوجانے سے بھی سرعت ہو جاتا ہے۔ ایسی علامات
ظاہر و خفایاں ہوتی ہیں ان سرعتوں کی کشادگی بالعموم کثرتِ جلع اور صوزاک وغیرہ
اور ان دریدہ کے نتائج میں ہو جاتی ہے۔ بھونچا خاص کا پیردن سٹارخ جسے تحلیل
کہتے ہیں نہایت کشادہ ہو جاتا ہے۔ یہی اس کی سب سے بڑی نشانی ہے۔

تشخیص

طبِ قدیم میں علاماتِ المراض کے سلسلہ میں سب سے پہلا اور آخری مرحلہ تشخیص پر موقوف
ہوتا ہے۔ اگر پہلا سببِ علامات کے ساختہ تشخیص صحیح ہو جائے اور سائنڈا اصولی ددِ تجویز کر کے
بانا مارے احتمال کی جائے تو ناممکن ہے کہ ہمارے مریموں کا بیشتر حصہ جو عطالیوں اور عوام
کی غلطی سے لادہ کھا کر صحت و شادمانی سے ہٹنا نہیں ہوتا۔ یا اس دنا مارے ذیل
ہیں اس مرض کے متعلق چند تشخیصی علامات و نکات درج کئے جاتے ہیں جو تشخیص میں بہت
حد تک آسانی پیدا کر دیتے ہیں۔

(۱) اگر مادہ منویہ کے غلام میں اعتدال ہو تو قوتِ جلع اور اتش و دھڑش باقاعدہ ہوں
و طبعہ و زوجیت کے بعد آثار و صفتِ طاری ہوں۔ بدن کی رنگت سرخ ہو جیتی

پیدا کیے والی اغذیہ داد دینے کا استعمال زیادہ کیا گیا ہو تو سرعت انزال کا سبب کثرت مادہ منویہ ہے۔

(۲) اگر مادہ تولید کا رنگ زرد یا قوام رقیق اور اخراج کے وقت سوزش محسوس ہوتی ہو تو سرعت کا سبب حدت مادہ منویہ ہوگا۔

(۳) اگر اعضاء ریشہ کے ضعف کی علامات مثلاً سرور و رنیاں، خنک ج قلب خفقان اور ضعف ہضم وغیرہ موجود ہوں۔ انتشار و خیرش بھی طبعی اور کامل ہو تو سرعت کا عارضہ اعضاء ریشہ کی کمزوری سے تصور کریں۔

(۴) اگر منی کا رنگ سفید ہو اس کا قوام رقیق ہو۔ دغل کے وقت فوراً انزال ہو جاتا ہو تو سرعت انزال کا سبب ضعف قوت اسکیمینا چاہئے۔

(۵) منی کے بہتقل کا وسیع ہونا جلیل کا سرخ ہونا نیز عضو محض کے بیڑی شوریخ میں کشادگی ظاہر ہونا اسی کو سرعت انزال کا سبب تشخیص کریں دیگر اسباب علامات کے ماتحت اگر یہ عارضہ ہوتا نہیں ہو تو بیکہ بحال کر تشخیص میں وارد ہیں۔

نکات خصوصی اور ہدایات

معلوم بالا میں جن اسباب علامات کا ذکر کیا گیا ہے ان کے ماتحت سرعت انزال کا عارضہ ہو جانا قرین قیاس ہے۔ مگر بعض شوقین مزاج اور عیاش طبع لوگ محض عیاشی کے خیال سے ہی اپنے آپ کو سرعت انزال کا دھن نفور کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ اگر حقیقت مسلمہ ہے کہ مادہ منویہ کا جلد یا دیر سے اخراج آدمی کے مزاج، طبیعت، عمر اور قوت پنہنصر ہوتا ہے جس قدر منی میں سکون و اعتدال ہوگا۔ طبیعت معتدل ہوگی۔ اور ساتھ ہی اعضاء منویہ بھی مضبوط ہونگے۔ اسی قدر منی دیر سے خارج ہوتی ہے اور جب حالات اس کے برعکس ہونگے تو خواہ مخواہ اخراج جلد ہوگا۔

اگر ایک قوی اجڑہ لڑ جوان جس کے جسم میں خون لہریں لے رہا ہو طبیعت میں جوش
و جذبات موج زد ہوں۔ انقدر یہ مقوی رہے اور سولہ سنی بھی استعمال میں رکھتا ہو تو اس
کی طبیعت کا یہ سبب اخراج سے مراد کثیر چھتے کہ وہ ضعیف بن گیا ہے۔ اس کی صحت و
تندرستی کے لئے لازم ہے کہ اس کی طبیعت کا اخراج بلکہ ترقیہ۔ تجربات شاہد ہیں کہ شباب
کے کچھ کچھ شوقینانہ میں مادہ تولید کا حرکات شریہ کے بعد مختلف اوقات میں اور ہر روز
مادہ تولید پر دلالت کرتا ہے۔

اں تو وہ طبعی جو عیاشیوں کے جذبات کی سبب سے ماتحت خواہ مخواہ اپنے آپ کو
طبعی کا طبعی کہہ کر ایسی فحش اور مجذبات ادبیات کا استعمال شروع کر دیتے ہیں جو فحش
عصہ میں فی الحقیقت ان کو کثرت کا طبع نہیں بنادیتی ہیں اس سبب کے مریدوں کا اعتقاد کا
تجذیبہ ۹ فیصدی سے کم ہرگز نہیں ہے۔

عطا یوں اندیشہ تہا رہی ختم کے جانیوں اور عقائد سے جسکات منکر اگر پیش
طریقہ علاج کرانے والے جو جوان۔ اپنا آپ کہ ملاکت کے گریہ میں نہ لکھو اور
قرائن اور ملکی فلاح و ضروریات کے پاکیزہ جذبات کو اپنے دلوں میں پیدا کر دو۔ سو
بیماری کا غلط تصور دلوں سے نکال دو۔ رات کو کثرت کی خاطر اپنی زندگی کو ان طریقہ
بست پر دے پناؤ جو ایک ہی گول سے مختلف ختم کے سرعت اور ضعف باہر نکال کر اپنے
کا جوش اور نگار آفریں اعلان چھپا کر قہر اندھا بنا کر قہر اور دیکھ بیسے ہی کی رنگ
تہا رہی زندگی کا ان سبب سے جو حیات کہا جائے۔ بہر اور عزت کو دیتے ہیں۔
ادب جو حیات نہیں تو پھر طبعی طبیعت کہاں؟

یہ کیوں نہ وجہ ان کی ادنیٰ کا پورا کٹر چھٹکے۔ یہ مقدرہ۔ انہوں نے شکر و
و غیرہ ختم کی فہرست اور فحش بیسے ہیں۔ جن سے وہ غرضت ہو کر فوری اسکا غمزد
پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہنگامی طور پر تھوڑی سی فحش کی ہوجاتی ہے لیکن یہ جوش و شہ

اور نشاط و کامرانی کا دور بہت جلد اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔

اندریں حالات اسے خود خند نہیں بلکہ خردیانتہ نوجوان بھائیوں، اشتهاری ادیب سے
 قطعی طور پر محتجب رہو۔ بعض ہونگی صورت میں مقامی حاذق و ناہر اطباء کی طرف رجوع
 کرو۔ دکان علاج میں امید یقین اور اعتماد و بھروسہ رکھو۔ خدا تمہیں ضرور اس مرض سے
 نجات دے گا جبکہ مطلق نہیں میری گزارشات پر عامل ہونے کی توفیق ارزائی فرمائیے۔

دلت امساک

اس عنوان کے ماتحت ناظرین سے یہ عرض کرنا ہے کہ کیا امساک کیا صحیح دلت کا
 نفعین بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ انزال کا حلیہ ہو جانا ایک مرض ہی نہیں بلکہ وظیفہ زہیہ
 کی مادہ ہونگی میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ خواہشات مردانہ میں ایک سلاسنکہ ہی کی
 طرح حائل ہو جائیو الی اذیت بخش تکلیف ہے مگر یہ اس صورت میں جبکہ مادہ تولید میں کوئی
 خرابی ہو یا اعضا سے تناسل کی ساختوں میں جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث کوئی
 نقص پیدا ہو گیا ہو اس کے باعث یہ پریشان کن عارضہ لاحق ہو جاتی کہ انتشار و تیش
 سے قبل ہی یا دخول کرتے ہی انزال ہو جاتا ہو۔ تو یہ واقعی مرض ہے جس کا علاج کرنا
 ضروری ہی نہیں بلکہ لازم ہے لیکن ایک تندرست صحیح القوی و تندرست اور سادہ
 نقیض سپیشٹل شخص کی خواہشات کے مطابق امساک ہونا بہت عرصت کا مرض نہیں ہے۔ نیز
 امساک کیلئے وقت کا نفعین بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ خواہش اپنی طبیعت، قوت، عمر اور
 مزاج وغیرہ کے اختلاف کی وجہ سے مختلف قوت امساک رکھتا ہے۔ جو وقت ایک
 شخص کیلئے بہت بڑا امساک ہو سکتا ہے وہی دوسرے کیلئے ایک سخت مرض۔
 صاحبان علم و تجربہ کے خیالی میں اگر متواتر حرکات جاری رکھی جائیں تو کم از کم
 ایک منٹ اور زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ ایک صحت مند آدمی کے لئے امساک

کی مدت ہوا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض اشخاص میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہو مگر
افعال الاعضاء سے واقفیت رکھنے والا یہی کہیگا کہ ایک منٹ سے کم قوت ادا کرکے
والا شخص یقیناً سرعت انزال کا مریض ہے اور پانچ منٹ سے زیادہ قوت رکھنے والا
آدمی اگر بحالت موجودہ مریض نہیں تو بہت جلد کسی سخت مرض کے بعد سرعت کا مریض
ہونے والا ہے۔ واللہ اعلم۔

اصول علاج

سرعت انزال میں علاج کے اصول بیان کرنے سے قبل یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر یہ
مرض جوانی کی غلط کاریوں مثلاً کثرت جماع۔ اعظام اور شت زنی وغیرہ قسم کی عادات تو قبیحہ
میں مبتلا رہنے سے ملا ہو۔ تو صدق دلی سے اپنی کمزوریوں کا اعتراف کر دے۔ اور آئندہ ایسے
افعال سے محترز اور محتب رہے تا عزم مصمم کر دے اور اس کے بعد حفظان صحت کے جملہ قوانین کی
پابندی اپنا شعار بنالے۔ اور مندرجہ ذیل اصولوں کو ہمیشہ نگاہ میں رکھو۔ علاج مفرد نہ کر دے۔ شہکاری
حکیموں سے نہ کراؤ۔ پوشیدہ علاج کروانے سے اچھے نتائج پیدا نہیں ہو سکتے اس لئے سطور بالا
کیطابق پھر بھی کھل گاکہ ستیاجی اطباء جو پوشیدہ امراض کے علاج میں کامل دسترس رکھتے ہیں
ان کی طرف رجوع کر دے۔ یہ اصول صرف مریضوں کیلئے ہیں ان کیساتھ ہی معالجین کو اہم کیلئے
بھی لازم ہے کہ دوامان علاج میں مریض کیساتھ اخلاق و انسانیت کا برتاؤ کریں۔ زیادہ دیر
ہو کر حصول زری کی کوشش کرنا بھی مریض کے اعتقاد یقین پرست برا اثر ڈالتا ہے۔ مضمون
یہی طوالت اختیار کر رہا ہے۔ لہذا ان نصاب کو چھوڑتے ہوئے مختصراً اصول علاج لکھ کر
اس باب کو بھی ختم کیا جاتا ہے۔

اس مرض کے علاج میں صحت عامہ کی کتنی اور اصلاح کی طرف توجہ مبذول کرنا چاہی
اور آخری ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے دل و دماغ معنہ اور دیگر وغیرہ کے افعال

کو درست کر نیوالی اور یہ کھلا میں۔ مریض کو ہر وقت خوش و خرم رکھنا سترہ ہزار راہ بانغات کی
سیر و تفریح کرنا اور اعتدیلہ قوی کرنا اور لطیف و زکیم دیا یعنی نرا کیسی اعمال میں تفریح
کے دفعہ درجہ کی خوشی کی جائیگی تو جو خصوصی مہذول رکھنا لازم ہے اس غرض کی
بل کیسے بہتر ہے کہ سرعت انزال سے علی کے مصلحت میں کسی قوی عودہ اور تفریح کشادہ
بہمکی انتہا جاری رکھا جائے۔ نیز سرعت انزال کی ادویہ میں ہرگز اگر نہ نیت اور محذرات کا
استمال نہیں کیا جاتا ہے۔ در درجہ پیچیدگی اختیار کر کے ناقابل علاج صورت میں تبدیل ہو
جاتا ہے اور پھر ہمیشہ کے لئے انسانی صحت مختلف عوارضات کی آمادہ گاہ بن جاتی ہے۔
البتہ ابتدائی اگر وکالت میں بہت زیادہ طبعی ہوتا تو اس کیلئے کسی حد تک معتد و دہش
دیہی ہو سکتی ہیں۔ در نہ چارہ بن کہ سبب علالت پر کمال غور و خوض کے بعد اصول علاج
ہی ہو شکوہ انزال پیدا کر سنا ہے۔ علاج یہ ہمیشہ ممکن مصلحتاً نہ مولد فی ادویہ کا انتہا
ہر وقت میں محدود و متروک رہتا ہے تو تھک دینے والی صورت میں گرم و خشک مسک
ادویات کا استعمال فرمایں۔ لذت و تفریح عمل ہو سکتی ہے مگر صحت کمال اور عین سے دہلی بخت کا
لازم صورت صحت کی علانیہ کوئے اور منتقلی اور ترکیب آیر و حکم گیر کے اصول پر عامل ہونے میں ضروری ہے

ایوانی علاج

اس ضمن میں طب فہم کے اصولوں کے ماتحت علاج لکھا جاتا ہے جو سرعت کیلئے اکابر
اطباء کا مجرہ اور معمول ہے اور ہمارا بھی سا ہر سال سے آزمودہ ہے معالج کا فرض ہے کہ
وہ اسباب جنکے باعث سرعت انزال کا عارضہ لاحق ہوا ہو۔ ان سبب کی دفعہ کی پوری
کوشش کرے مثلاً اگر

اس کا سبب آلات مزیدہ کی قوت ماسکہ کا مصلحت ہے تو قابض اور خشک ادویہ
سے قوت ماسکہ کو قوی کریں۔ طبع کا تغیر کر ایسے عائد اور خصیتیں پر روغن قسط اور روغن کر

و غیر، میں روضہ ان باریک یکو ملا کر لائیں۔ شہدائے کو شہد میں ملا کر استقبال کریں
 ناں لکھانہ۔ حج بڑے سنگریں رکھی۔ آکر دیکھ اڑھ دینہ فرماؤں گایا جو بعضی طور پر سفوت کر کے
 دیا ہی تھویندے تابت ہونے۔

ملک اگر کثرت منی کے باعث یہ عارضہ ہو تو اس خوش نصیب کیلئے "لطیفہ زوجیت"
 (عارف) سب سے بہتر علاج ہے ایسی حالت میں قتل منی چیز پر غما سکتے ہیں، آب نادرین
 و صابون صابون کے شربت غزلہ اور شربت نارنج وغیرہ ادویات استعمال کرانے سے بھی حالت
 درست ہو جائے۔

ملک بینی کی جینا دگر ہے اگر رحمت انزال ہوا میں میں وقت ہفتہ و البض و بار دہ و تیشہ
شریہ و خاش و شیر و تخم کا، و شیر و تخم خرم و شیر و تخم حماص و غیرہ استعمال کر ایں۔

۱۔ اعتدال کے پیکر کے اوصاف کی بابت حضرت انزال کی شہادت ہو تو ان کی تقویت
کی کوشش کریں اس کیلئے حسبہ ارجح مقویات خمیرہ کا دوا بنام خمیری و اہر و الا خمیرہ و
فروج یا ترقی لا تشاورہ و مرکب کشتہ زہلا و عرق مار اللحم عرق زندک خمیری اگر کشتہ نو
خمیرہ اور اسی تہ کی دیگر مرکب ادویات و ریانات اور حسب ترکیب استعمال کراہیں ۔

۵۔ بند کشتی یعنی آلات حقیقیہ کے فروغ و اشادہ میں کی موت میں اگر سر عتہ انزال ہو تو پیش کیا راستہ کو تائید کرنا یا اوروہ جانہ رونی اور بیرونی طور پر قابض ہونے سے تنہا کرنا جس صفات کا قبضہ (وہ ہدائیں جو جن کی تقبیلط بھی کریں اور قبض جس بھی پیدا کریں) وہ اس حالت پر بہت فخر و ترقی ہیں اس نوع کی کینے معجون کر و خراہ جلواتے سپاری پاک اور دراصل کشمکش و تیز و کمزور کی تائید و تخریب اور یہی دو سو اثرات یہ تہہ ہوا کرتے ہیں۔

دیگر اسباب جو اوپر مرقوم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اگر کسی وجہ سے یہ شکایت مورتوں
اس کے مطابق اس مرض کا علاج کریں تفصیلات معلوم کرنے کی ضرورت ہو تو مرقوم اس
طبیعیہ کتب ملاحظہ فرمائیں۔

تیرا سباب میں جس قدر مرکبات کا تذکرہ آگیا ہے۔ انکے نسخہ جات طوالت مضمون کے خیال سے نظر انداز کئے جاتے ہیں نسخہ جات کیلئے کتب مرکبات اور ذرا بادینیں دیکھیں اور صرف مرکبات خریدنے ہوں تو ہندوستانی دواخانہ دہلی اور ہمدرد دواخانہ لال کتناں دہلی کا نام یاد رکھیں۔

علاج بالمفردات

اس ضمن میں صرف تجربہ معمول مفرد ادویہ منتخبہ اور آزمودہ لکھی جا رہی ہیں سامیر جہاں لبوب کیلئے وکشتہ ملا وغیرہ استعمال کر کے فوائد سے متمتع ہوتے ہیں متوسط درجہ کے لوگ اندر سے وکٹوک بحال در بعض ان مفردات سے لبوب کیلئے وکشتہ ملا کا کام لے سکتے ہیں لیکن شرط صرف یہ ہے کہ ان کا استعمال باقاعدہ اور منتقل ہو تو انشاء اللہ بڑے بڑے مرکبات ان کے سامنے بیچ ہوں گے۔

۱۔ مکہ مخمخ نم نرہندی خود بریاں کر لیں اور ہموزن مصری ملا کر کوٹ پیسکر رکھ لیں۔
خوراک چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی یا دودھ کیا قدر استعمال کریں۔ بہ سرعت و جہان کے لئے تجربہ ترین دوا ہے۔

۲۔ مکہ مخمخ سرس کوٹ کر ہموزن مصری ملا کر رکھ لیں۔ تین تین ماشہ صبح و شام دین
ہفتہ باقاعدہ استعمال کریں۔

۳۔ ماز و سبز و حلب مصری ہموزن پیسکر تین گنا شہد خالص ملا کر معجون بنالیں۔
خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک روزانہ صبح استعمال کریں۔ تجربہ کرنے پر اسکے فوائد ظاہر ہونگے۔
۴۔ مکہ دارچینی اور ستارہ ہموزن باریک پیسکر برابر وزن مصری کونہ ملا کر رکھیں اور تین ماشہ صبح اور تین ماشہ شام پانی یا شیر گاڈ سے استعمال کریں دفع سرعت و جہان اور مغوی عصبانہ
رہیہ ہے۔

۵۔ سوچیں کہ دتوہ صبح عربی ایک تہ لہ اور مصری ہموزن ملا کر پیس کر رکھیں۔ خوراک چھ ماہ روزانہ صبح استعمال کریں۔

۶۔ اسلند ناگوری عمدہ لیکر بار یک پیکر ہموزن مصری ملا کر رکھیں۔ خوراک تین تین ماہ صبح و شام باقاعدہ ایک ماہ استعمال جاری رکھیں اس سے انشاء اللہ سرعت و جریان اور اسکے عوارضات دور و کمر و غیرہ بھی رفع ہو جاتے ہیں۔

۷۔ خولجان بار یک پیکر تین گنا شہدیں ملا کر رکھیں اور چار چار ماہ صبح و شام دودھ کیا قدر کھائیں۔

۸۔ دال ماش مقشر دھلی ہوئی دس تولہ۔ الائچی دانہ دتوہ اور مصری کوزہ ہموزن ہر دور اجزا بار یک پیکر رکھیں۔ خوراک ایک ایک تہ لہ صبح و شام۔ سرعت اور رقت مادہ منویہ کے لئے عجیب چیز ہے۔

۹۔ سفوف صلی سینہ چھ ماہ۔ شیر گاؤ ایک پاؤ میں جوش دیں اور مصری وغیرہ حسب مزاج ملا کر استعمال کریں۔ باقاعدہ ایک ماہ استعمال کرنے سے سرعت۔ جریان و خستہ امراض دور ہو کر بے انداز قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ مغز بادام۔ مغز چغوزہ اور مغز اخروٹ وغیرہ کو الگ الگ یا مجموعی طور پر کھائے سے بھی سرعت وغیرہ امراض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور باہ میں ترکیب پیدا ہو جاتی ہے لیکن استعمال ایک عرصہ تک کرتے رہیں۔

علاج بالمرکیبات

مندرجہ ذیل مرکبات اسباب علامات کے ماتحت درج کئے گئے ہیں۔ حسب حالات استعمال کرانے سے انشاء اللہ عزیز و بہترین نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ عرصہ سے ہمارے ہاں بھی مستعمل ہیں۔

سُفوف معطر
 یہ سفوف قوت اسکے کے صفت کر دیا گیا ہے۔ بخار کی تولید
 زیادہ کرنا اور سرعت انزال کی شکایت انا خارج فہم کرنے میں
 بے نظیر ثابت ہوا ہے۔

صفت: یہ نگارہ صنف عری ریا زوہر ہر کچھ باشد۔ تاکہ اندیشہ بصری ہر ایک بار
 مصطفیٰ روحی تیرا شد۔ قند سفید مہمن دہیہ بار یک کوٹ پیکر سفوف بتا لیں۔
 خوراک: چھ چھ ماشہ صبح شام پانی کیسا قدر ستھال کریں۔ (از قند انزال)

اکسیر سرعت
 یہ اکسیر دوا اس حالت میں نافذ کرتی ہے۔ جب یہ مرض حاد
 منی کی وجہ سے عارض ہوا ہو۔ اس کے اذیت دہنے کیلئے سفوف نہایت
 سفید و جریجے۔ کم چرخ اور ہلکھول کے عداقی ہے منی کی قوت اور حرارت دور ہو
 جاتی ہے اور طبی امر اک پیدا کرتے ہیں "اکسیر سرعت" دقت اکیسر رفت چہ
 صفت: مغز تخم فرہندی پرباں۔ کشیز۔ تخم خرفہ گشتہ قطبی۔ قند سفید
 ۵ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ ۱ ماشہ آئورن اذین
 بار یک کوٹ پیکر لکھیں۔

سُفوف سرعت
 خوراک: ۵۔ ۵ ماشہ صبح شام پانی بار دھو سے استعمال کریں۔ (ابا صنف صلیبی)
 یہ سفوف رقت منی کے باعث عارض ہوا ہو۔ اس کے لئے سرعت
 انزال میں خاص طور پر سفید ہے۔ ۱۰ ماشہ سفوف غلیظ کرنا۔
 اعصابی مراکز میں تحریک پیدا کرنے کیلئے اس میں عطر قرار ہے اور غلظت دہ دے لے
 حوصلین شامل ہیں۔ باہر خاص طور پر طبی امر اک پیدا کرتے ہیں۔ بینہ پر بھی سفوف دیا
 نسخہ کا اندازہ ہلکھول ہے۔

صفت: ہوتا انگھانہ حوصلی سفید۔ حوصلی سیاہ۔ پیچیدہ ہر ایک ۳۔ ۳ ماشہ عطر قرار
 ۱ ماشہ قند سفید سادی الوزن کوٹ پیکر سفوف تیار کریں۔

خوراک :- ہاشے سے ہاشہ تک شیر مادہ کاٹ کے ہمارا استعمال کریں۔

(از مسلک مرطیہ)

سفوف لک

سرعت انزال کی اس قسم میں بہت مفید ہے جبکہ بدوت اور

رطوبت کے باعث خزان منویہ کی قوت ماسکہ کمزور ہو۔

صفتہ :- باز پھل - شرابی - لودھ پٹھانی - لک مغول (لاکھ دانہ - نرد و دھوپا ہوا)
ہر ایک پانچ گولہ رشکر سفید ہموں اور یہ - سفوف کر کے رکھیں۔

خوراک :- ہاشے سے ہاشہ تک دھکیا تھ استعمال کریں۔ (قرا بادین اعظم)

سفوف جامع

یہ اکیری سفوف سرعت انزال کی قریباً ہر قسم میں مفید

مؤثر ہے۔ جو بیاں اور حلام کو بھی تافخ ہے۔ ضعف راج

و ضعف باہ میں بھی فائدہ کرتا ہے حکیم مولوی حافظ نور محمد صاحب انور اندر دینی کالج حوضہ
معمولہ ہے۔

صفتہ :- بیول کا گوند - ڈھاک کا گوند - بیول کی چھال - بیول کی پھلی - موسلی سفید
موسلی سیاہ - موسلی سنبل - تالکمانہ - اندر جو شیریں - بہن مسرخ ہر ایک ایک تولہ۔
قند سفید ہموں اور یہ - جملہ ادویہ کوٹ پیکر سفوف کر لیں۔

خوراک :- ہاشے سے ایک تھلے تک شیر گاڑ کے ساتھ استعمال کریں۔ دو راج استعمال

بین مقبض و مقبض کی دستی کا نام طویل خیال رکھیں۔ (از کتاب اکیر نورانی)

بند کشاد کے باعث اگر سرعت انزال کا کھنڈہ ہو تو

سفوف بند کشاد

اس میں یہ سفوف دفعی مفید و تجربہ اور عجیب ال

ثابت ہوتا ہے۔ دو تین ہفتہ باقاعدہ استعمال کرانے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔

صفتہ :- صمغ عربی - صمغ ڈھاک - صمغ گولر - صمغ سنبل - موسلی سنبل - چھال ڈھاک -

چھال موسلی - چھال گولر - نخو دیو یاں مجیٹھ - باز و جو چرس - مغز تخم ترسندی بریاں -

آردنگھاڑہ ہر ایک بگتولہ۔ قند سفید ہموں کوٹ پیکر سفوف تیار کر لیں۔
 خوراک :- ۵ سے ۹ ماشہ تک حسب حالات و مزاج چانی یا بد زرد مناسک کے ساتھ دیں۔

مغربات خصوصی

مغربات خصوصی کے عنوان کے زیر بحث جو مغربات پیش خدمت کئے جا رہے ہیں۔ وہ
 اس مرض کے دغیہ کیلئے فی الواقعہ اپنے جیرت انگیز اثرات و فوائد کی وجہ سے نہایت کبیر
 الاثر اور جید المنفع ثابت ہوئے ہیں۔

سرعت انزال اور ضعف باہ کے دغیہ میں دینائے طب کا
 معجون فلک کبیر ایک عظیم الشان مرکب ہے۔

صفتہ ۱:- مغز بادام۔ مغز فندق۔ مغز چلغوزہ۔ مغز اخروٹ۔ جالغل۔ جافنوی
 ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۴ ماشہ ۴ ماشہ
 شک خالص۔ عنبر اشہب۔ اینون۔ بھنگ۔ مغز تخم کدو شیریں۔ مغز تخم کاہو۔
 ۲ رتی ۲ رتی ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۳ ماشہ

شہد خالص۔ شکر سفید
 ۱ حصہ ادویہ ۲ حصہ ادویہ
 بطریق معروف دوا میں کبٹ پیکر شہد و شکر کا
 توام بنا کر مسفوفہ ادویات ملا کر معجون تیار کر لیں۔

خوراک :- ایک ماشہ سے تین ماشہ تک حسب حالات و مطابق کیفیت مزاج و بعض شیرادہ
 کاڈ سے استعمال کریں۔

یہ اکیری گولیاں سرعت و رقت مادہ منویہ کے لئے بہت
 معینہ ثابت ہوتی ہیں۔ جملہ اعضاء و ریشہ کے ضعف کو دور

کرتی ہیں اور طبی اساک پیدا کرنے میں و حقیقت نایاب اور عظیم النظر ہیں۔

صفتہ ۲:- عنبر اشہب۔ شک خالص۔ ورق طلا ہر ایک یک ماشہ۔ جد و از خطائی۔

مومیائی خام۔ مایہ شتر اعرابی۔ آردنگھاڑہ۔ منقر تخم غرنہندی۔ ریگ ہبی۔ منغ ڈباک
 ورق نقرہ ہر ایک تین ماشہ۔

جملہ ادویہ الگ الگ کوٹ پیس کر شیر بگد نہ ملنے پر شہد خالص میں سخن کر کے حبّ دی
 نیار کر لیں مستقل صحت کے لئے ایک ایک گولی صبح شام اور وقتی ضرورت کے لئے دو
 گولیاں دو ساعت پیشتر۔۔۔۔۔ ہمارا شیر گاڈ استعمال کریں۔

معجون محمود حضرت سید الملک حکیم حافظ محمد حل خاں نور اللہ مرقدہ کے والد
 گرامی عالیجناب فیض آب میحائے زماں جالینوس : وصال حضرت

حکیم محمود خاں عظم علیہ الرحمۃ کا خاص انخاص خاندانی نسخہ ہے۔ جو اس کا تفریح اور تزیین
 و تغلیظ منی کے لئے اکیر صفت اثرات کا حامل ہے۔ اعصاب ربہ دل دماغ معدہ اور جگر
 کی قوتوں کا بہترین محافظ اور سرعت انزال کا حقیقی دشمن ہے۔! ملاؤ دوسا کے استعمال کی
 خبر ہے روح پورہ اور کیف انگیزہ کر کے۔ قارئین اس حیات نوٹ فرمائیں۔

صفحتہ :۔ مہربانیدنا سفہ۔ باقوت ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ ورق نقرہ۔ ورق طلا۔
 ہر ایک تین ماشہ۔ شک خالص۔ عنبر اشہب ہر ایک پانچ ماشہ۔ منقر پستہ۔ منقر فندق۔ منقر
 بادام۔ منقر چلوغوزہ۔ منقر اخروٹ۔ تخم خشخاش۔ تخم کاہو۔ منقر تخم کدو شیریں۔ گل گاڈ زباں
 ورق انجیل (بھنگ) ثعلب مصری۔ شت قل مصری۔ ہیمن سعید ہر ایک دو تولہ۔ زعفران
 انون۔ اندر جو شیریں۔ اجوان خراسانی۔ جوز بویہ۔ سیاسہ۔ سینبل۔ طیب ہشنہ۔ قرح
 زنجبیل۔ دارچینی۔ سعد کوفی۔ ایشیم منقرض ہر ایک یک تولہ۔ آب سیب شیریں۔ آب انار
 شیریں۔ عرق گلاب۔ عرق کیوٹہ۔ عرق بید مشک ہر ایک پادیسیر عسل خالص و چسپند
 ادویہ۔ قند سعیدہ۔ چند ادویہ۔ عرقیات کو شہد و قند میں ملا کر قوام تیار کر لیں۔ باقی جملہ
 ادویہ الگ الگ باریک میکر قوام میں شامل کر کے معجون بنا کر محفوظ رکھیں۔

خوراک مستقل صحت کے لئے ہر رتی سے ایک ماشہ تک حسب برداشت و فدانہ

صبح شیر گاؤ سے استعمال کریں۔ - دفتی فائدہ کیلئے دو ماہ دو ساعت قبل جلاع ہمراہ
شیر مادہ گاؤ استعمال کر سکتے ہیں۔
(بیاض میجا)

یہ اکیر الاثر معجون تقویت باہ اور اساک کے لئے بیحد مفید
معجون متطفر
محبوب و معمول ہے۔ "قند یقی مطب" یا لکھٹ میں یکسرت تیار
ہوتی ہیں اور ایک کوس علاج مریضوں کو بھی صحت و شادمانی بخشتی ہے معجون کیا ہے
یہ کریم نشاٹ کا مجموعہ ہے۔ غریزہ متطفر اقبال سلا لرحان کے نام سے مذکور ہے۔

صفحتہ: کبجریاہ۔ - دارچینی۔ پسند سوختہ۔ جاقفل۔ جادوری۔ عود غرقی۔ خولجان۔

۳ تولد ۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد

ترنفل۔ عقرقرہ۔ رگیل ہی۔ زعفران یکشتہ مثلث۔ - رقی نقره۔ مشک خالص۔

۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد ۱ تولد

ورق طلا۔ - شہد خالص۔ قند سفید۔ دو اسی کوٹ پیس کر شہد و قند کے قوام
ماہ ۱ حصہ لوبہ ۱ حصہ لوبہ ۱ حصہ لوبہ ۱ حصہ لوبہ ۱ حصہ لوبہ ۱ حصہ لوبہ ۱ حصہ لوبہ

خوراک: - ۳ ماہ سے ۶ ماہ تک حسب ضرورت و حالات مریض صبح و شام شیر
مادہ گاؤ یا بدرد مناسب استعمال کریں۔
(بیاض صدیقی)

ویدک مجربات

اس ضمن میں فارین گرامی کچھ مدت میں کتاب "نئی جوانی" کے چند مجربات پیش ہو
رہے ہیں۔ جو میرے محسن اور کرمفرما ناسل گرامی عالیجناب علامہ حکیم پٹن کرشن کنورت
صاحب شروا میر آب حیات کی تالیف ہے۔

جناب علامہ نے اس میں نوجوانوں کی عملی زندگی کے متعلق عملی ہدایت، قیمتی نصائح
اور اکیر الاثر مفردات و مرکبات کا نام و ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ نوجوانوں کو اس کتاب
کے پُر لطف اور پر کیف ابواب کی طلسماتی اردو کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

دیدک مجربات کے ماتحت دیکھ کر کتبے بیسیوں اور سینکڑوں مجربات لکھ کر کئی درجن
سیاہ کتے جلا سکتے تھے مگر مصنفین کے زیادہ طویل ہونے کے خوف سے مرث اپنے محترم
وفا علی دوست کی کتاب "نئی جوانی" کے چند نسخے لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ یہ نسخے
بہترین ہیں اور قلیل الاخراج اور کثیر المنافع کے مصداق ہیں۔

یہ چورن بیدار متھوی باہ ہے مینی کی رقت و سرعت کو
گوکھروادی چورن دورا کے شہد کی مانند گاڑا کر دیتا ہے۔

صفتہ :- گوکھروہ نامکھانہ۔ ستا در۔ تخم کوچ کٹی۔ کھری۔ جملہ دویہ ہموزن ہو۔
باریک پیسکر ہموزن مصری ملا کر محفوظ رکھیں۔

خوراک :- ایک ایک تولہ صبح و شام شیر گاؤ نیگرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔
باہ کو طاقت دیتا اور مینی کی رقت دور کر کے طبعی
موسیادی چورن اساک پیدا کرتا ہے۔

صفتہ :- موسی سفید۔ موسی سیاہ۔ باری قند۔ ست گلو خالص۔ تخم کوچ۔ گوکھروہ
موسی سبل ہر ایک سیادی وزن۔ قند سفید ہموزن ادویہ۔ کوٹ پیسکر سفوف کر لیں۔

خوراک :- ایک تولہ صبح و شام گائے کے نیگرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔
دیگر :- مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتا ہے اور مقوی و محکم ہے۔

صفتہ :- موسی سفید نامکھانہ۔ گوکھروہ۔ مصری کوزہ۔ کوٹ پیسکر سفوف
۴ تولہ ۵ تولہ ۶ تولہ ہموزن ادویہ تیار کر لیں۔

خوراک :- ایک ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔
یہ سفوف تقویت باہ اور اساک کے لئے نہایت

کر دیادی چورن سفید و حجب ہے۔
صفتہ :- پورست بیج کینز سفید۔ موسی سبل۔ مغز تخم کوچ۔ قند سفید
۱ تولہ ۵ تولہ ۶ تولہ ہموزن ادویہ

کوٹ کر سفوف کر لیں۔

خوراک :- چھ چوبہ ماشہ صبح و شام شیر گاؤں گرم کے ساتھ استعمال کریں۔

یہ سفوف وظیفہ زوحیت کی ادائیگی میں خاص

لطف پیدا کرتا ہے۔ بچہ مقوی ہو سکتا ہے۔

عقرقرمہ ادی چورن

صفتہ :- عقرقرمہ - سوٹھ - قرنفل - زعفران - فلفل دھارہ - جادو تری - صندل - عینہ

اتولہ اتولہ اتولہ اتولہ اتولہ اتولہ اتولہ

سب کو بار یک پس کر

ایون خالص مصفی - سر و چینی

محفوظ رکھیں۔

اتولہ

۴ تولہ

خوراک :- ۲-۱ رتی بات کو سوتے وقت شیر گاؤں سے استعمال کریں۔

نوٹ :- ایون کا وزن شاید سہوکتا بت سے بہت زیادہ لکھا گیا ہے۔ علامہ مخرم کو

کی صلاح کی جانب توجہ مبذول کرنی چاہئے۔

ملاحظہ

ایون کا وزن ایک تولہ کافی ہے۔ ایک تولہ کی گونیاں بنائیں تو اس میں تقریباً ایک چال

ایون ہوگی۔ اصل کوڑی کے مخالف ہواں نسخہ میں ایون کا وزن ۴ تولہ ہے۔ ایڈیٹر

ڈاکٹری علاج

طب جدید کی رو سے علاج کرنا مقصود ہو تو تمام ہدایات و اصول علاج مذکور بالا

کو مدنظر رکھیں۔ ذیل میں اس مرض کے دو تیز تجربہ نسخے لکھ دیے جاتے ہیں۔ ضرورت کے مطابق

استعمال کریں۔ لیکن قارئین کو یاد دہان نہیں رکھنا چاہئے کہ ان امر میں کیلئے ڈاکٹری دہن

بالکل خالی ہے۔ اسکے برعکس طبیم کا دہن ہزاروں مجیر العقول فوائد و اثرات کے حامل

محرکات سے مشا پڑا ہے جنہیں ہم خیر بطور پر ڈاکٹروں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

کثرت جماع! در حلق و اغلام کیونکہ جب آلات
 ذکاوت جس کیلئے مکیچر تناسل میں غیر معمولی جس بڑھ گئی ہوں تو اسکی اصلاح

درستی کیلئے یخنہ بہت مفید و محرک ہے خنہ حکمت ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم سے منقول ہے
 صفتہ پوٹاسیم بردائیڈ ٹنکچر بیلڈونا۔ ٹنکچر ہائیوسائس۔ ایکو اکیمفر سب کو
 ۱۰۔ اگرین ۵۔ منم ۵۔ منم ۱۔ اؤنس ملا لیں۔

ایسی دو تین خوراکوں میں دو تین بار پلائیں۔ اسے لگاتار استعمال نہیں کرنا چاہئے۔
 یہ مکیچر ضعف باہ اور جریان و سرعت میں بہت مفید
 منقوی مکیچر دھوثر ہے۔

ٹنکچر بیٹیل۔ لائیو آرینی کیلیس۔ ٹنکچر کلسو امیکا۔ ٹنکچر کنٹر ٹریز۔ ایکو
 صفتہ ۱۰۔ منم ۵۔ منم ۵۔ منم ۱۔ اؤنس
 ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا استعمال کرائیں۔

یہ یخنہ اس حالت میں بہت فائدہ کرتا ہے جبکہ غلط کاریوں مثلاً کثرت جماع
 اور حلق وغیرہ کے باعث اعصاب کمزور ہو کر ضعف باہ اور سرعت کا عارضہ
 لاحق ہو یہ اعصابی کمزوری دور کرنا اور خون کی تولید میں مفید و پرم تاثیر ثابت ہوا کرتا
 ہے۔ محدود الزام مرصعوں کو مدد دینے میں کرنی چاہئے۔

لائیکو اور ٹرکینا لاکر فرائی پرکلو رائیڈ گلیسرین ایکو
 صفتہ ۵۔ منم ۱۰۔ منم ۲۔ اؤنس

ہر روز دو تین خوراک حسب حالات یا حسب برداشت مرصع بعد از غذا استعمال کرائیں۔

یہ یخنہ بھی مندرجہ بالا مکیچر کی طرح مفید و محرک ہے۔ جوانی کی بے اعتدالیوں یا
 مکیچر ضعف العری کے باعث اعصاب کمزور ہو چکے ہوں تو یہ یخنہ بہت رفع مند ثابت
 ہوتا ہے۔ باہ کو طاقت دیتا اور اعصاب کو قوی کرتا ہے اور سرعت کا دشمن ہے۔ یورپ کے

ڈاکٹر ان کے دل کا مجوزہ و معمول ہے۔ اور سالانہ سرواڑی مصنفہ رئیس الاطباء حکیم
محمد حسن صاحب قریشی میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

صفتہٴ ٹینک کنٹرولڈ ٹینک فرائی پر کلورائیڈ ٹینک ٹکس دھینکا ملاکر
۱۔ اڈن ۱۰ انس ۱۰ انس ۱۰ انس محفوظ رکھیں

خوراک۔ کہیں سے چالبیں قطرے لیکر قطرے پانی میں ملا کر دن میں دو بار بعد از غذا ہفتا لگاتے ہیں۔
نوٹ :- اس کی مقدار خوراک اند ہے۔ میرے خیال میں ابتدا میں صرف میں قطرے
استعمال کرنی چاہئے۔ یہ سب چیزیں کیونکہ سوجن گرم و خشک اور زہریلی دوا ہیں۔ اس لئے
استعمال میں احتیاط ملحوظ رکھیں۔

ہومیو پیتھک علاج

عہد حاضر میں ڈاکٹری (ایلمینٹیک) طریق علاج کے بعد اگر کوئی کامیاب اور معقول
خاص و عام علاج ہے تو وہ صرف ہومیو پیتھک علاج ہی ہے جسکی قلیل مقدار ادویات کی
سیجائیو کا شہرہ ہرگز دمہ کا دل موہ ہو چکا ہے۔ دنیائے طب پر اس کے موجد ڈاکٹر ہینر اے
نے فی الواقع احسان عظیم کیا ہے بچے، بوڑھے اور جوان اسکی ادویات کو خاص ذوق سے
استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہاں نہ تو ٹیکسوں کے جوشاندوں کے قدمے ہوتے ہیں اور نہ
ڈاکٹر دل کی تلخ دیدہ بکچر۔۔۔۔۔ خیر ہومیو پیتھک علاج پر نقد دبیر باس کی مدح و
تائش کرنے کا موقع نہیں۔۔۔۔۔ اس ضمن میں سرعت و صفحہ بابہ کے دفعہ کیلئے چند
ہومیو پیتھک دیکھیں اس خیال سے بوج کی جاتی ہیں کہ جہاں اس مرض کے متعلق دیگر
معلومات و جومات جمع کرنے گئے ہیں وہاں ہومیو پیتھک حیرات کی عدم شرکت سے سفوف
تشہہ تکمیل کیوں رہے۔

۱۔ ایگنس کاسٹس (Agnus Castus)

طب تنائی یعنی ہومیوپیتھک کی یہ دوا اعضائے تناسل کی اکثر بیماریوں میں دی جاتی ہے۔ جلق و کثرت مباشرت یا اختلام کے باعث قوت مردانہ میں ضعف ہو زندگی سے مایوسی و ناامیدی ہو۔ جریان و سرعت انزال کا پریشان کن عارضہ لاحق ہو۔ تو یہ دوا بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ سوزاک کے بعد عارض ہونے والے ضعف باہ کی اور سرعت کی یہ خاص دوا ہے۔ دن میں تین چار بار حسب حالات استعمال کر سکتے ہیں۔

۲۔ ایسڈ فاسفورس (Acid Phos)

ہومیوپیتھک کی یہ اکسیری دوا فولاد کے مرکبات کا مقابلہ کرتی ہے۔ دماغ کی طاقت بحال کرتی اور کثرت بول۔ جریان۔ سرعت ضعف باہ ضعف ہضم اور قلت الدم وغیرہ امراض کے دفعیہ میں بکثرت استعمال کروائی جاتی ہے۔ عیاشی اور جوانی کی غلط کاریوں کے جملہ بد نتائج کو دور کرنے میں اکسیر صفت بیان کی جاتی ہے۔ ضعف عامہ کے لئے اس کا مدرٹکچر پانچ قطرے پانی میں ملا کر غذا کے ساتھ استعمال کرنا میرے تجربات و معمول سے ہے اس سے صحت بہتر ہو جاتی ہے اور بھوک خوب لگتی ہے۔

مزمین حالات میں اسڈ فاس $3 \times$ سے اگر فائدہ نہ ہو تو ۱۲۔ ایکس کی دوا استعمال کرانی چاہئے۔ ترکیب استعمال وہی دن میں تین چار مرتبہ۔ مزید معلومات ہومیوپیتھک لٹریچر سے معلوم کریں۔

۳۔ پوٹاسیم برومائڈ (Pot. Bromide)

معمولی خیال یا کپڑے کی رگڑ سے جب انزال کی شکایت ہو۔ جس غیر معمولی بڑھ

گئی ہو۔ تو اس حالت میں یہ دوا بہت نفع مند ثابت ہو سکتی ہے۔ دن میں تین چار بار استعمال کرائیں۔

ہم سٹیفس ایگریا (Staphisagria)

عاداتِ بد کی وجہ سے جریانِ منی پیدا ہو گئی ہو۔ ٹانگیں کمزور ہوں۔ اعضاءِ تناسل ڈھیلے ہو جائیں۔ چہرہ زرد اور شرمیلا ہو جائے۔ انزال کے بعد بہت ضعف محسوس ہو۔ تنگیِ تنفس کی شکایت ہو۔ حافظہ پر نسیان کا غلبہ ہو۔ نیز دماغ خالی معلوم ہو۔ مزاج میں چڑچڑاہٹ پیدا ہو جائے۔ تو یہ دوا بہت مفید و مجرب ثابت ہوتی ہے۔

غذا و پرہیز

مضمون بہت طویل ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں بہت مختصراً غذا و پرہیز کے متعلق لکھ کر مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔

دورانِ علاج میں غذائیں سادہ لطیف اور زود ہضم استعمال کریں جو ہضم و معدہ کو درست رکھیں۔ مولد خون ہوں اور قابض بھی نہ ہوں۔ اس کے لئے سبزیوں میں پالک کا ساگ۔ مولیٰ۔ کاجر۔ شلجم اور چقندر۔ گوشت۔ چپاتی وغیرہ بہترین غذایہ ہیں۔

میوہ جات میں سیب۔ کیلہ۔ سنگترہ۔ ناشپاتی۔ اخروٹ۔ بادام وغیرہ حسبِ ضرورت و مزاج استعمال کر سکتے ہیں۔ غلیظ۔ نفاخ اور ثقیل و دیر ہضم غذایہ و اشیاء سے پرہیز شدہ ضروری ہے۔ ان اشیاء میں سے آلو۔ اروی۔ کچالو۔ گوبھی اور مٹر وغیرہ کی کثرتِ خوری سے اجتناب ضروری ہے۔

بر رسولان بلاغ باشد و لیس